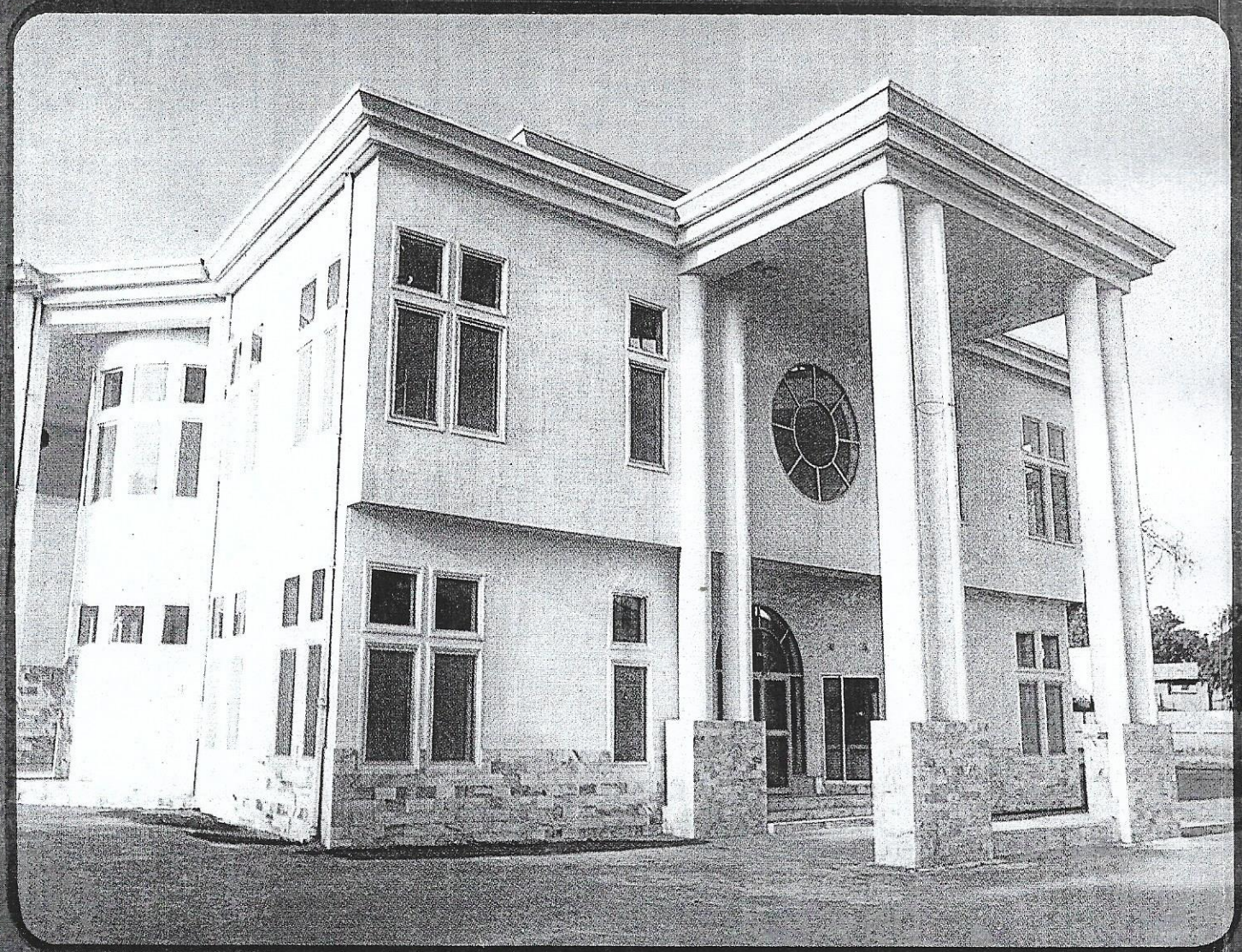
میونسپل کمیٹی مردان

ایک تعارف ایک جائزہ



تحریر و ترتیب
اکرام اللہ شاہد

ستمبر ۱۹۸۷ء


بسم الله الرحمن الرحيم



- اسلامی جمہوریت کا استحکام
- مساوات پر مبنی معاشی نظام کا فروغ
- رشوت، بے انصافی اور بدعنوانیوں کے خلاف جہاد
- جہالت کا خاتمہ اور قوم کو جدید سائنسی دور سے ہمکنار کرنا
- قومی اتحاد کو مضبوط بنانا۔

اِسکی تکمیل میں تعاون ھمارا فرض ھے۔

منجانب: چیئرمین و کونسلران میونسپل کمیٹی مردان

فہرست

۱ : خطاب قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ بانیِ پاکستان ـــــ ۲

۲ : خطاب جنرل محمد ضیاء الحق صدر پاکستان ـــــ ۴

۳ : پیغام ارباب محمد جہانگیر خان وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد ـــــ ۶

۴ : پیغام ارباب محمد ایوب جان وزیر بلدیات و دیہی ترقی صوبہ سرحد ـــــ ۸

۵ : فہرست اسمائے کونسلرانِ بلدیہ مردان ـــــ ۱۱

۶ : تعارف چیئرمین و کونسلرانِ بلدیہ مردان ـــــ ۱۲

۷ : مردان، تاریخ کے آئینے میں ـــــ ۳۵

۸ : بلدیہ مردان کا مختصر تاریخی پس منظر ـــــ ۵۰

۹ : بلدیہ مردان کی آٹھ سالہ کارکردگی کا جائزہ ـــــ ۵۴

۱۰ : گوشوارہ ۱ دربارہ شعبۂ تعلیم میں تعمیر و ترقی ـــــ ۸۶

۱۱ : گوشوارہ ۲ دربارہ منصوبہ جات واٹر سپلائی ـــــ ۸۹

۱۲ : گوشوارہ ۳، ۴ بابت بلدیہ کے سالانہ میزانیوں کا موازنہ ـــــ ۹۰

۱۳ : گوشوارہ ۵، ۶ دربارہ تفصیل آمدن ٹھیکہ جات بلدیہ ـــــ ۹۱

۱۴ : گوشوارہ ۷، ۸ دربارہ تفصیل ترقیاتی و غیر ترقیاتی اخراجاتِ بلدیہ ـــــ ۹۲

۱۵ : گوشوارہ ۹ تعداد ووٹران بلدیہ مردان ـــــ ۹۴

۱۶ : بلدیہ مردان کے سابق چیئرمین و کونسلران کے اسمائے گرامی ـــــ ۹۶

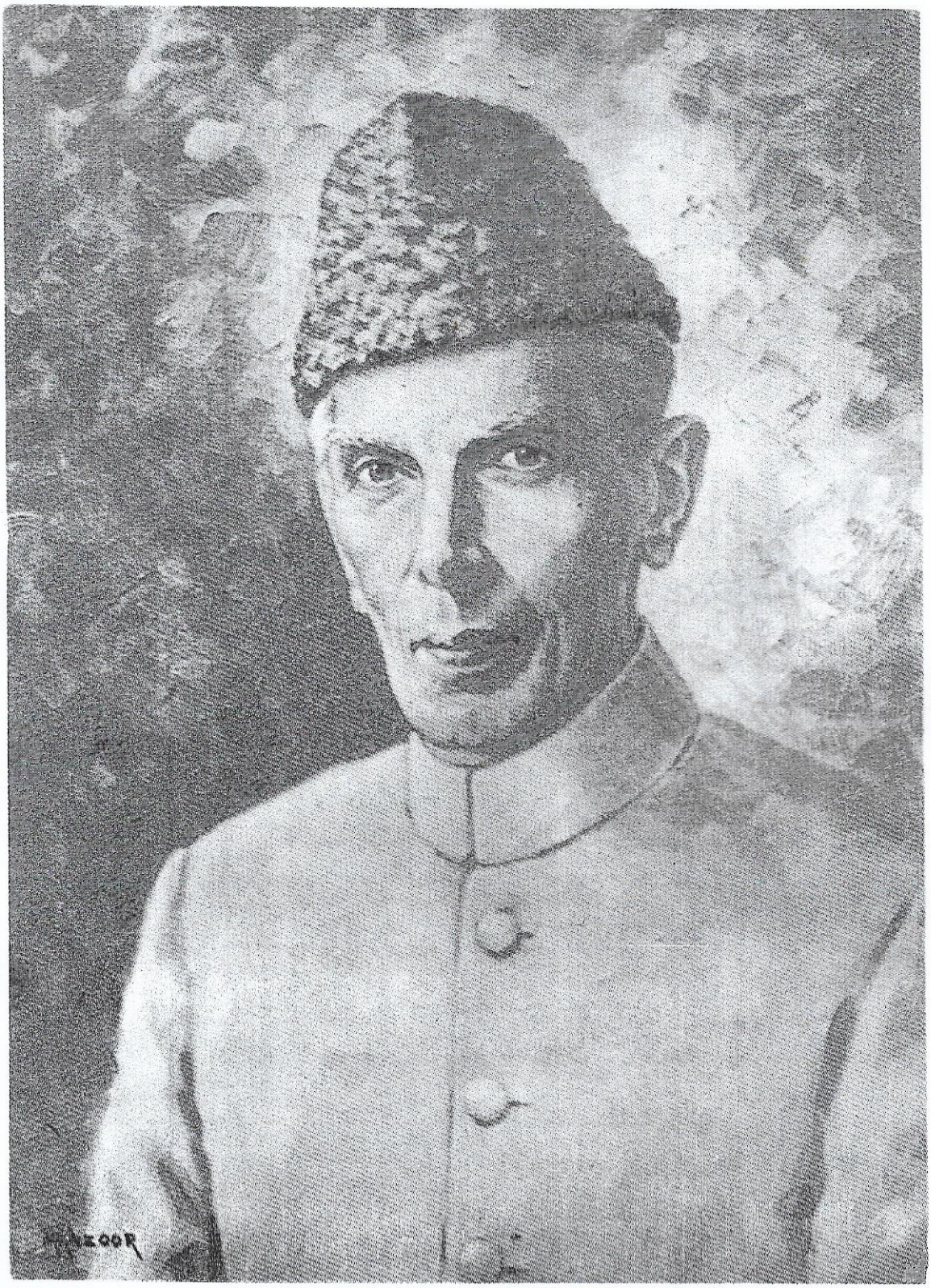
قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ

بانیٔ پاکستان

۲۴ نومبر ۱۹۴۵ء کو مردان کے دورے پر تشریف لائے تھے۔ کمپنی باغ مردان میں ایک عظیم الشان جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا :۔

"پاکستان کا حصول ہماری زندگی کا مقصد ہے، اس کے لیے ہم زندہ ہیں اور اس کے لیے ہم مریں گے۔"

"پاکستان کے قیام کا سہرا آپ لوگوں ہی کے سر ہوگا جہاں قرآنی احکامات کے مطابق حکومت ہوگی۔"

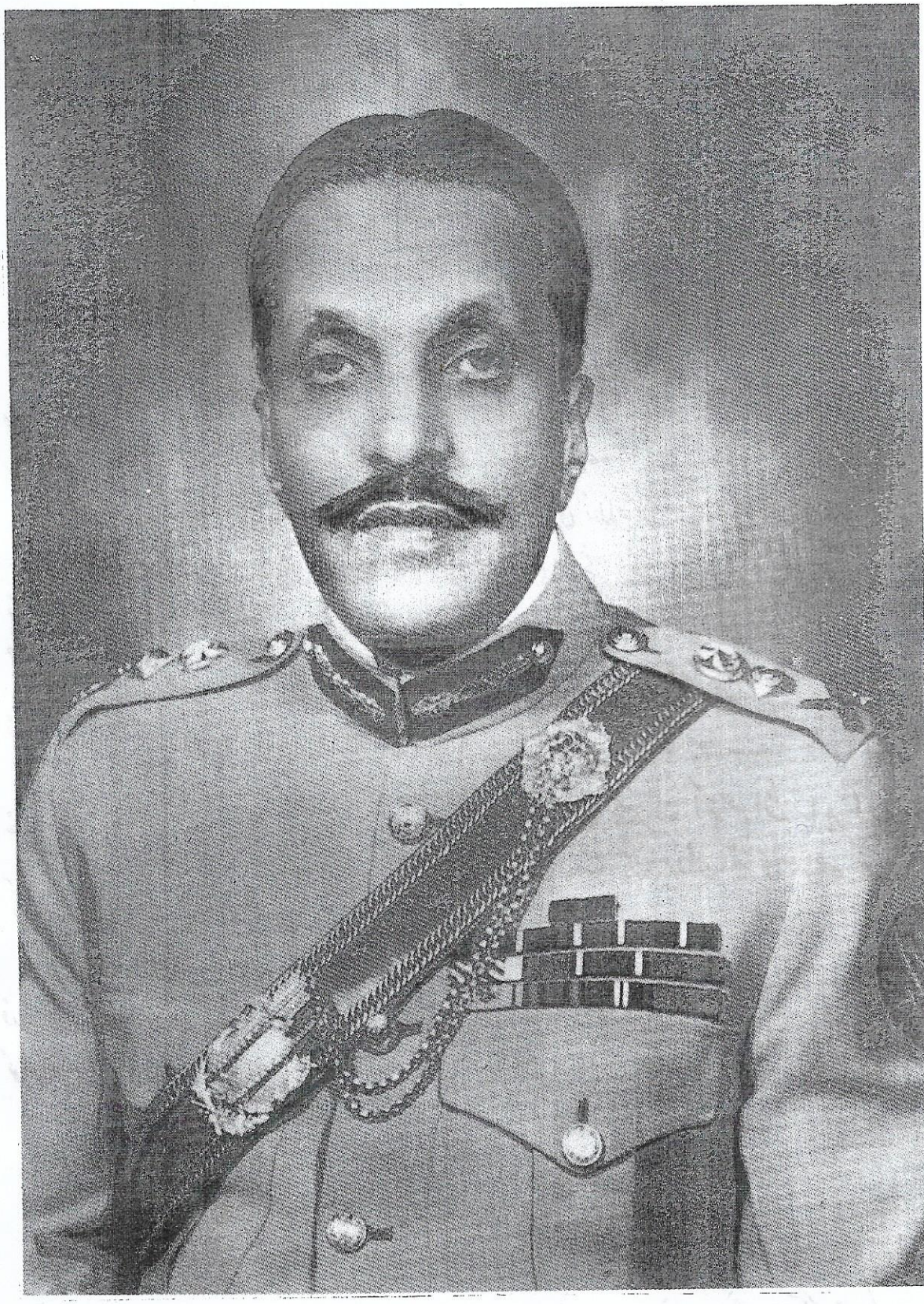


اہلِ مردان کو
صدرِ پاکستان کا خراجِ تحسین

مردان کے عوام نے تحریکِ پاکستان کے دوران جو قربانیاں دی ہیں وہ ہماری تاریخ کا سنہرا باب ہیں۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ مستقبل میں بھی اہلیانِ مردان ملکی سالمیت و استحکام کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

مردان صوبہ سرحد کا دل ہے اور آزادی کے وقت تاریخی ریفرنڈم میں مردان کے عوام نے پاکستان کے حق میں فیصلہ کر کے تاریخ ساز اقدام کیا ہے۔

خطاب صدرِ مملکت جنرل محمد ضیاء الحق
دورۂ مردان
مورخہ ۲ اپریل ۱۹۸۰ء



صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ

ارباب محمد جہانگیر خان خلیل کا پیغام

مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ بلدیہ مردان اپنی آٹھ سالہ کارکردگی کو عوام کے سامنے پیش کرنے کے لیے ایک رپورٹ شائع کرنے کا اہتمام کر رہی ہے۔

مردان جس کا شمار کبھی پسماندہ ضلعوں میں ہوتا تھا۔ بلدیاتی نظام کے نفاذ کے بعد نہ صرف چند سالوں میں ترقی کی راہ پر گامزن ہو چکا ہے بلکہ ایک مثالی شہر بننے کے لیے رواں دواں ہے۔ ترقی کی اس رفتار کا انحصار نہ صرف بلدیاتی نظام پر ہے بلکہ اس میں ان دیانتدار اور مخلص بلدیاتی منتخب اراکین کا بھی پورا ہاتھ ہے جن کی بے لوث خدمت خلق اور شبانہ روز کوششوں کی وجہ سے مردان میں ایک ترقیاتی انقلاب رونما ہوا ہے۔

میں بلدیہ مردان کے موجودہ چیئرمین وزیر محمد خان، سابق چیئرمین اکرام اللہ شاہد اور منتخب کونسلروں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جن کی قیادت میں مردان تیزی سے ترقی کی منزل کی طرف بڑھ رہا ہے۔

بلدیہ مردان کی یہ جائزہ رپورٹ اس لحاظ سے بھی کافی اہمیت رکھتی ہے کہ اس کے ذریعے دوسرے بلدیاتی اداروں میں بھی مقابلے کا رجحان پیدا ہوگا اور وہ بھی اپنی کارکردگی کو عوام کے سامنے لانے میں پس و پیش سے کام نہیں لیں گے۔

(ارباب محمد جہانگیر خان)



ارباب محمد جہانگیر خان وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد

ارباب محمد ایوب جان خان

وزیر بلدیات و دیہی ترقی

حکومت صوبہ سرحد کا پیغام

مجھے یہ جان کر بہت اطمینان حاصل ہوا کہ بلدیہ مردان اپنے ترقیاتی کاموں کو عوام کے سامنے لانے کے لیے ایک جائزہ رپورٹ کا اہتمام کر رہی ہے۔

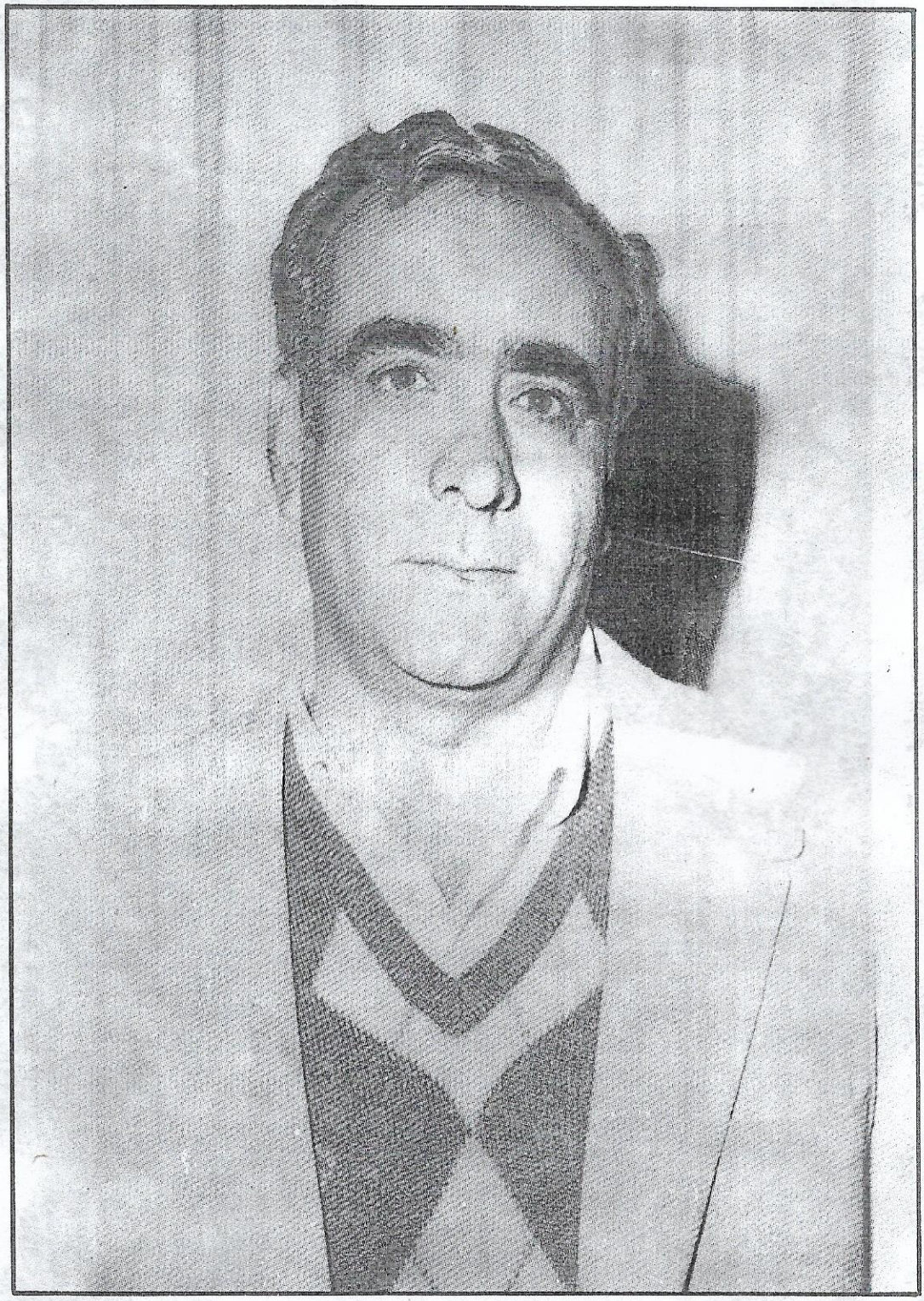
بلدیاتی نظام کے نفاذ سے قبل مردان ایک پسماندہ شہر تھا۔ مگر اب خدا کے فضل و کرم سے اس کا شمار ترقی یافتہ شہروں میں ہوتا ہے۔ بلدیاتی نظام کے نفاذ کے بعد اس تیز رفتار ترقی میں ان بلدیاتی اراکین کا بھی بڑا ہاتھ ہے۔ جن کی بے لوث اور مخلصانہ خدمت کی بدولت مردان ترقی کی راہ پر گامزن ہوا۔

بلدیہ مردان کے سابق چیئرمین اکرام اللہ شاہد اور موجودہ منتخب چیئرمین وزیر محمد خان لائق تحسین و تعریف ہیں۔ جن کی قیادت میں بلدیہ مردان کے منتخب کونسلروں نے مردان کے عوام کی خدمت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا ہے۔

بلدیہ مردان کی اس رپورٹ کی اشاعت سے دوسرے بلدیاتی اداروں میں بھی اپنی کارکردگی کو عوام کے سامنے لانے کا احساس پیدا ہوگا۔

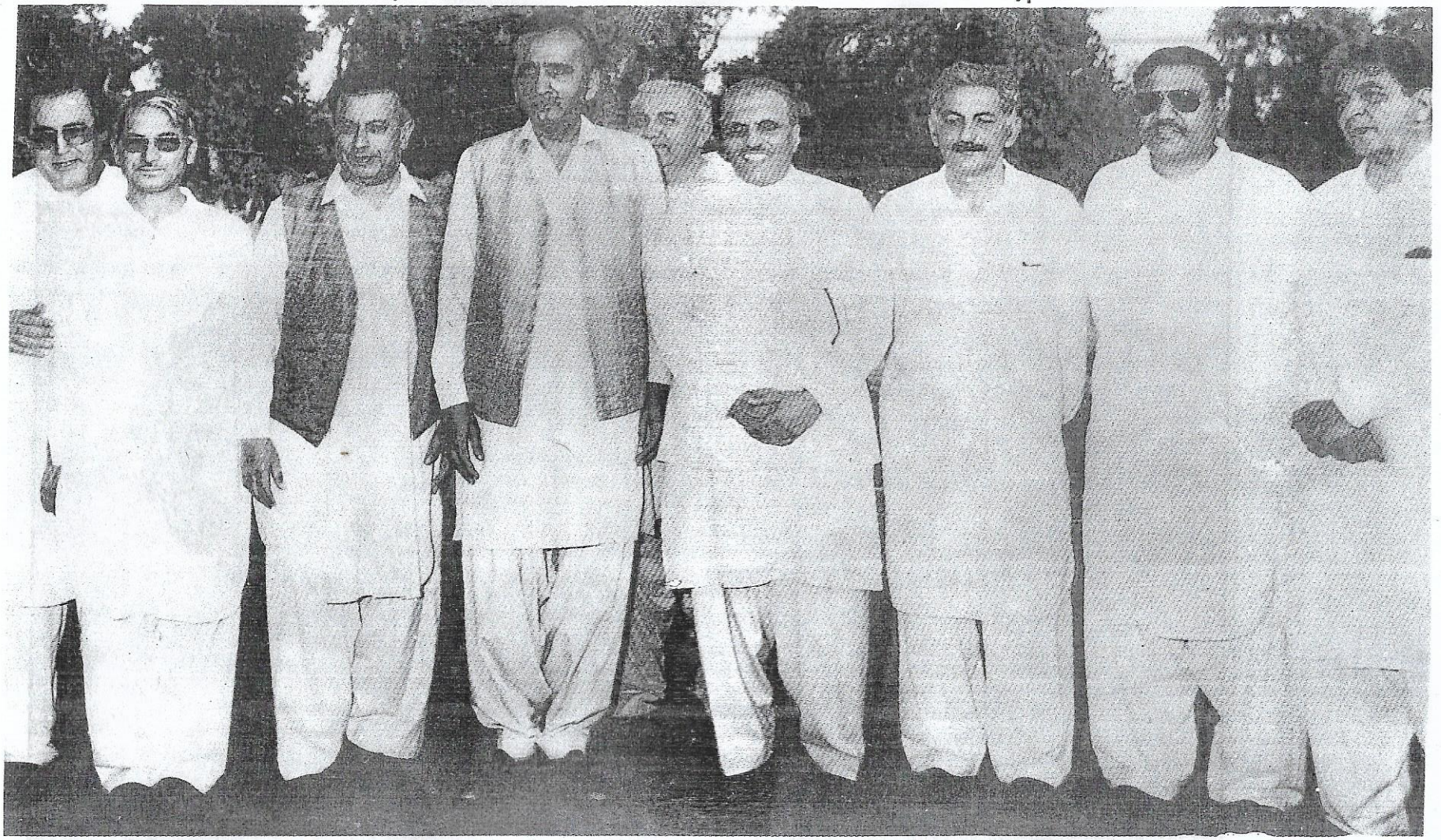
(ارباب محمد ایوب جان)

وزیر بلدیات صوبہ سرحد



ارباب محمد ایوب جان وزیر بلدیات صوبہ سرحد

صدر اور وزیر اعظم پاکستان کے دورۂ مردان بتاریخ ۱۳ اگست ۱۹۸۷ء کے موقع پہ لیا گیا گروپ فوٹو



ارباب محمد جہانگیر خان — اکرام اللہ شاہد — وزیر محمد خان — جنرل محمد ضیاء الحق — محمد خان جونیجو — خان فدا محمد خان — رحیم خان باچہ — غنی داد خان

وزیر اعلیٰ سرحد — سابق چیئرمین بلدیہ — چیئرمین بلدیہ — صدر پاکستان — وزیر اعظم پاکستان — گورنر سرحد — چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل مردان — وزیر آبپاشی و صحت سرحد

اسمائے گرامی
چیئرمین وارا کین بلدیہ

۱ ——— جناب وزیر محمد خان، چیئرمین (کونسلر وارڈ نمبر ۲ بکٹ گنج) بلدیہ مردان
۲ ——— جناب حاجی محمد اقبال خان، وائس چیئرمین (کونسلر وارڈ نمبر ۱۴، پار ہوتی) بلدیہ مردان
۳ ——— جناب اکرام اللہ شاہد، سابق چیئرمین (کونسلر وارڈ نمبر ۷) ناظم آباد، مردان
۴ ——— جناب محمد عثمان خان (کونسلر وارڈ نمبر ۱) باغ ارم مردان
۵ ——— جناب ظاہر شاہ خان (کونسلر وارڈ نمبر ۳) گجو خان روڈ مردان
۶ ——— جناب ملک فضل مالک (کونسلر وارڈ نمبر ۴) سلطان آباد مردان
۷ ——— جناب ملک امان اللہ خان (کونسلر وارڈ نمبر ۵) دیگان خیل مردان
۸ ——— جناب جاوید شاہ خان (کونسلر وارڈ نمبر ۶) رستم خیل مردان
۹ ——— جناب شمس القمر باچہ (کونسلر وارڈ نمبر ۸) بغدادہ مردان
۱۰ ——— جناب محمد انور خان (کونسلر وارڈ نمبر ۹) شمسی روڈ ہوتی
۱۱ ——— جناب وصیف اللہ خان (کونسلر وارڈ نمبر ۱۰) گلی باغ ہوتی
۱۲ ——— جناب ارشد خان سابق وائس چیئرمین (کونسلر وارڈ نمبر ۱۱) محمد خیل ہوتی
۱۳ ——— جناب شاہجہان خان سابق وائس چیئرمین (کونسلر وارڈ نمبر ۱۲) بلند خیل ہوتی
۱۴ ——— جناب حاجی میرزمان (کونسلر وارڈ نمبر ۱۳) پار ہوتی
۱۵ ——— جناب حاجی رحمت شاہ خان (کونسلر وارڈ نمبر ۱۵) روڑیا (انڈسٹریل ایریا) مردان
۱۶ ——— محترمہ جمیلہ بیگم خاتون کونسلر بلدیہ مردان
۱۷ ——— شری گل سرن لعل کپور، اقلیتی کونسلر بکٹ گنج مردان



وزیر محمد خان
چیئرمین میونسپل کمیٹی مردان

جناب وزیر محمد خان کا تعلق ادینہ صوابی کے ممتاز سیاسی اور زمیندار گھرانے سے ہے۔ آپ کے والد حاجی سیفور خان بابا کا شمار تحریک پاکستان کے دیرینہ کارکنوں میں ہوتا ہے اور انہوں نے قیام پاکستان کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ اس کے علاوہ آپ کے والد بزرگوار نے کالو خان تحصیل صوابی میں تپ دق (ٹی۔بی) کے انسداد اور ٹی۔بی کے مریضوں کے علاج کے لیے ایک ہسپتال بھی قائم کیا ہے جس میں ایکسرے پلانٹ تعمیر کرنے کے علاوہ غریب نادار مریضوں کو مفت طبی سہولت اور ادویات دینے کے لیے سالانہ ہزاروں روپے کا فنڈ بھی فراہم کرتے ہیں۔

وزیر محمد خان ۱۹۴۱ء میں ادینہ صوابی میں پیدا ہوئے۔ آپ نے مردان کالج، ایڈورڈ کالج پشاور اور ایف سی کالج لاہور میں تعلیم حاصل کی۔ آپ مختلف سماجی تنظیموں کے روح رواں ہیں۔ آپ گزشتہ چودہ سال سے ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن مردان کے صدر چلے آرہے ہیں اس کے علاوہ آپ ذیابیطس ایسوسی ایشن ضلع مردان کے نائب صدر بھی ہیں۔

وزیر محمد خان گزشتہ پچیس سال سے مردان شہر میں مستقل طور پر رہائش پذیر ہیں۔ ۱۹۸۳ء کے بلدیاتی انتخابات میں وارڈ نمبر ۲ کے عوام نے آپ کو بھاری اکثریت سے ممبر منتخب کیا اور اب ۵ جنوری ۱۹۸۷ء کو بلدیہ مردان کے چیئرمین کے خالی عہدے پر بلدیہ کے ۱۳ کونسلروں کے ایک گروپ کی بھاری اکثریت نے آپ کو بلدیہ مردان کا بلامقابلہ چیئرمین منتخب کرلیا آپ نے ایک ایسے وقت بلدیہ کا چارج سنبھالا جب بلدیہ شدید مالی بحران سے دوچار تھی۔

ایک طرف بلدیہ واپڈا، کنٹونمنٹ بورڈ اور ٹھیکیداروں کی تقریباً ۵۰ لاکھ روپے مقروض تھی تو دوسری طرف بلدیہ کے خزانے میں ۳ کروڑ روپے کے خود ساختہ بجٹ میں صرف ڈیڑھ لاکھ روپے باقی رہ گئے تھے۔ بلدیہ پر سے کونسلروں اور عوام کا اعتماد اُٹھ گیا تھا جس سے بلدیہ کی ساکھ بہت بُری طرح متاثر ہوئی تھی بدیں وجہ اگر آپ کو بحرانوں کا چیئرمین (CHAIRMAN OF CRISIS) کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ لیکن آپ بلدیہ کے کونسلروں اور عوام کے مکمل تعاون سے بلدیہ کو بحرانوں سے نکالنے اور اسکی ساکھ اور عزت بحال کرنے میں بہت جلد کامیاب ہوگئے۔ آپ

اور آپ کے گروپ کے کونسلروں کی سرتوڑ کوششوں کی بدولت بلدیہ کے ذرائع آمدن میں خاطر خواہ اضافہ ہوا اور صرف ٹھیکہ جات میں اضافہ کی وجہ سے بلدیہ کو سال رواں کے دوران تقریباً ۲۵ لاکھ روپے کی اضافی آمدنی ہوگی اور یہ اس بات سے عیاں ہے کہ پچھلے سال محصول چنگی کا ٹھیکہ ۹۰۵۰۰۰/- روپے، بس سٹینڈ کا ٹھیکہ ۱۷ لاکھ روپے، میلہ مویشیاں کا ٹھیکہ ۱۴ لاکھ روپے اور سوزوکی سٹینڈ کا ٹھیکہ ۳۳۵۰۰۰/- روپے پر نیلام کیا گیا تھا جبکہ امسال محصول چنگی کا ٹھیکہ ایک کروڑ ۵ لاکھ روپے، بس سٹینڈ کا ٹھیکہ اکیس لاکھ ۵۵ ہزار روپے، میلہ مویشیاں کا ٹھیکہ ۱۶ لاکھ روپے اور سوزوکی سٹینڈ کا ٹھیکہ آٹھ لاکھ روپے پر نیلام کیا گیا ہے۔

جناب وزیر محمد خان سادگی اور خلوص کے پیکر ہیں۔ آپ عوامی مسائل کو حل کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اور دن رات عوام کی خدمت کرنے کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ ان کا ایک کارنامہ اپنے وارڈ نمبر ۲ کے علاوہ وارڈ نمبر ۱، بجلی گھر، رام باغ اور وارڈ نمبر ۳ شام گنج اور محلہ جات خاکسار اور گجو خان روڈ کے عوام کے لیے قبرستان فراہم کرنے کی غرض سے ۸۱ کنال اراضی کا حصول ہے جس کی بدولت ان وارڈوں کے عوام کا دیرینہ مسئلہ حل ہوگیا ہے۔ اس کے علاوہ اپنے وارڈ کے عوام کو پینے کا پانی وافر مقدار میں فراہم کرنے کے لیے آپ کی کوششوں سے بلدیہ نے ۱۹۸۴ء میں کالج کے قریب ایک ٹیوب ویل نصب کرنے کے علاوہ پورے وارڈ میں پانی کی پائپ لائن بچھائی ہے جبکہ امسال ایک اور ٹیوب ویل لگانے کی کوشش کی جارہی ہے اس کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنے وارڈ نمبر ۲ میں کاروان روڈ، طارق کالونی، محلہ شاہسوار، حاجی آباد، مسلم آباد، محلہ ڈاکٹر لطیف، محلہ اتمارام وغیرہ میں گلی کوچوں کی فرش بندی اور نالیوں کو پختہ تعمیر کرنے کے علاوہ گورنمنٹ پرائمری سکول بکٹ گنج میں دو اور پرائمری سکول نزد یتیم خانہ میں ایک کمرہ تعمیر کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بلدیہ نے آپ کے وارڈ میں کاروان روڈ پر طلباء و طالبات کے لیے دو پرائمری سکول تعمیر کئے ہیں جبکہ گورنمنٹ ہائی سکول بکٹ گنج کے قریب کاروان روڈ پر طالبات کے لیے ایک گرلز ہائی سکول تعمیر کرنے کے لیے موصوف سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ خواتین کی بہبود کے لیے آپ نے اپنے وارڈ میں ایک دستکاری سینٹر بھی قائم کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بلدیہ کے جملہ پندرہ وارڈوں میں بلا امتیاز سڑکوں اور نالیوں کی تعمیر، گلی کوچوں کی فرش بندی کا کام زور شور سے جاری ہے۔

مقامی اخبار نویسوں کے ساتھ ایک ملاقات کے دوران جناب وزیر محمد خان نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ بلدیاتی اداروں کا قیام صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کی حکومت کا ایک اہم اور ناقابل فراموش کارنامہ ہے۔ ان اداروں کی بدولت نہ صرف عوام اور حکومت کے مابین ایک خوشگوار رابطہ قائم ہوگیا ہے بلکہ عوام کو درپیش مسائل بھی ان کے منتخب نمائندوں کے ذریعے نچلی سطح پر خوش اسلوبی کے ساتھ حل ہو رہے ہیں۔ بلدیاتی اداروں نے اپنے قیام سے لے کر اب تک عوام کے مسائل حل کرنے اور ملک کی تعمیر و ترقی میں جو کردار ادا کیا ہے ماضی میں

اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ لیکن اس کے باوجود یہ ادارے فی الوقت حکومت کی عدم توجہی کا شکار ہیں جبکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ بلدیاتی اداروں کی افادیت اور اہمیت کے پیش نظر ان اداروں پر خصوصی توجہ دی جائے اور وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی جانب سے بلدیاتی اداروں کو خاطر خواہ مالی امداد دی جائے۔ آپ نے کہا کہ بلدیاتی اداروں کو سیاسی آلائشوں سے دور رکھا جائے اور بلدیاتی اداروں کے انتخابات حسب سابق غیر سیاسی بنیادوں پر کرائے جائیں۔ کیوں کہ اس طرح ایک امیدوار کو محض اسکی سماجی اور عوامی خدمات کی بناء پر عوام آسانی سے منتخب کر سکیں گے۔

جناب وزیر محمد خان نے وزیر اعظم پاکستان کے پانچ نکاتی پروگرام کو ایک اہم کارنامہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ پانچ نکاتی پروگرام کی بدولت ملک تعمیر و ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہوا ہے لیکن یہ پروگرام اس وقت کما حقہ کامیابی سے ہمکنار ہو سکتا ہے جب اس پروگرام میں بلدیاتی اداروں کے اراکین کا تعاون حاصل کیا جائے اور کونسلروں کو بھی اس پروگرام میں شامل کیا جائے۔

آپ نے بتایا کہ گزشتہ سالوں میں بلدیہ مردان کی کارکردگی قابل رشک رہی ہے۔ اس عرصہ میں بلدیہ کے پندرہ وارڈوں میں متعدد ترقیاتی منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچایا گیا ہے اور شہری عوام کو تمام تر بنیادی سہولتیں فراہم کرنے کے لیے ممکنہ وسائل کو بروئے کار لایا گیا ہے۔ وزیر محمد خان نے کہا کہ اس سال بلدیہ کا سالانہ بجٹ ۲ کروڑ ۳۸ لاکھ روپے ہے جس میں ترقیاتی منصوبوں پر تقریباً سوا کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ آپ نے بتایا کہ امسال سڑکوں کی تعمیر پر ۱۳ لاکھ روپے، گلی کوچوں کی فرش بندی پر ۴۶ لاکھ روپے، نالیوں کی تعمیر پر ۲۳ لاکھ روپے، سٹریٹ لائٹس اور پارکوں کی تعمیر پر ۱۳ لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ طلباء و طالبات کے لیے پرائمری سکولوں، لائبریری، ٹاؤن ہال یونس سٹیڈیم اور بس سٹینڈ کی امپرومنٹ پر تقریباً ۱۹ لاکھ روپے اور سلاٹر ہاؤس اور ڈسپنسریوں کی تعمیر پر ۶ لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ آپ نے کہا کہ بلدیہ مردان شہر کی خوبصورتی اور دلکشی کے لیے تمام وسائل بروئے کار لا رہی ہے اور تمام وارڈوں میں صفائی کی حالت بہتر بنانے کے لیے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

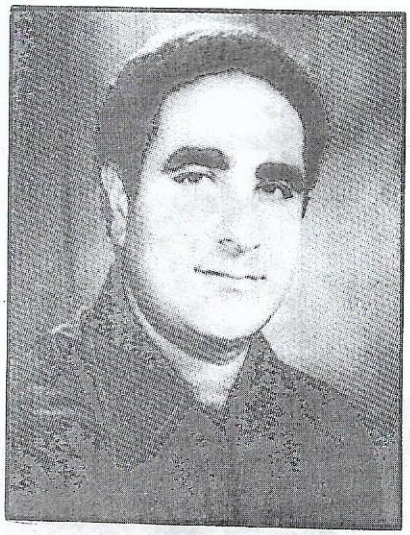
جناب وزیر محمد خان نے کہا کہ مردان شہر کی آبادی میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے جس کی بناء پر یہاں کے عوام کے مسائل بھی بڑھ رہے ہیں۔ آپ نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا مردان شہر کی بڑھتی ہوئی آبادی اور ضروریات کے پیش نظر بلدیہ مردان کو میونسپل کارپوریشن کا درجہ دیا جائے اور اسے خصوصی گرانٹ دی جائے۔

(کرسیوں پر) ظل ہرشاہ خان، میر عالم شاہ خان، اکرام اللہ خٹک، پروفیسر عبدالاصل، محمد ایوب، حاجی رحیم زادہ خان، عبدالغنی خان، رحمت شاہ، وزیر محمد

پبلک لائبریری وٹاؤن ہال کے سنگ بنیاد بتاریخ ۸ دسمبر ۱۹۰۰ء کے موقع پر لیا گیا گروپ فوٹو



(کرسیوں پر) ظاہر شاہ خان، پیر عبدالستار خان، اکرام اللہ شاہد، لفٹننٹ جنرل فضل حق، محمد اقبال، عالم زیب خان، نوابزادہ خواجہ محمد خان۔
محمد ایوب، حاجی رحیم زادہ خان، عبدالثانی خان، رحمت شاہ، وزیر محمد



حاجی محمد اقبال خان
وائس چیئرمین، کونسلر وارڈ نمبر ۱۴

جناب حاجی محمد اقبال خان نورمن خیل قبیلہ پارہوتی میں ۱۹۵۰ء میں پیدا ہوئے اور سکول کی سطح پر تعلیم مکمل کرنے کے بعد تجارت کے پیشہ سے منسلک ہو گئے۔ محمد اقبال خان سماجی سرگرمیوں میں بھی بھرپور حصہ لیتے ہیں اور اپنی عوامی مقبولیت کی وجہ سے بلدیہ مروان کے دو دفعہ کونسلر منتخب کئے گئے۔ بلدیہ کے سابق وائس چیئرمین ارشد خان کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پاس ہونے کے بعد حال ہی میں کونسلران بلدیہ نے آپ کو بلامقابلہ بلدیہ کا وائس چیئرمین منتخب کیا۔

جناب محمد اقبال نے اپنے ۸ سالہ دورِ نمائندگی میں اپنے وارڈ پارہوتی کے مسائل حل کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا ہے۔ آپ کا وارڈ بلدیہ کا ایک پسماندہ علاقہ تھا جہاں طلباء وطالبات کے لیے پرائمری اسکولوں اور طالبات کے لیے ایک ہائی اسکول کی شدید ضرورت تھی۔ چنانچہ آپ کی کوششوں سے بلدیہ نے صوبائی حکومت کے تعاون سے پارہوتی میں طلباء کے لیے چار اور طالبات کے لیے دو پرائمری، ایک مڈل اور ایک ہائی اسکول تعمیر کرنے کے علاوہ طلباء کے پرائمری سکول شرقی ہوتی کا درجہ بڑھا کر مڈل اور اس کے بعد ہائی اسکول میں تبدیل کر کے مزید کمرے تعمیر کئے ہیں۔ اس کے علاوہ پارہوتی کے عوام کو صاف ستھرا پانی بہم پہنچانے کے لیے تیس لاکھ روپے کی لاگت سے واٹر سپلائی سکیم مکمل کی ہے جس میں پورے علاقہ میں پائپ لائن بچھانے کے علاوہ ایک ٹیوب ویل اور ایک لاکھ گیلن پانی کی ایک ٹنکی تعمیر کی گئی ہے۔

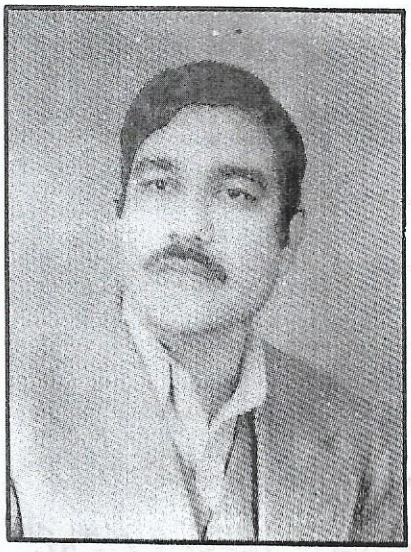
پارہوتی کے عوام کے لیے بلدیہ کا دوسرا بڑا کارنامہ علاقے کو سوئی گیس کی پائپ لائن بہم پہنچانا ہے جس کے لیے بلدیہ کی مسلسل جدوجہد کے بعد سابق گورنر سرحد نے خصوصی احکامات جاری کئے تھے۔

جناب محمد اقبال خان نے اب تک اپنے وارڈ میں جن منصوبوں کو مکمل کیا، ان میں محلہ جات پیغام شاہ، خوشیمر، محلہ گل پسند حافظان جیدبابا، نوشاد، ماندوری، شمس القمر، مسترم، حاجی نقاب شاہ، عبدالجبار، ڈاکٹر حبیب الرحمٰن، اللہ یار، امیر نواب، رشید، رحیم گل ترکھان، پتنگ شاہ، پیر سید باچہ، عبدالواحد، لذت آباد، تاجبر شمشاد، صوبیدار لطاف خان، حاجی ثمر، محلہ شکوبابا اور محلہ یعقوب خان میں فرش بندی اور نالیوں کی تعمیر کے علاوہ محب روڈ کے دونوں اطراف کی نالیاں

تعمیر کرنے جیسے بے شمار منصوبے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ہوتی پل کے ساتھ بچوں کے کھیل کود کے لیے کھیل کود کا سامان بھی مہیا کیا گیا ہے جہاں بچے سیر و تفریح سے مستفید ہو رہے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ تمام محلوں میں سٹریٹ لائٹس کا بھرپور انتظام کیا گیا ہے تاہم بہت سے مسائل اب بھی باقی ہیں جن پر توجہ دینا بہت ضروری ہے۔ موصوف پارہوتی کو ترقی دینے کے لیے بھرپور کوششیں کر رہے ہیں۔

بلدیاتی نظام کے بارے میں جناب محمد اقبال خان ضروری سمجھتے ہیں کہ بلدیاتی اداروں میں ایسے افراد کا انتخاب ہو جو صحیح معنوں میں عوام کی خدمت کر سکیں۔ ان کے مطابق گزشتہ بلدیاتی انتخابات ایک آزمائشی تجربہ تھے اور اسکے نتائج کو دیکھتے ہوئے آئندہ انتخابات میں عوام اپنے نمائندوں کا چناؤ زیادہ بہتر طریقے سے کر سکیں گے۔ موصوف اپنی اعلیٰ عوامی خدمات کی بدولت آئندہ بلدیاتی انتخابات میں بھرپور حصہ لینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔



اکرام اللہ شاہد

ایم۔اے، ایل ایل بی

سابق چیئرمین، کونسلر وارڈ نمبر ۷

بلدیہ مردان کے سابق چیئرمین جناب اکرام اللہ شاہد کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ موصوف ۱۹۴۹ء میں مردان میں ممتاز عالم دین اور تحریک پاکستان کے سرگرم رکن مولانا مدرار اللہ مدرار ڈسٹرکٹ خطیب مردان کے گھر پیدا ہوئے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم مردان میں حاصل کی اور بی اے کرنے کے بعد پرائیویٹ طور پر اسلامیات میں فرسٹ ڈویژن میں ایم اے کا امتحان پاس کیا۔ حال ہی میں موصوف نے ایل۔ایل۔بی کا امتحان بھی پاس کیا ہے۔ جناب اکرام اللہ شاہد مقامی سیاست میں بھی بڑے فعال رہے۔ آپ نے گزشتہ قومی انتخابات میں حصہ لیا لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔

ملکی سیاست کے میدان میں انہوں نے قومی تقاضوں کو پیش نظر رکھا اور ہر قسم کے غیر اسلامی نظریات کے خلاف سینہ سپر رہے۔ موصوف پشتو زبان کے معروف شاعر اور ادیب اور ڈرامہ نگار بھی ہیں۔ جناب اکرام اللہ شاہد صحافت کے کٹھن راستوں پر سفر کر چکے ہیں اور ہفت روزہ "نوائے ملت" مردان کے ایڈیٹر رہ چکے ہیں۔ اس حوالے سے انجمن صحافیان ضلع مردان کے سیکرٹری اطلاعات اور جنرل سیکرٹری کے منصب پر بھی فائز رہ چکے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ محکمہ بلدیات و دیہی ترقی صوبہ سرحد سے شائع ہونے والے ماہنامہ "رواں دواں" پشاور کے مجلس ادارت کے رکن بھی رہے ہیں۔ آپ دو دفعہ بلدیہ مردان کے چیئرمین منتخب ہوئے۔ پہلی بار ۱۹۷۹ء میں اور دوسری بار ۱۹۸۳ء میں بلدیہ کی سربراہی کے علاوہ جناب اکرام اللہ شاہد صوبائی کونسل صوبہ سرحد کے رکن بھی رہے اور صوبائی کونسل کے ممبر کی حیثیت سے موصوف نے کونسل میں مردان کی صحیح نمائندگی کرتے ہوئے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔

۱۹۸۲ء میں صدر مملکت جنرل ضیاء الحق نے ملک میں بلدیاتی نظام کو فعال اور مؤثر بنانے کے علاوہ بلدیاتی اداروں کو مزید مالی اور انتظامی اختیارات دینے کے سلسلے میں سفارشات مرتب کرنے کے لیے لوکل گورنمنٹ کمیشن قائم کیا تھا جس میں ہر صوبے سے دیہی اور شہری لوکل کونسلوں کے چیئرمینوں صاحبان میں سے دو چیئرمینوں کو بلدیاتی کمیشن کا ممبر نامزد کیا گیا۔ چنانچہ جناب اکرام اللہ شاہد کو بلدیاتی کمیشن کا رکن نامزد کیا گیا جنہوں نے لوکل گورنمنٹ کمیشن میں صوبہ سرحد کی نمائندگی کی۔

موصوف نے لوکل گورنمنٹ کمیشن کی رپورٹ کی تیاری میں کمیشن کی بھرپور مدد کی۔ آپ نے چاروں صوبوں کے بلدیاتی قوانین (لوکل گورنمنٹ آرڈی ننس) کا تقابلی جائزہ پیش کرتے ہوئے ان قوانین میں تضادات اور خامیوں کی نشاندہی کی۔ آپ کی رپورٹ کو کمیشن نے بہت پسند کیا اور اس کی بنیاد پر چاروں صوبوں کے بلدیاتی قوانین میں ہم آہنگی پیدا کرنے اور تضادات کو دور کرنے کے لیے حکومت سے سفارش کی۔ اکرام اللہ شاہد کی لوکل گورنمنٹ کمیشن کی رپورٹ کی تیاری میں کارکردگی کی صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق، وفاقی کابینہ اور لوکل گورنمنٹ کمیشن کے چیئرمین سابق وفاقی وزیر بلدیات (سابق سپیکر قومی اسمبلی) سید فخر امام نے موصوف کے نام ایک مکتوب میں شکریہ ادا کرتے ہوئے زبردست تعریف کی ہے۔

اس کے علاوہ ملک میں ٹریفک کے نظام کو بہتر بنانے، حادثات کی روک تھام اور ٹرانسپورٹ کے بارے میں جامع پالیسی مرتب کرنے کے لیے صدر پاکستان نے سابق وزیر مواصلات جناب محی الدین بلوچ کی سربراہی میں ٹرانسپورٹ اتھارٹی کمیٹی تشکیل دی تھی جس میں صوبہ سرحد سے اکرام اللہ شاہد اس کمیٹی کے واحد رکن تھے۔ اس کے علاوہ شہروں کو ترقی دینے کے لیے اور سفارشات مرتب کرنے کے لیے بھی وفاقی حکومت نے ایک اعلیٰ سطح کی کمیٹی (HIGH LEVEL SUB COMMITTEE ON MANAGEMENT OF CITIES POLICY) تشکیل دی تھی جس صوبہ سرحد سے اکرام اللہ شاہد کو واحد ممبر نامزد کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ صوبائی سطح پر بھی آپ مختلف کمیٹیوں کے ممبر رہ چکے ہیں۔ ہیں اور لوکل گورنمنٹ آرڈی ننس اور دیگر رولز، قواعد و ضوابط کے بارے میں حکومت کو مشورے دیتے رہے ہیں۔ آپ نے دو دفعہ بلدیاتی کونسلروں کی بین الصوبائی وفود کی قیادت کی۔ ان وفود نے پنجاب اور سندھ کے دورے کے لیے ان دوروں میں اکرام اللہ شاہد نے صوبہ سرحد اور بلدیاتی اداروں کی جس احسن طریقے سے نمائندگی کی تھی۔ پنجاب، سندھ اور صوبہ سرحد کی حکومتوں نے ان کی تعریف کی۔ ۲ اگست ۱۹۸۴ء کو آپ عدم اعتماد کی تحریک پاس ہونے کی وجہ سے بلدیہ کی چیئرمین شپ سے سبکدوش ہوئے۔ صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق دو دفعہ آپ کی دعوت پر مردان کے دورے پر تشریف لا چکے ہیں جس کی بدولت مردان کی تعمیر و ترقی کے دوررس نتائج برآمد ہوئے اور مردان دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کی راہ پر گامزن ہوا۔

صدر مملکت اور سابق گورنر سرحد کی خدمت میں ان کے مردان کے دوروں کے دوران بلدیہ کی طرف سے پیش کردہ سپاسناموں میں آپ نے جس انداز میں مردان کے مسائل کی نشاندہی کی اس پر صدر پاکستان اور سابق گورنر سرحد نے موصوف کے نام مکتوبات میں آپ کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔

آپ وارڈ نمبر ۷ کس کو رونہ سے منتخب ہوتے ہیں جو آبادی اور رقبہ کے لحاظ سے بلدیہ کے تمام وارڈوں میں سب سے بڑا ہونے کے علاوہ نہایت ہی پسماندہ تھا۔ یہ وارڈ قیام پاکستان کے فوراً بعد ۱۹۴۷ء میں بلدیہ کی حدود میں شامل

کیا گیا لیکن بدقسمتی سے سابقہ ادوار میں اس علاقے کو یکسر نظر انداز کیا گیا۔ اکرام اللہ شاہد نے بلدیہ کا چارج سنبھالنے کے بعد اس طرف بھرپور توجہ دی۔ آپ نے سب سے پہلے اپنے وارڈ میں جہاں واٹر سپلائی کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ ۱۹۸۰ء میں ایک بڑی سکیم شروع کی جس پر تقریباً ۳۵ لاکھ روپے خرچ کئے گئے۔ اس سکیم میں پورے علاقہ میں پانی کی پائپ لائن بچھانے کے علاوہ ایک ٹیوب ویل اور ایک لاکھ گیلن پانی کی گنجائش والی ٹنکی تعمیر کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ حال ہی میں بلدیہ نے کس کورونہ میں ایک دوسرے ٹیوب ویل کی منظوری دی ہے۔

اس وقت ٹیوب ویل کی بورنگ کا کام زور شور سے جاری ہے۔ اس ٹیوب ویل پر تقریباً چھ لاکھ روپے خرچ کئے جائینگے۔

اکرام اللہ شاہد نے اپنے وارڈ میں گلی کوچوں کی فرش بندی، نالیوں کی تعمیر اور سٹریٹ لائٹس کا مکمل انتظام کرنے کے علاوہ حکومت کے تعاون سے طلبائ کے لیے چار اور طالبات کے لیے دو پرائمری اور طلبائ کے لیے ایک مڈل سکول تعمیر کیا ہے۔ اس مڈل سکول کو عنقریب ہائی سکول کا درجہ دیا جائے گا۔ مزید برآں کس کورونہ میں طالبات کے لیے ہائی سکول تعمیر کرنے کی صوبائی حکومت نے حال ہی میں منظوری دی ہے اور سال رواں کے صوبائی بجٹ میں اس کے لیے خاطر خواہ رقم مختص کی گئی ہے۔ گرلز ہائی سکول کی تعمیر کا کام بہت جلد شروع کیا جائیگا۔

آپ کے وارڈ میں جہاں بلدیاتی انتخابات ۱۹۷۹ء سے پہلے طلبائ اور طالبات کے لیے صرف دو پرائمری سکول کرایہ کی عمارت میں تھے اب یہاں طلبائ کے لیے تین مکتب سکول اور طالبات کے لیے تین مزید پرائمری سکول کرایہ کی عمارت میں قائم ہیں۔

موصوف نے صوبائی حکومت کے تعاون سے ۱۹۸۴ء میں اپنے علاقہ میں ایک اعلیٰ ڈسپنسری بھی قائم کی ہے جس میں کل وقتی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈاکٹر کے علاوہ ایل۔ ایچ۔ وی اور کمپونڈرز تعینات ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بچوں کی مہلک امراض کے انسداد کے لیے ای۔ پی۔ آئی کا عملہ بھی اس ڈسپنسری میں کام کر رہا ہے۔ اس ڈسپنسری میں غریب و نادار لوگوں کو مفت طبی سہولت اور ادویات دی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے یہاں خواتین کی تربیت کے لیے ایک دستکاری سنٹر اور عوام کے مطالعے کے لیے ایک ریڈنگ روم بھی قائم کیا ہے۔

اپنے وارڈ نمبر ۷ کس کورونہ، وارڈ نمبر ۱۳ اور وارڈ نمبر ۱۴ پار ہوتی کے لیے اکرام اللہ شاہد کا سب سے بڑا کارنامہ سوئی گیس کی پائپ لائن کی فراہمی ہے۔ ان کی کوششوں سے سابق گورنر صوبہ سرحد لیفٹیننٹ جنرل فضل حق نے کس کورونہ اور پار ہوتی کو سوئی گیس کی پائپ لائن پہنچانے کے خصوصی احکامات صادر کیے تھے۔

اس کے علاوہ اکرام اللہ شاہد کی درخواست پر سابق گورنر سرحد نے سکندری کورونہ مردان اور غلے گدر ہوتی کے مقام پر عوام کی آمد و رفت کو آسان بنانے کے لیے ۱۹۸۴ء میں تقریباً ۱۶ لاکھ روپے کی لاگت سے کلپانی نالہ پر دو چھوٹے پل تعمیر کئے ہیں۔ موصوف نے اپنے دور میں مردان شہر میں بے شمار پرائمری، مڈل اور ہائی سکول تعمیر کئے ہیں۔



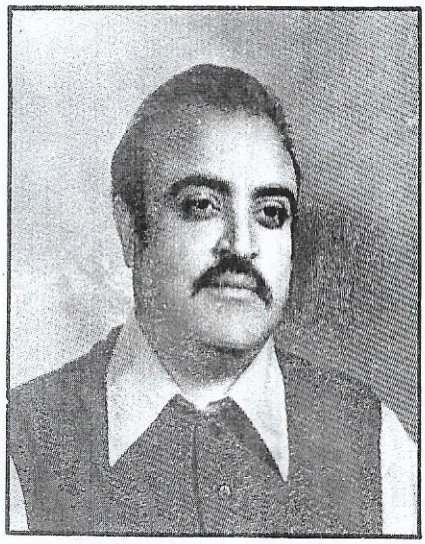
محمد عثمان خان
کونسلر وارڈ نمبر ا

جناب محمد عثمان کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ ۱۹۸۳ء میں دوسرے بلدیاتی انتخابات میں وارڈ نمبر ا کے عوام نے آپ کو بھاری اکثریت سے اپنا ممبر منتخب کیا۔ اس سے پہلے موصوف صدر ایوب خان مرحوم کے دور میں دو دفعہ بی ڈی ممبر منتخب ہونے کے علاوہ جرگہ ممبر بھی رہے ہیں۔

اپنے دورِ نمائندگی میں انہوں نے اپنے وارڈ کے عوام کی فلاح و بہبود کو ہمیشہ پیش نظر رکھا۔ آپ نے اپنے وارڈ میں خواتین دستکاری سنٹر قائم کرنے کے علاوہ بے شمار گلی کوچوں اور نالیوں کو پختہ تعمیر کیا ہے۔ اس کے علاوہ مستان کورونہ میں بچوں کے کھیل کود کا سامان بھی فراہم کیا ہے جہاں بچے کھیل کود سے مستفید ہو رہے ہیں۔

جناب محمد عثمان کے وارڈ نمبر ا میں بلدیہ نے گزشتہ سالوں میں طلبا کے لیے تین اور طالبات کے لیے ایک پرائمری اسکول کے علاوہ طلبا کے لیے ایک مڈل اسکول بھی تعمیر کیا ہے۔ اس کے علاوہ عوام کو وافر مقدار میں پانی بہم پہنچانے کیلئے بلدیہ نے پورے وارڈ میں واٹر سپلائی کی پائپ لائن بچھائی ہے

آپ بلدیاتی نظام کو مقامی سطح پر بہترین طریق کار تصور کرتے ہیں اور بلدیاتی اداروں کو نوکر شاہی کے تسلط سے پاک صاف دیکھنا چاہتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ وزیر اعظم پاکستان کے پانچ نکاتی پروگرام میں بلدیاتی اداروں کو زیادہ سے زیادہ فنڈ دینے کا پُرزور مطالبہ کرتے ہیں۔



ظاہر شاہ خان
کونسلر وارڈ ۳

جناب ظاہر شاہ خان دسمبر ۱۹۴۰ء میں دیر میں پیدا ہوئے۔ کچھ ہی عرصہ بعد ان کا خاندان مردان میں سکونت پذیر ہوا۔

جناب ظاہر شاہ نے اپنی تعلیم مردان میں مکمل کی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد اپنے کاروبار سے وابستہ ہوئے اور اس کے ساتھ ساتھ سماجی خدمات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

انہوں نے ۱۹۷۹ء میں خاندانی روایات کے مطابق وارڈ نمبر ۲ بجٹ گنج سے بلدیاتی انتخابات میں بھرپور حصہ لیا اور بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے۔ اس کے بعد دوسرے بلدیاتی انتخابات میں آپ نے وارڈ نمبر ۲ سے نقل مکانی کر کے وارڈ نمبر ۳ گجو خان روڈ سے سال ۱۹۸۳ء میں حصہ لیا اور سرمایہ داروں کے مقابلے میں عوام نے آپ کو بھاری اکثریت سے اپنا نمائندہ منتخب کیا۔ آپ نے دونوں وارڈوں میں بے شمار عوامی مسائل کو حل کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ہے۔ سڑکوں، گلی کوچوں اور نالیوں کو پختہ کرنے کے علاوہ واٹر سپلائی کے بہتر انتظام کے لیے اپنے وارڈ نمبر ۳ میں گجو خان روڈ اور شمسی روڈ پر مردہ خانہ کے قریب دو ٹیوب ویل تعمیر کئے ہیں۔ جبکہ عیدگاہ میں ایک تیسرے ٹیوب ویل کا کام بہت جلد شروع کیا جائیگا جس کے بعد آپ کے وارڈ اور ملحقہ آبادی کو وافر مقدار میں پانی فراہم ہوگا اور پانی کی کمی کا مسئلہ ختم ہو جائیگا۔ آپ نے گل بہار کالونی (سابقہ بوٹیا محلہ) شام گنج، شاہی باغ اور کاروان روڈ کے متعدد محلہ جات میں فرش بندی اور نالیوں کو تعمیر کیا ہے اور جو تھوڑے بہت محلے اُدھورے رہ گئے ہیں اس کے لیے بلدیہ نے ٹینڈرز طلب کئے ہیں۔ جسکی تکمیل کے بعد آپ کے وارڈ میں کوئی محلہ یا نالی کچی اور غیر پختہ نہیں رہے گی۔

آپ بلدیاتی اداروں کو قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے مکمل خود مختار اور آزاد دیکھنے کے پرزور حامی ہیں۔ آپ اس امر کا برملا اظہار کرتے ہیں کہ بلدیہ مردان نے گزشتہ سالوں کے دوران مردان شہر کی جو خدمت کی ہے اور جن منصوبوں کو مکمل کیا ہے اس کی نظیر ماضی کے علاوہ مستقبل میں بھی پیش نہیں کی جا سکے گی۔

جناب ظاہر شاہ نے اپنی احسن کارکردگی کی بنا پر یہ ثابت کیا ہے کہ عوام نے آپ پر جس اعتماد کا اظہار کیا تھا آپ اس میں بطریق احسن کامیاب ہوئے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ آپ تیسری بار بھی بلدیاتی انتخاب میں بھرپور حصہ لینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

جلد وہ
دو دفعہ
اچانک
کی بنا
دستکا



فضلِ مالک ملک
کونسلر وارڈ نمبر ۴

فضل مالک ملک نے قانون کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد کچھ عرصہ تک پریکٹس جاری رکھی لیکن بہت جلد وہ وکالت چھوڑ کر ٹھیکیداری اور ٹرانسپورٹ کے شعبے سے منسلک ہو گئے۔ ان کے بھائی عبدالثانی خان مرحوم دو دفعہ بلدیہ مردان کے ممبر منتخب ہوتے تھے۔ مرحوم ایک بے لوث اور ممتاز سماجی کارکن تھے۔ عبدالثانی مرحوم کی اچانک وفات کے بعد فروری ۱۹۸۴ء میں وارڈ نمبر ۴ کے عوام نے مرحوم کی خدمات اور ان کے ساتھ دلی عقیدت کی بناء پر ضمنی انتخاب میں فضل مالک ملک کو اپنا ممبر منتخب کر لیا۔ آپ نے اپنے وارڈ میں خواتین کی بہبود کے لیے دستکاری سنٹر قائم کرنے کے علاوہ متعدد محلوں کی فرش بندی کے ساتھ ساتھ کئی نالیوں کو پختہ تعمیر کیا ہے۔



ملک امان اللہ خان
کونسلر وارڈ نمبر ۵

جناب ملک امان اللہ خان مردان شہر کی معروف زمیندار شخصیت ہیں۔ جب ۱۹۸۳ء میں بلدیاتی اداروں کے دوبارہ انتخابات ہوئے تو ملک صاحب نے وارڈ نمبر ۵ سے الیکشن لڑ کر نمایاں کامیابی حاصل کی۔

ملک امان اللہ خان نے اپنے وارڈ میں تمام گلی کوچوں اور سڑکوں کو پختہ کیا ہے۔ عوام کو وافر مقدار میں پانی بہم پہنچانے کے لیے ۱۹۸۴ء میں پیران پارک میں ایک ٹیوب ویل لگایا ہے جب کہ پیران پارک کی حالت بہتر بنانے کے علاوہ پارک میں بچوں کی تفریح کے لیے کھیل کود کا سامان نصب کیا ہے جہاں دن رات بچے سیر و تفریح اور جسمانی نشوونما سے مستفید ہو رہے ہیں۔ آپ نے وارڈ میں پیران پارک کے مقام پر ایک اعلیٰ ڈسپنسری تعمیر کرنے کا کام شروع کیا ہے جو بہت جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گی واضح رہے کہ یہ ڈسپنسری ۱۹۸۴ء میں بلدیہ نے صوبائی محکمہ صحت کے تعاون سے قائم کی تھی جو اس وقت کرایہ کے مکان میں موجود ہے۔ اس ڈسپنسری میں کل وقتی ایم بی بی ایس ڈاکٹر کے علاوہ مستند عملہ موجود ہے۔ مزید برآں پیران پارک میں انتظار گاہ کے علاوہ فلش سسٹم لیٹرین بھی تعمیر کی ہے۔

ملک صاحب نے واضح مقاصد کے ساتھ انتخابات میں حصہ لیا تھا اور وہ اس اعتراف پر مجبور نظر آتے ہیں کہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں انہیں پوری طرح کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ بلدیاتی اداروں کو فعال اور مفید بنانے کے لیے ملک صاحب ان اداروں کی آزادی اور خود مختاری کو سب سے مقدم سمجھتے ہیں اور ان کے نزدیک یہی بلدیاتی نظام کی کامیابی کا راز ہو سکتا ہے۔



جاوید شاہ خان
کونسلر وارڈ نمبر ۶

جناب جاوید شاہ خان ۱۹۴۹ء میں مردان کے ایک زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد اسلامیہ کالج پشاور اور گورنمنٹ کالج مردان میں زیر تعلیم رہے اور بی۔اے کی ڈگری حاصل کی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد تجارت اور زمینداری سے وابستہ ہوئے لیکن اس کے ساتھ ساتھ سماجی خدمات کو اپنی ذات کا محور بنایا اور اسی بنا پر گزشتہ بلدیاتی انتخابات میں عوام نے انہیں دو دفعہ اپنا نمائندہ چنا۔ آپ نے گزشتہ عام انتخابات میں صوبائی اسمبلی کے حلقہ پی۔ایف ۱۷ مردان ۱ سے الیکشن لڑا لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔

جناب جاوید شاہ نے اپنے آٹھ سالہ دور نمائندگی میں اپنے وارڈ کے تمام مسائل حل کئے ہیں جس میں وارڈ نمبر ۶ کے تمام محلہ جات کی فرش بندی کے علاوہ گولڈن سینما روڈ، بی ڈویژن پولیس اسٹیشن روڈ رستم خیل روڈ کی تعمیر کے ساتھ ساتھ کلپانی کے کنارے مرگھٹ کے مقام پر طلبائے کے لیے پرائمری سکول اور گورنمنٹ پرائمری سکول نمبر ۲ مردان میں مزید کمروں کی تعمیر جیسے بڑے منصوبے مکمل کئے ہیں۔ اس کے علاوہ سابق گورنر نے آپ کی درخواست پر پیران پارک سے سکندری کو رونہ، پل رستم خیل مردان تک کلپانی نالہ کے کنارے ایک سڑک تعمیر کی ہے جس پر ۲۲ لاکھ روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

مردان کے عوام کو وافر مقدار میں پانی بہم پہنچانے کے لیے بلدیہ نے آپ کی سفارش پر رستم خیل میں ایک ٹیوب ویل کی منظوری دی ہے جس کے لیے ٹینڈر طلب کئے گئے ہیں اور بہت جلد اسکی بورنگ شروع کی جائے گی۔

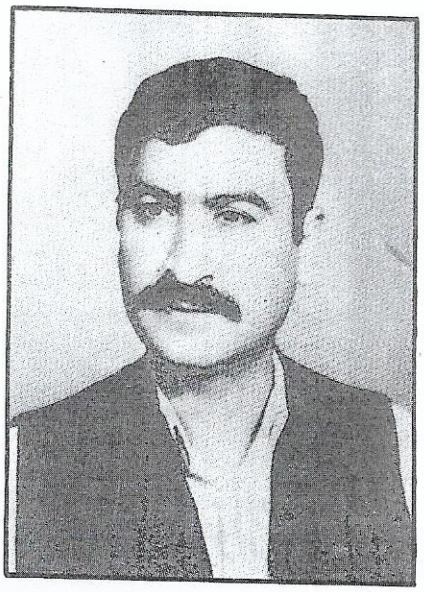
جناب جاوید شاہ کے خیال میں بلدیاتی نظام عوام کی فلاح و بہبود کا مؤثر ذریعہ ہے جس کی بدولت عوام کے مسائل نچلی سطح پر احسن طریقے سے حل ہو رہے ہیں۔ موصوف موجودہ حکومت کی کارکردگی سے مطمئن نظر نہیں آتے۔ آپ جماعتی بنیادوں پر قومی انتخابات کرانے کے حامی ہیں۔



شمس القمر باچہ
کونسلر وارڈ نمبر ۸

جناب شمس القمر باچہ مردان کے نواحی علاقہ بغدادہ کے ایک معزز گھرانے کے چشم و چراغ ہیں۔ موصوف ۱۹۶۲ء میں تعلیم سے فراغت کے بعد پیشہ وکالت سے منسلک ہوئے اور اس کے ساتھ ساتھ مقامی سیاست میں بھی مثبت کردار ادا کرتے رہے۔ آپ پبلک پراسیکیوٹر بھی رہے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ مسلسل چار پانچ سال ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن مردان کے جنرل سیکرٹری بھی رہ چکے ہیں۔ آپ نے ۱۹۸۳ء میں بلدیاتی انتخابات میں حصہ لیا اور کامیاب ہوئے۔ آپ کا شمار چند ایسے کونسلروں میں کیا جاسکتا ہے جنہوں نے اپنے وارڈ کے بیشتر مسائل کو پوری تندہی اور مسلسل محنت کے بعد حل کرایا ہے۔ آپ کی کوششوں سے بغدادہ جیسے پسماندہ علاقے میں پانی کی فراہمی، سٹریٹ لائٹس، سڑکوں کی تعمیر اور گلی کوچوں کی فرش بندی کا بیشتر کام مکمل ہو چکا ہے۔ آپ نے وارڈ میں نیو بغدادہ میں طلباء و طالبات کے لیے دو پرائمری سکول تعمیر کرنے کے علاوہ حال ہی میں ایک نیا ٹیوب ویل بھی لگایا ہے۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول نمبر ۲ بغدادہ میں دو اور پرائمری سکول برائے طلباء بغدادہ میں ایک کمرہ تعمیر کیا ہے۔

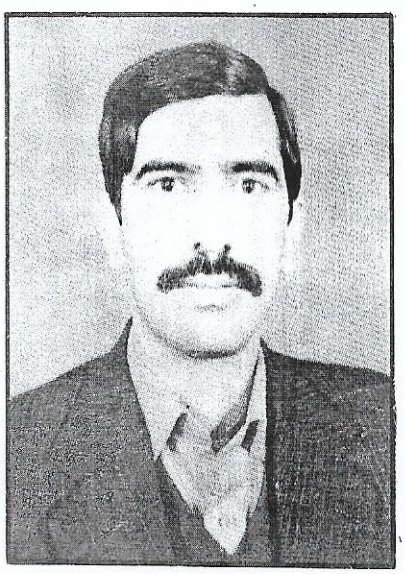
جناب شمس القمر باچہ بلدیاتی نظام کو اس صورت میں مؤثر قرار دیتے ہیں۔ جب بلدیاتی نمائندوں کو عوام اور اپنے علاقے کی بہتر خدمت کے لیے زیادہ سے زیادہ اختیارات دیئے جائیں۔ آپ آئندہ بلدیاتی انتخابات میں حصہ لینے کا بھرپور ارادہ رکھتے ہیں۔



محمد انور خان
کونسلر وارڈ نمبر ۹

جناب محمد انور خان کا شمار ان افراد میں ہوتا ہے جنہوں نے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ عوام کی نمائندگی کا حق صرف مال دار لوگوں کی اجارہ داری نہیں ہے بلکہ اہلیت اور ناقابلِ تسخیر جذبے کے ساتھ ایک غریب شخص بھی عوامی نمائندگی کا اہل ثابت ہو سکتا ہے۔ انہوں نے صحیح معنوں میں ان ہزاروں افراد کی نیابت کا حق ادا کیا ہے جنہوں ان پر اعتماد کیا ہے اور یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ جناب محمد انور خان نے عوام کے اعتماد کی صحیح پاسداری کی ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے اپنے وارڈ میں تمام بڑے بڑے مسائل حل کرائے ہیں اور اگر اس وارڈ میں ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیا جائے تو جناب محمد انور خان کا دعویٰ مبنی بر حقیقت دکھائی دیتا ہے اور اس کا ثبوت اس بات سے عیاں ہے کہ آپ کے وارڈ میں آپ کے انتخاب سے پہلے بے شمار محلے اور نالیاں کچے اور غیر پختہ تھے چنانچہ آپ نے اس طرف بھرپور توجہ دی اور آج آپ کے وارڈ میں کوئی محلہ یا نالی کچی یا غیر پختہ نہیں ہے۔ آپ کی تجویز پر علاقہ باڑی چسم اور سمسی روڈ کے عوام کو وافر مقدار میں پانی مہیا کرنے کے لیے بلدیہ نے ایک ٹیوب ویل کی منظوری دی ہے جس پر بہت جلد کام شروع کیا جائے گا۔ آپ نے اپنے وارڈ میں خواتین کی بہبود اور تربیت کے لیے دستکاری سنٹر کے علاوہ عوام کے مطالعے کے لیے ایک ریڈنگ روم بھی قائم کیا ہے۔

بلدیاتی نظام کے بارے میں ان کا نکتۂ نظر بڑا واضح ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ عام شہری کے مسائل کے سلسلے میں اس سے بہتر طریقۂ کار ممکن نہیں ہے۔ جناب محمد انور خان بلدیاتی اداروں کو ہر قسم کی رکاوٹوں اور دباؤ سے آزاد دیکھنا چاہتے ہیں تاکہ یہ ادارے عوام کے لیے زیادہ مفید ثابت ہو سکیں۔ آپ عوامی خدمات کی بنا پر دوبارہ آئندہ بلدیاتی انتخابات میں حصہ لینے کا مصمم ارادہ رکھتے ہیں۔

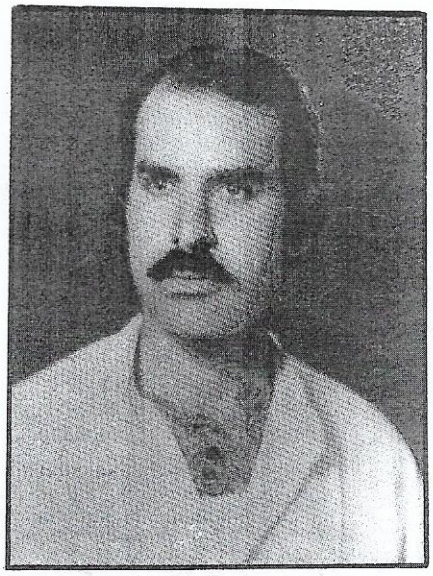


وصیف اللہ خان
کونسلر وارڈ نمبر ۱۰

جناب وصیف اللہ خان ۱۹۵۷ء میں ہوتی میں پیدا ہوئے۔ ایف۔ اے تک تعلیم حاصل کی ہے۔ طالب علمی کے دوران غیر نصابی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیتے رہے۔ تعلیم سے فراغت کے بعد موصوف تجارتی سرگرمیوں میں مصروف ہو گئے اور اس کے ساتھ ساتھ آپ نے پہلی بار ۱۹۸۳ء کے بلدیاتی انتخابات میں حصہ لیا اور وارڈ نمبر ۱۰ سے بھاری اکثریت سے کونسلر منتخب کیے گئے۔ جناب وصیف اللہ خان نے چار سالہ دورِ انتخاب میں اپنے وارڈ کے تمام اہم مسائل کو خوش اسلوبی سے حل کرایا۔ محلہ ناظران، محلہ گڑھی خانخیلاں، محلہ غلام دستہ میں کارپٹ روڈز تعمیر کرنے کے علاوہ محلہ ماندوری، محلہ شیر حسن خان، محلہ عباس خان اور ڈاگی محلہ کی فرش بندی کے علاوہ متعدد محلوں میں نالیوں کو تعمیر کیا ہے۔

اس کے علاوہ موصوف نے اپنے وارڈ میں خواتین کی فلاح و بہبود اور تربیت کے لیے ایک دستکاری سنٹر قائم کیا ہے۔ جہاں پر خواتین دستکاری، کشیدہ کاری اور سلائی وغیرہ کا ہنر سیکھ رہی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنے وارڈ میں عوام کے مطالعے کے لیے ایک ریڈنگ روم بھی کھولا ہے۔ اس وقت آپ کے وارڈ میں متعدد محلوں میں روڈز اور فرش بندی کا کام جاری ہے جس کی تکمیل کے بعد آپ کے وارڈ میں بھی کوئی محلہ یا نالی غیر پختہ نہیں رہے گی۔

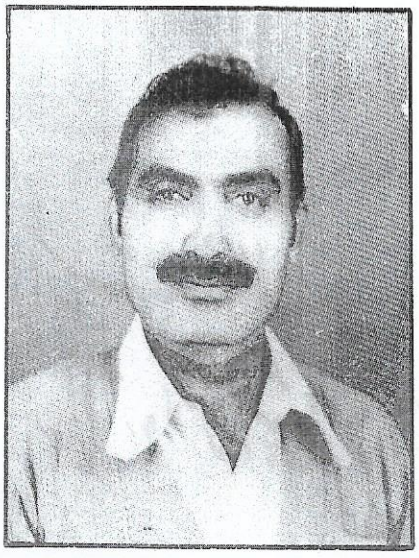
اپنی کارکردگی کی بنا پر انہیں توقع ہے کہ آئندہ بلدیاتی انتخابات میں حصہ لے سکیں گے۔ بلدیاتی نظام کے بارے میں موصوف نے واضح کیا کہ اس نظام کو خرابیوں سے پاک کرنے کے لیے ضروری ہے کہ مقررہ میعاد کے بعد باقاعدگی سے بلدیاتی انتخابات منعقد کرائے جائیں تاکہ عوام اہل اور نااہل افراد میں تمیز کر سکیں۔



ارشد خان
سابق وائس چیئرمین، کونسلر وارڈ نمبر ۱۱

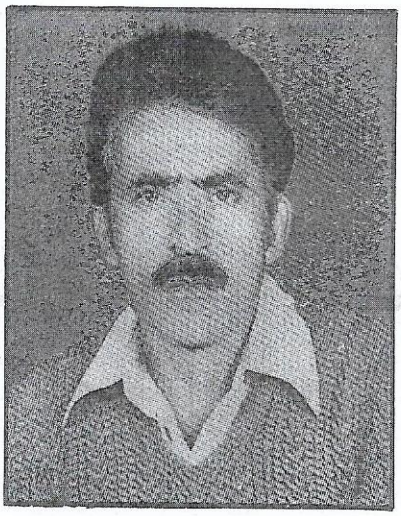
ارشد خان ہوتی کے ایک زمیندار گھرانے کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ نے بی۔ اے تک تعلیم حاصل کی ہے۔ آپ نے پہلی بار ۱۹۸۳ء کے بلدیاتی انتخابات میں حصہ لیا اور کامیاب ہوئے۔ آپ کا وارڈ بلدیہ کے جملہ پندرہ وارڈوں میں سب سے چھوٹا وارڈ ہے۔ بعد میں آپ کو بلدیہ کے کونسلروں نے بلدیہ کا وائس چیئرمین منتخب کیا۔ سابق چیئرمین کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پاس ہونے کے بعد آپ کافی عرصہ بلدیہ کے چیئرمین کی کرسی پر حکومت کے احکامات کے تحت براجمان رہے۔ اب حال ہی میں کونسلران بلدیہ نے آپ کے خلاف تحریک عدم اعتماد پاس کی اور آپ بلدیہ کے وائس چیئرمین کے عہدے سے سبکدوش ہو گئے۔

وائس چیئرمین کے عہدے سے سبکدوش ہونے کے بعد آپ بلدیہ کے امور میں دلچسپی نہیں لے رہے ہیں تاہم آپ نے اپنے وارڈ میں گلی کوچوں کی فرش بندی، نالیوں کی تعمیر کے علاوہ ایک سکواش کورٹ بھی تعمیر کیا ہے۔ اس کے علاوہ آپ کے وارڈ میں بلدیہ نے طالبات کے لیے دو اور طلبا کے لیے ایک پرائمری سکول تعمیر کرنے کے علاوہ ایک دستکاری سنٹر بھی قائم کیا ہے۔



شاہ جہان خان
سابق وائس چیئرمین
کونسلر وارڈ نمبر ۱۲

بلدیہ مردان کے کونسلر جناب شاہ جہان خان معروف سماجی شخصیت ہیں۔ موصوف ۱۹۳۷ء میں ہوتی کے مردم خیز علاقہ بلند خیل میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد آبائی پیشہ زراعت سے منسلک ہو گئے اور اس کے ساتھ اپنا کاروبار بھی شروع کیا۔ اپنی ذاتی مصروفیات کے باوجود سماجی خدمات میں پیش پیش رہے ہیں جس کے باعث عوام نے انہیں وارڈ نمبر ۱۳ ہوتی سے ۱۹۷۹ء میں پہلے بلدیاتی انتخابات میں مقابلہ اپنا نمائندہ منتخب کیا بعد ازاں وہ میونسپل کمیٹی مردان کے وائس چیئرمین چنے گئے اس کے بعد دوسرے بلدیاتی انتخابات میں حصہ لیا اور بھاری اکثریت سے بلدیہ کے ممبر منتخب ہوئے۔ جناب شاہ جہان خان نے اپنے وارڈ میں متعدد سڑکوں کی تعمیر، گلی کوچوں کی مرمت اور واٹر سپلائی کے علاوہ سٹریٹ لائٹس اور صفائی کے انتظامات کو بہتر بنایا ہے۔ آپ نے اپنے وارڈ میں طلبا کے لیے چار اور طالبات کے لیے بھی چار پرائمری سکول تعمیر کرنے کے علاوہ خواتین کی تربیت اور بہبود کے لیے ایک دستکاری سنٹر بھی قائم کیا ہے۔ اس کے علاوہ اپنے وارڈ میں عزی خیل میں ایک ٹیوب ویل تعمیر کیا ہے جبکہ گلی باغ میں جہاں واٹر سپلائی کا کوئی انتظام نہیں تھا وہاں پر حال ہی میں ایک ٹیوب ویل کی بورنگ کی گئی ہے۔ اس کے بعد پورے علاقہ میں واٹر سپلائی کی پائپ لائن بچھائی جائے گی جس سے عوام کو صاف ستھرا پانی سپلائی کیا جائیگا۔ اس کے علاوہ آپ کے وارڈ میں بلدیہ کی کوششوں سے ۱۹۸۴ء میں آر اور پار کے عوام کی آمد و رفت کو آسان بنانے کے لیے کلپانی نالہ پر "غلے گدر" کے مقام پر سابق گورنر سرحد نے ۷½ لاکھ روپے کی لاگت سے ایک چھوٹا پل بھی تعمیر کیا ہے۔ موصوف اپنی کارکردگی سے بجا طور پر مطمئن ہیں اور اسی حوالے سے آئندہ بلدیاتی انتخابات میں حصہ لینے کا مصمم ارادہ رکھتے ہیں۔ بلدیاتی نظام کے بارے میں جناب شاہ جہان خان کا نکتہ نظر انتہائی واضح ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ بلدیاتی نظام مقامی مسائل کو حل کرنے کا بہترین علاج ہے۔ آپ بلدیاتی اداروں کو ہر قسم کے دباؤ سے آزاد دیکھنا چاہتے ہیں اور اس سلسلے میں ہر موقع پر بلدیاتی اداروں کی خود مختاری کے لیے اپنے موقف کا برملا اظہار کیا ہے۔

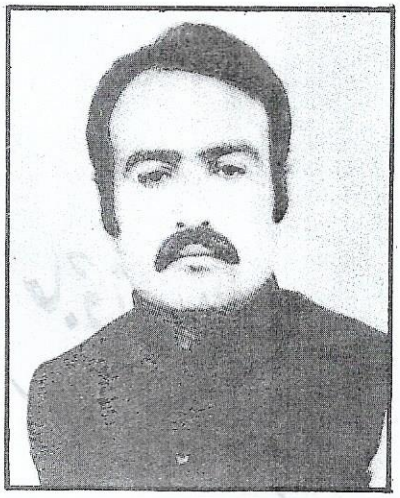


حاجی میر زمان
کونسلر وارڈ نمبر ۱۳

جناب حاجی میر زمان خان کے والدین نے کافی عرصہ پہلے ضلع دیر سے نقل مکانی کرکے پارہوتی مردان میں مستقل سکونت اختیار کی۔ آپ کا گھرانہ ٹمبر کا کاروبار کرتا ہے۔ موصوف نے ۱۹۸۳ء میں دوسرے بلدیاتی انتخابات میں عوام نے اپنا نمائندہ منتخب کیا۔

حاجی میر زمان نے بلدیہ کا ممبر منتخب ہونے کے بعد اپنے علاقے کے عوام کی صحیح معنوں میں خدمت کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی ہے۔ گذشتہ چار سال کے عرصے میں موصوف نے اپنے وارڈ میں نورمن خیل روڈ، آرہ مشین روڈ سکندری کورونہ روڈ کو تعمیر کرنے کے علاوہ سکندری کورونہ کے محلہ جات ایوب خان، گلاب دین، شہید محلہ اور محلہ شیر دل ملک، ارشاد اور پوردل آباد میں فرش بندی کے ساتھ ساتھ نالیاں بھی پختہ تعمیر کی ہیں جبکہ سری سکندری کورونہ میں ملحقہ آبادی کو کلپانی نالہ کے سیلاب کی تباہ کاری سے بچانے کے لیے ۱/۲ لاکھ کی لاگت سے حفاظتی پشتہ بھی تعمیر کیا ہے

موصوف کا وارڈ کلپانی نالہ کے دوسرے پر واقع ہے جہاں آرپار کے عوام کی آمدورفت کے لیے کوئی پل نہیں تھا سکندری کورونہ کے عوام کا یہ دیرینہ مطالبہ تھا۔ چنانچہ سابق چیئرمین بلدیہ کی کوششوں سے صوبہ سرحد کے سابق گورنر نے سکندری کورونہ اور رستم خیل مردان کے درمیان ایک چھوٹے پل کی منظوری دی۔ ۱۹۸۴ء میں یہاں تقریباً ۱/۲ ۷ لاکھ روپے کی لاگت سے ایک پل تعمیر کیا گیا ہے۔ پل کی تعمیر سے سکندری کورونہ کے عوام کا پچاس سالہ مطالبہ پورا ہوا ہے



حاجی رحمت شاہ آفریدی
کونسلر وارڈ نمبر ۱۵

جناب رحمت شاہ آفریدی ۱۹۴۹ء میں مردان میں پیدا ہوئے اور ایف۔ اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آبائی پیشہ زمینداری اور تجارت سے وابستہ ہو گئے۔ غریب عوام کے مشکلات و مسائل کے پیشِ نظر انہوں نے بلدیاتی انتخابات میں حصہ لیا اور دو دفعہ بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے۔ ان کا وارڈ مردان کا مضافاتی علاقہ ہے جو جولائی ۱۹۷۹ء تک ٹاؤن کمیٹی انڈسٹریل ایریا میں شامل تھا لیکن یہاں کوئی سڑک، گلی یا نالی پختہ نہ تھی۔ پہلے بلدیاتی انتخابات کے لیے ۱۹۷۹ء میں یہ علاقہ بلدیہ مردان میں شامل کیا گیا۔ موصوف کی انتھک کوششوں سے بلدیہ نے اس علاقہ کو شہر کے دوسرے وارڈوں کی سطح پر لانے میں جو کردار ادا کیا ہے وہ روز روشن کی طرح عیاں ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ ۱۹۷۹ء سے پہلے یہاں ایک پرائمری سکول تھا جو روڑیا جدید میں کھلے میدان میں کام کر رہا تھا لیکن آج یہاں موصوف کی کوششوں سے بلدیہ نے طلبائ کے لیے دو اور طالبات کے لیے تین پرائمری سکول تعمیر کرنے کے علاوہ طلبائ کے لیے لیبر کالونی میں حکومت کے تعاون سے ایک ہائی سکول بھی تعمیر کیا ہے۔

حاجی رحمت شاہ نے اپنے وارڈ میں اب تک جن منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے ان میں شریف آباد میں زچہ بچہ سنٹر، خواتین کے لیے دست کاری سنٹر، پورے وارڈ میں سٹریٹ لائٹس کا انتظام کرنے کے علاوہ روڑیا جدید روڑیا قدیم، تمبو لک اور شریف آباد میں سڑکوں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ جان آباد اور دوسرے محلوں کی فرش بندی اور نالیوں کی تعمیر جیسے بے شمار بڑے بڑے منصوبے شامل ہیں۔

عوام کو صاف ستھرا پانی بہم پہنچانے کے لیے بلدیہ نے آپ کے وارڈ میں جان آباد، نیشنہ روڈ کے مقام پر ایک لاکھ گیلن والی ایک ٹنکی کی تعمیر کے علاوہ دو ٹیوب ویل لگانے کے ساتھ جان آباد اور روڑیا جدید کے تمام محلوں میں واٹر سپلائی کی پائپ لائن بچھائی ہے۔ اس منصوبے پر تقریباً تیس لاکھ روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ بلدیہ کی مسلسل جدوجہد کی بدولت ۱۹۸۴ء میں حکومت نے مستی کوروٹہ کو بجلی فراہم کی۔ اپنی بے لوث اور مثالی خدمات کی وجہ سے حاجی رحمت شاہ آئندہ بلدیاتی انتخابات میں بھرپور حصہ لینے کا مصمم ارادہ رکھتے ہیں۔



محترمہ جمیلہ بیگم
خاتون کونسلر

محترمہ جمیلہ بیگم مردان کی جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ محترمہ رفاہِ عامہ کے امور کے ساتھ ساتھ خواتین کی فلاح و بہبود میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔ آپ کو حال ہی میں بلدیہ مردان کا بلا مقابلہ ممبر منتخب کیا گیا ہے۔

خاتون کونسلر کی حیثیت سے بیگم صاحبہ خواتین کی مشکلات حل کرنے میں پورے خلوص سے کام لے رہی ہیں۔ آپ بلدیہ کی قائم کردہ خواتین دستکاری سنٹروں کی طرف خصوصی توجہ دے رہی ہیں۔ آپ کی یہ کوشش ہے کہ خواتین زیادہ سے زیادہ تعداد میں ان سنٹروں میں سلائی، کٹائی، بُنائی اور کشیدہ کاری کی تربیت حاصل کر سکیں تاکہ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد وہ اپنے گھروں میں بیٹھ کر باعزت طور پر اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے اخراجات برداشت کرنے کے قابل ہوں۔ آپ نے خواتین دستکاری سنٹروں کی حالت بہتر بنانے کے لیے بلدیہ کو مفید مشورے دیئے ہیں۔ آپ بہت جلد ان سنٹروں میں زیرِ تربیت خواتین کے درمیان ایک مقابلہ منعقد کرائیں گی۔ اور اب تک ان سنٹروں میں جو کارکردگی ہوئی ہے ان کے بارے میں نمائش کا اہتمام کر رہی ہیں۔ اِن مقابلوں میں اول، دوم اور سوم آنے والی خواتین اور بہتر کارکردگی دکھانے والی لیڈی انسٹرکٹروں کو بلدیہ کی طرف سے نقد انعامات کے علاوہ تعریفی سرٹیفکیٹ بھی دیئے جائیں گے۔

مسز جمیلہ نے مختصر عرصہ میں اپنی بہتر کارکردگی سے یہ ثابت کر دکھایا کہ وہ خواتین کی صحیح نمائندگی کرنے کی پوری طرح اہل ہیں۔



گل سرن لعل کپور
اقلیتی کونسلر

جناب گل سرن لعل کپور اقلیتی بھائیوں کے منتخب کونسلر ہیں۔ آپ مردان میں ایک زمیندار شخصیت سیٹھ مرلی مل کے گھر پیدا ہوئے۔ سال ۱۹۸۳ء میں دوسرے بلدیاتی انتخابات میں آپ کو اقلیتی بھائیوں نے براہ راست انتخاب کے ذریعے اقلیتوں کے لیے مخصوص نشست پر بھاری اکثریت سے کامیاب کرایا۔

آپ نے میٹرک تک تعلیم حاصل کی ہے۔ تعلیم سے فراغت کے بعد اپنا آبائی پیشہ زمینداری شروع کی۔

آپ کی کوششوں سے بلدیہ نے اقلیتوں کے قبرستان کے لیے اراضی خریدنے کے علاوہ اس کے اردگرد چار دیواری کی تعمیر پر تقریباً ڈھائی لاکھ روپے خرچ کیے ہیں۔

آپ اقلیتی بھائیوں کے مسائل حل کرانے میں بڑی دلچسپی لے رہے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آپ بلدیاتی انتخابات میں دوبارہ حصہ لینے کا عزم رکھتے ہیں۔

مردان
تاریخ کے آئینے میں ----؟

صوبہ سرحد کے صدر مقام پشاور سے چالیس میل دور شمال مشرق میں واقع مردان شہر ماضی کی عظمتوں کا آئین ہے۔ مردان کا شہر اپنے دامن میں ماضی کی اتنی داستانیں پنہاں کئے ہوئے ہے جتنی کسی قدیم علاقے کی ہو سکتی ہیں۔ گو مردان کا شہر اتنا پُرانا نہیں ہے لیکن مردان سے آٹھ میل دور شہباز گڑھی تخت بھائی اور جمال گڑھی میں قدیم دور کے آثار موجود ہیں۔

مردان کی اہمیت اس امر سے بھی واضح ہوتی ہے کہ یہ تینوں مقامات مردان سے مختلف اطراف میں ۸ میل کے فاصلے پر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے سے بھی آٹھ آٹھ میل کے فاصلے پر واقع ہیں۔ یہاں کے آثارِ قدیمہ مردان کی تاریخی عظمت کا تعین کرتے ہیں۔

وادیٔ مردان میں بدھ مت کے کھنڈرات سبکتگین، محمود غزنوی، نادر شاہ، احمد شاہ ابدالی، مغلوں، درانیوں، سکھوں اور انگریزوں کی فتوحات اس بات کی آئینہ دار ہیں کہ یہ علاقہ مختلف ادوار میں مختلف تہذیبوں کا مسکن رہا ہے۔

تاریخ سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ ۳۲۶ قبل مسیح میں یونانی شہنشاہ سکندر اعظم کی فوجیں دو راستوں سے وادیٔ گندھارا میں داخل ہوتی تھیں۔ ایک لشکر جو درہ خیبر کے راستے پشاور آیا تھا کی قیادت سکندرِ اعظم کے فوج کے جرنیل نے کی تھی جبکہ دوسرے حصۂ لشکر نے خود سکندر اعظم کی قیادت میں کنڑ کے راستے اقدام جاری رکھے۔ یہ راستہ درہ خیبر سے دور بجائے خود قدیم و مشہور ترین راستہ شمار ہوتا ہے اور زمانہ قدیم میں آمدورفت زیادہ تر اِسی راستہ سے ہوا کرتی تھی۔ وادیٔ کنڑ (افغانستان) سے نکل کر سکندر اعظم علاقہ باجوڑ (باجوڑ

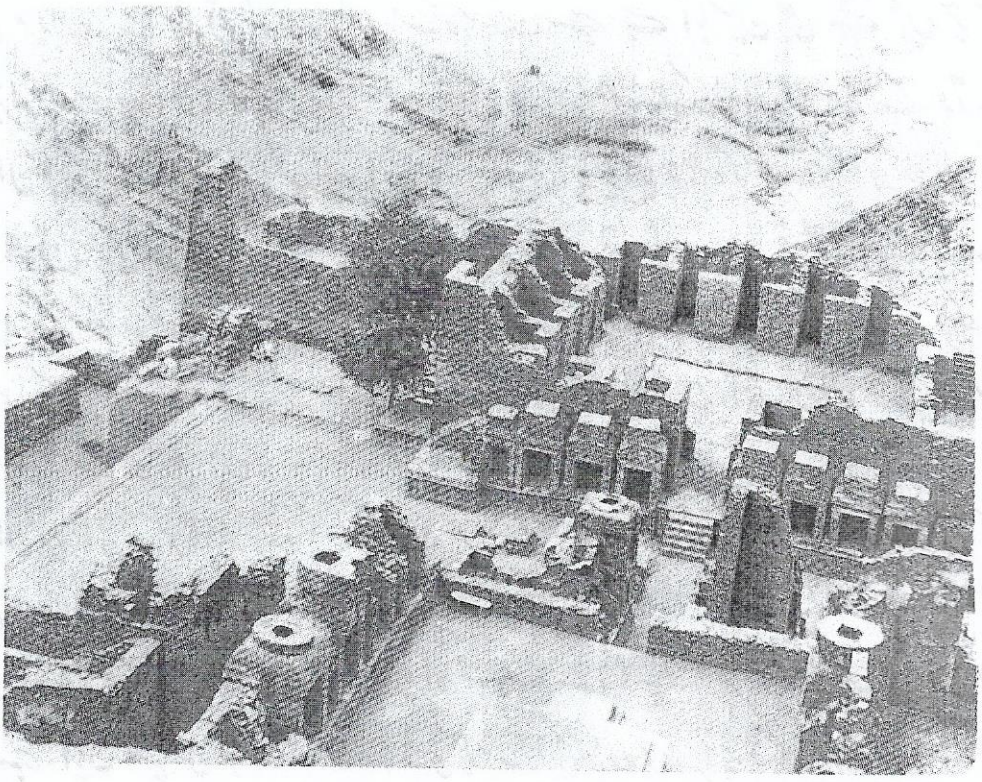
ایجنسی پاکستان) میں داخل ہوا۔ یہاں کے باشندے جو تاریخ میں اسپاسین (ASPASIAN) یا یوسف زئی کے نام سے مشہور ہیں مقابلے کے لیے موجود تھے اور اریگائین (ARIGAON) کے مقام پر شدّت کی جنگ لڑی گئی۔ (اریگائن کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ناواگئی باجوڑ کے قریب کوئی آبادی تھی) مؤرخین کے قول کے مطابق سکندر کو سرزمین پاکستان میں یہ پہلی جنگ عظیم لڑنا پڑی تھی مردان پہنچنے سے پہلے سکندر کو جگہ مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا اور ایک جنگ کے دوران سکندر خود اس میں شدید زخمی ہوا تھا۔

سکندر اعظم نے مردان کے علاقہ میں اٹک سے بیس میل کے فاصلے پر شمال مشرق میں "ہنڈ" نام کا ایک شہر بنایا جو برسوں وادیٔ گندھارا کا دارالحکومت رہا۔ واضح رہے کہ ہنڈ تحصیل صوابی ضلع مردان میں واقع ہے۔

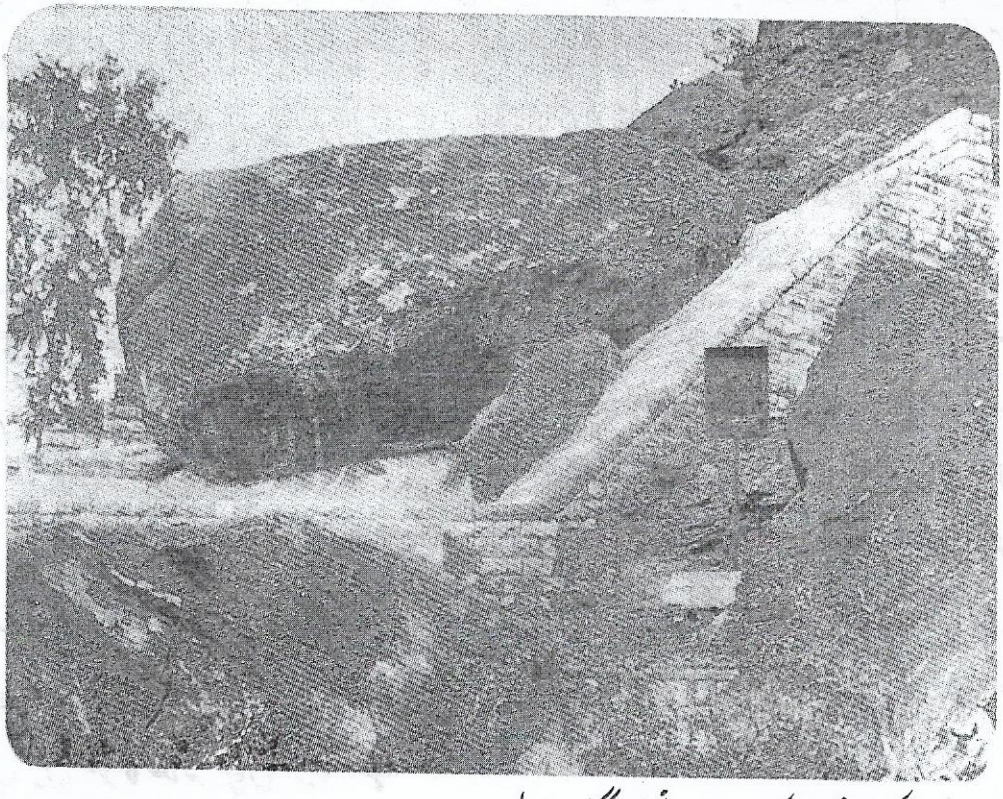
تیسری صدی قبل مسیح میں مہاراجہ اشوک نے یہاں بدھ مت کی ترویج کی۔ آج بھی بدھ مت کی نشانیاں تخت بھائی، جمال گڑھی، شہباز گڑھی اور تحصیل صوابی کے اکثر علاقوں میں موجود ہیں۔

مردان کی وجہ تسمیہ کے بارے میں بعض افراد کا خیال ہے کہ یہ قبیلہ منڈر کے جدِّ اعلیٰ مندیا اس کے لڑکے منڈر کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ لیکن یہ خیال بدیں وجہ درست معلوم نہیں ہوتا کہ یوسف زئیوں نے افغانستان سے نکل آنے کے بعد کسی جگہ اس نام سے کوئی مقام آباد نہ کیا تھا۔ پھر جب اس وقت تک مندے اور منڈر کے تلفظ نہ بولے تو اس موضع کے نام کا تلفظ کیوں کر بگڑ سکتا تھا۔

مردان کے نام کے متعلق یہ واقعہ بہت ہی اہمیت کا حامل ہے کہ مہاتما گوتم بدھ نے اپنے ایک چیلے کو اپنی آنکھیں نکال کر دی تھیں اور یہ "آمردان" یعنی نہ مرنے والا واقعہ کے نام سے مشہور ہے۔ "آمردان" کا لفظ بعد میں مختصر ہو کر "مردان" رہ گیا۔ یہ واقعہ مردان شہر ہی میں واقع ہوا تھا۔ یہ مقام حضرت سیّد جلال بخاری باباؒ کے مزار مبارک کے قریب قبرستان میں بیان کیا جاتا ہے۔ یہ قبرستان گورنمنٹ ہائی اسکول نمبرا مردان کے متصل واقع ہے۔ جبکہ مردان کے بزرگوں کا کہنا ہے کہ اوائل میں اس علاقہ کو ممتاز پرہیز گار شخصیت "مردان شاہؒ" کے نام سے موسوم کیا گیا حتیٰ کہ یہ سارا علاقہ مردان ہی کے نام سے پکارا جانے لگا۔



کھنڈرات / آثار قدیمہ تخت بھائی مردان



اشوک کا نصب کردہ پتھر، شہباز گڑھ مردان

ضلع مردان کے مشرق کی طرف دریائے سندھ ہے جسے آباسین بھی کہتے ہیں جو ضلع مردان کو ہزارہ سے جدا کرتا ہے۔ مغرب اور شمال مشرق میں مالاکنڈ اور امبیلا کے درّے ہیں جو مردان اور پشاور کے بلند میدان اور سوات، بونیر، دیر، باجوڑ، کوہستان اور چترال کے کوہستانی علاقوں کے درمیان دروازوں کا کام دیتے ہیں تاہم یہ علاقے بھی ایک دوسرے سے درّوں کے ذریعے مربوط ہیں۔ مثلاً سوات اور بونیر کے درمیان کڑاکڑ درّہ، چکدرہ اور ضلع دیر کے بالائی علاقوں کے درمیان کا مرانے پہاڑ اور دیر اور چترال کے درمیان مشہور لواری ٹاپ واقع ہیں۔

مردان، یونانی مؤرخ ہیرو ڈوٹس کے قدیم "پشکلاوتی" کا ایک حصہ ہے جبکہ ہندوؤں کی قدیم کتب میں مردان وادیٔ گندھارا کا جزو قرار دیا گیا ہے۔

ہیرو ڈوٹس جو سکندر اعظم کی فوج کے ہمراہ آیا تھا، نے اپنے سفر نامے میں صرف دو قبیلوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک اسپاسی (ASPACI) یعنی یوسف زئی اور دوسرا اپروٹائی (APROTAI) یعنی موجودہ آفریدی، چونکہ سکندر کی فوج کی گزر گاہ میں یہی دو قبیلے تھے باقی قبائل اس راستے سے ہیٹ کر آباد تھے اس لیے ممکن ہے کہ ہیرو ڈوٹس کو باقی قبیلوں کے بارے میں علم نہ ہو سکا ہو۔

یوسف زئی اور آفریدی قبائل کے متعلق ہیرو ڈوٹس لکھتا ہے کہ "یہ لوگ انتہائی جنگ جو مضبوط اور توانا ہیں اور وہ جنگ میں بہت وزنی بھالے استعمال کرتے ہیں"۔

وثوق سے نہیں کہا جا سکتا کہ مسلمان ابتداء میں کب اس طرف آئے اور گندھارا یا علاقہ یوسف زئی پر کس نے اولین حملہ کیا تھا۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں اولیت کا فخر سلطان سبکتگین کو حاصل ہوا لیکن تاریخ کی ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عثمان غنیؓ خلیفہ سوم کے عہد خلافت میں حضرت عبداللہ بن احمر بن قریز اموی کی قیادت میں لشکر اسلام نے سرزمین افغانستان پر قدم رکھا تھا۔ پھر حضرت امیر معاویہؓ بن ابوسفیان کے عہد میں ابن سمرہؓ اور بعد میں گورنر عراق حضرت ابن زیادؓ کی قیادت میں مسلمانوں نے مزید اقدامات کرتے ہوئے زابل اور رخج تک جا یورش کی۔ رخج کو قندھار اور غزنی کے درمیان علاقہ اور زابل کو افغانستان میں دریائے ہلمند کے گرد و نواح کا علاقہ خیال کیا جاتا ہے اگرچہ بابر سے غزنی کے جنوب میں مکر کا علاقہ خیال کرتا ہے۔

اس دور میں عربوں نے سجستان سے نکل کر دو حکمرانوں کے خلاف اقدام کیا تھا۔ ایک رتبیل

یا زنبیل اور دوسرا کابل شاہ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ابن سمرہؓ نے ۶۶۳ء (۴۳ھ) میں کابل کو باج گزار بنا لیا تھا لیکن بعد میں جب ایک لشکر نے ابن زیادؓ کی ہدایت سے اس طرف کا رُخ کیا تو اسے پتہ چلا کہ رتبیل اور کابل شاہ دونوں بغاوت کرتے ہوئے دوبارہ بست تک علاقہ کو اپنے زیر اقتدار لا چکے تھے۔ مسلمان خاموش نہ رہ سکے انہوں نے رتبیل اور کابل کو للکارا تو دونوں نے شکست کے خوف سے معاہدہ کر لیا اور شرائط صلح تسلیم کر لیں۔ اس کے بعد ۶۶۴ء (۴۴ھ) میں ابو مہلبؓ بن ابو صفرہ نے یلغار شروع کی تو بڑھتے بڑھتے "بنہ" اور "الاہوار" تک کے علاقہ کو روند ڈالا۔ یہ دونوں مقامات گندھارا میں بیان کئے جاتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گندھارا پر اولین اسلامی لشکر سلطان سبکتگین کے ظہور سے قبل عہد حضرت امیر معاویہؓ میں ابو مہلبؓ کی زیر قیادت پہنچ چکا تھا۔

"بنہ" اور "الاہوار" کے متعلق عرب مؤرخین کی تحریروں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ کابل اور ملتان کے درمیان شاہراہ پر مشہور مقامات کی حیثیت سے آباد تھے۔ اب یہ دونوں نام زیر بحث آئے تو دور جدید کے بعض مؤرخین نے "بنہ" سے صوبہ سرحد کا مشہور شہر بنوں مراد لیا اور الاہوار کو ضلع مردان کے موضع لاہور (تحصیل صوابی) کے مترادف کیا جانے لگا۔

افغان یا پٹھان من حیث القوم مسلمان ہیں اور یہ اس بات سے عیاں ہے کہ جب دنیا کے بت کدے میں اسلام کی روشنی پھیلی اور اسلام کی شعاعیں دور دور تک پہنچ گئیں تو ہجرت نبویؐ کے بعد افغانوں (پٹھانوں) کو پہلی بار حضرت خالد بن ولیدؓ کے ذریعہ ظہور اسلام کی اطلاع ملی تو افغانوں نے اپنے ایک ملک قیس کی قیادت میں صورتحال معلوم کرنے کے لیے ایک وفد روانہ کیا جس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر صداقت اسلام کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ قیس جب دوبارہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کی خدمات اور تدبر کو دیکھتے ہوئے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بطان کا لقب عطا فرمایا۔ (بطان کے معنی کشتی کے مسطول کے ہیں جو بعد میں بگڑ کر پٹھان بن گیا۔)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ قیس جب دربار نبویؐ میں حاضر ہوئے تو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عبدالرشید کے نام سے پکارا اور پھر بعد میں وہ حضرت قیس عبدالرشیدؓ کے نام سے پکارے جانے لگے۔

یہ امر بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ افغان مؤرخین حضرت خالد بن ولیدؓ کو اپنا تعلقدار بیان کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں ایک فریق کا بیان ہے کہ والد کی طرف سے وہ قریش تھے لیکن ان کی والدہ کا سلسلۂ نصب قیس عبدالرشید کے خاندان سے جا ملتا تھا۔ دوسرا فریق حضرت خالد بن ولیدؓ کو خالص بنی اسرائیلی ظاہر کرتے ہوئے ان کے اور قیس کے سلسلۂ نصب میں کسی فرق کو تسلیم نہیں کرتا اس فریق کے خیال میں اس خاندان یا جماعت کے بعض افراد بصرہ کے علاقے میں جا آباد ہوئے تھے انہی کی اولاد سے حضرت خالدؓ کا خاندان بھی تھا۔ یہ لوگ بعد میں چل کر عرب پہنچے وہیں سکونت اختیار کر لی اور گھل مل گئے۔

حقیقت کچھ ہی ہو اس پر سب متفق ہیں کہ افغانوں کو دعوتِ اسلام حضرت بن ولیدؓ کے توسط سے ملی تھی اور اسی وجہ سے افغان حضرت خالد بن ولیدؓ کو اپنا روحانی مورث اعلیٰ خیال کرتے ہوئے خالد بابا کے نام سے پکارتے اور خود کو ان کی اولاد ظاہر کرتے ہیں۔ بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے اپنی لڑکی کا نکاح حضرت قیس عبدالرشیدؓ سے کیا تھا اس وجہ سے بھی افغان اپنے آپ کو حضرت خالد بن ولیدؓ کی اولاد ظاہر کرتے ہیں۔

جب حضرت قیس عبدالرشیدؓ دربارِ رسالتؐ سے واپس لوٹ آئے اور اپنی قوم افغانوں کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام پہنچایا تو پوری افغان قوم نے بیک آواز حضرت قیس عبدالرشید کی آواز پہ لبیک کہتے ہوئے اسلام قبول کیا اور مسلمان ہو گئے یہ شرف صرف افغانوں کو حاصل ہے کہ انہوں نے بیک وقت من حیث القوم اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل کیا۔

آج کا مردان بھی جنگ جُو اور غیور پٹھانوں کے یوسف زئی قبیلہ کا ہیڈ کوارٹر ہے اور یہاں بولی جانے والی پشتو زبان کو پورے صوبہ سرحد میں معیاری زبان تسلیم کیا جاتا ہے مردان میں یوسف زیئوں کے علاوہ آفریدی، مہمند، خٹک، منڈر اور اتمان قبیلے آباد ہیں۔

مردان کا علاقہ وقتاً فوقتاً بیرونی حملہ آوروں کے ہاتھوں تخت و تاراج ہوتا رہا محمود غزنوی سے احمد شاہ ابدالی تک تمام مسلمان سلاطین ہندوستان پہ لشکر کشی کے دوران اس علاقے سے گزرے ہیں۔

مشہور مؤرخ فرشتہ نے ایک تقابلی جائزہ پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کس طرح پٹھان

لاہور (پنجاب) کے حکمران سے اپنے لیے دریائے سندھ کے قریب وسیع و عریض میدانی علاقہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

دسویں صدی عیسوی میں وادیٔ پشاور اور مردان پہلی بار بیرونی حملہ آور سبکتگین کے قبضے میں آیا۔ جنہوں نے ہندو راجہ جے پال کو شکست دی۔ سبکتگین کے بعد محمود غزنوی نے اس علاقے پر حکومت کی پندرھویں عیسوی میں غوری پٹھانوں نے غزنویوں کو شکست دی اور غزنوی حکومت ختم ہوئی۔ اس کے بعد یہ علاقہ مغل حکمرانوں بابر، ہمایوں، اکبر، جہانگیر اور شاہ جہان کے قبضے میں آیا۔

اورنگ زیب کے دورِ حکومت میں پٹھانوں نے بغاوت کی اور چھچھ کا علاقہ اورنگ زیب کے تسلط سے آزاد کرانے میں کامیاب ہو گئے۔ یوسف زئی پٹھانوں کے پے در پے مزاحمت کی وجہ سے اورنگ زیب عالمگیر ایک سمجھوتے پر راضی ہوا اور اس نے پٹھانوں کی آزاد اور خود مختار حیثیت کو تسلیم کیا۔

۱۷۳۸ء میں مغلوں کی شکست کے بعد یہ علاقہ مغلوں نے نادر شاہ کے حوالے کیا۔ نادر شاہ کے بعد یہ علاقہ اُن کے بیٹے کے قبضے میں رہا۔

مسلمانوں کے بعد یہاں سکھ آ گئے۔ یوسف زئی پٹھانوں نے سکھوں سے جنگیں لڑیں لیکن ۱۸۲۱ء میں نوشہرہ کے علاقے کے دو سرداروں کی غداری کی وجہ سے سکھ اس علاقہ پر قابض ہو گئے اور ۱۸۴۶ء تک ان کا یہ قبضہ جاری رہا۔ نوشہرہ کے مقام پر سکھوں کے ساتھ جنگ میں یوسف زئیوں کا بہت زیادہ نقصان ہوا اور ان کے بیس ہزار افراد مارے گئے۔

سکھوں کے دورِ حکومت میں مردان کے علاقے میں خوب تباہی مچائی گئی۔ انگریزی دورِ حکومت تک یہ علاقہ امن و سکون کے نام سے ناآشنا رہا۔ برطانوی حکومت کو ہر وقت یہاں کے غیور و جسور پٹھانوں کی جانب سے مزاحمت کا خدشہ رہا۔ مردان انگریزوں کے لیے ایک دفاعی مرکز کی حیثیت رکھتا تھا۔ اس لیے کسی متوقع تصادم کو روکنے اور امن و امان کی صورتحال کو بگڑنے سے بچانے کے لیے یہاں ایک فوجی چھاؤنی قائم کی گئی لیکن انگریزوں کو قدم قدم پہ حریت پسند پٹھانوں کی جانب سے مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔

مردان چھاؤنی کی تاریخ ایک طویل عرصہ سے مربوط ہے۔ ۱۸۵۰ء میں سب سے پہلے یہاں گائیڈوں نے ڈیرہ جمایا اور بعد ازاں یہ فوجی دستے بغدادہ اور گوجر گڑھی تک پھیل گئے۔ دسمبر ۱۸۵۳ء میں مردان قلعے کی تعمیر شروع ہوئی تھی جس میں بارہ سو مقامی مزدوروں نے حصہ لیا اور قلیل

عرصہ میں قلعہ تعمیر ہوا تھا یہ قلعہ کمبائنڈ ملٹری ہسپتال (CMH) کے قریب تعمیر کیا گیا تھا۔ یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ پاکستانی افواج کے ہراول دستے پنجاب رجمنٹ کا ہیڈ کوارٹر بھی مردان ہی میں ہے۔ پنجاب رجمنٹ سنٹر کے سپوتوں نے ملک و قوم کے دفاع کی خاطر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر کے ابدی کامیابی حاصل کی۔ واضح رہے کہ سب سے بڑا فوجی اعزاز نشانِ حیدر بھی پنجاب رجمنٹ سنٹر کے چار جیالوں میجر طفیل محمد شہید، میجر عزیز بھٹی شہید، کیپٹن سرور شہید اور لانس نائیک سوار خان شہید کو دیا گیا۔ ہماری قوم کو بجا طور پر ان شہیدوں کی قربانی پر فخر حاصل ہے۔

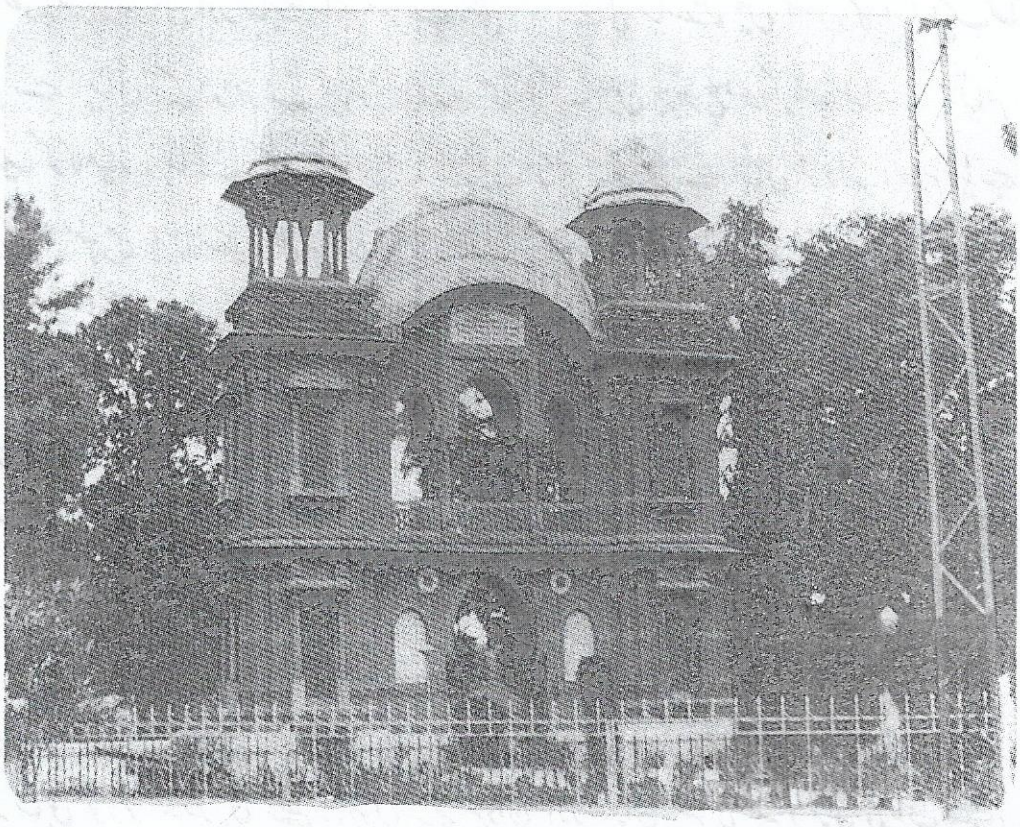
کنٹونمنٹ بورڈ کے سامنے محراب کی شکل میں ایک چھوٹی سی عمارت "یادگار" کے نام سے موسوم ہے جو دورِ غلامی کی یاد دلاتی ہے۔ جو ۳ دسمبر ۱۸۷۹ء کے دن کابل (افغانستان) میں برطانوی ریذیڈنسی کی عمارت کے دفاع میں جاں بحق ہونے والے سپاہیوں کی یاد میں تعمیر کی گئی ہے۔ انگریزی فوج جس کی قیادت میجر سر لوئیس لیوگناری کر رہا تھا اور اس میں سکھوں، ہندوؤں کے علاوہ مسلمان بھی شامل تھے کابل ریذیڈنسی پر افغان حریت پسندوں کی یلغار میں کام آئے تھے۔ ان سپاہیوں کے نام اس یادگار میں سنگ مرمر کی تختی پر کندہ ہیں۔

یوسف زئی پٹھانوں کو جنگ جوئی ورثہ میں ملی ہے اور تاریخی اعتبار سے بھی یہی قبیلہ ہمیشہ دوسرے تمام پختون قبائل سے بڑھ کر بیرونی حملہ آوروں کے خلاف برسرِ پیکار رہا ہے چونکہ ان لوگوں کا علاقہ میدانی اور زرخیز تھا اور زمانہ قدیم سے بیرونی حملہ آوروں کے راستے میں تھا۔ اس لیے یوسف زئی ہمیشہ بیرونی حملہ آوروں کا نشانہ بنے اور جنگ و جدل میں الجھتے رہے۔

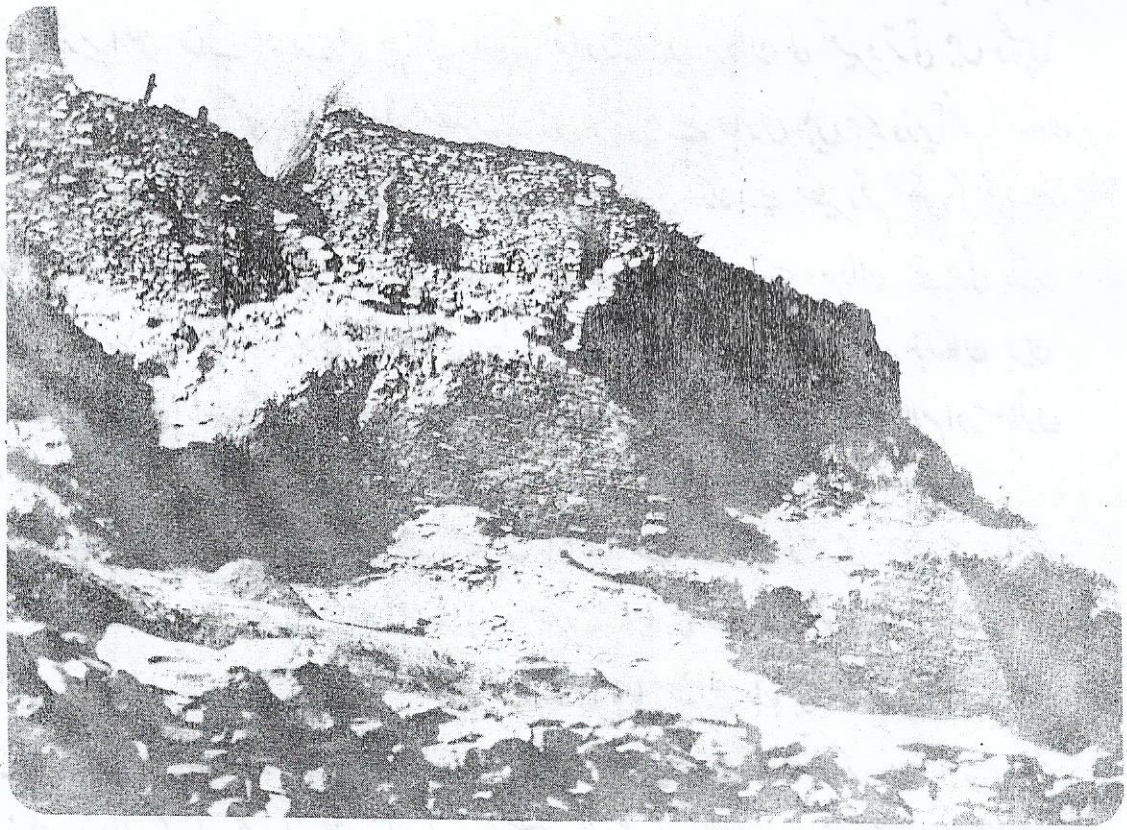
قیام پاکستان سے قبل مردان کو پشاور کی ایک تحصیل کا درجہ حاصل تھا۔ ۱۹۳۷ء میں اسے ضلع کی حیثیت دیدی گئی۔ سکندر مرزا مردان کے پہلے ڈپٹی کمشنر مقرر ہوئے جو بعد ازاں پاکستان کے صدر بنے۔

ضلع مردان صوابی اور مردان دو تحصیلوں پر مشتمل ہے۔ قیام پاکستان کے بعد گدون کا علاقہ بھی اس ضلع میں شامل کر دیا گیا۔

۱۹۸۱ء کے مردم شماری کے مطابق ضلع مردان کی آبادی تقریباً ۱۳ لاکھ ہے۔ مردان میں ایک ڈسٹرکٹ کونسل، ایک ایے کلاس میونسپل کمیٹی (مردان) دو میونسپل اور تین ٹاؤن کمیٹیوں کے علاوہ ۷۶ یونین کونسلیں موجود ہیں۔ یہ بلدیاتی ادارے عوام کی فلاح و بہبود اور مردان کی تعمیر و ترقی کے لیے بھرپور کوششیں کر رہی ہیں۔



"یادگار" چھاؤنی مردان



شہر بہلول کے کھنڈرات

مردان صوبہ سرحد کا دل اور نہایت اہم شہر ہے۔ ملکی و صوبے کی سیاست میں اس کا اپنا ایک ممتاز اور منفرد مقام ہے۔ یہاں کے عوام نے ہر قومی اور مذہبی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ قیام پاکستان کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لیے مردان کے غیور عوام نے جو بے مثال کردار انجام دیا ہے۔ وہ ہماری تاریخ کا سنہری باب ہے۔ صوبہ سرحد میں حصول پاکستان کے لیے سول نافرمانی تحریک کا آغاز بھی مردان کچہری باغ سے ہوا تھا۔ صوبہ سرحد میں ریفرنڈم کے موقع پر بھی مردان کے عوام نے پاکستان حق میں ناقابل فراموش جذبے کا اظہار کیا۔ ۱۹۴۷ء میں یہاں کے ہزاروں لوگ میدان میں نکل آئے اور گرفتاریاں پیش کیں اور اسوقت تک گرفتاریوں اور قید و بند کا سلسلہ جاری رکھا جب تک قیام پاکستان کا اعلان نہیں ہوا۔ لیکن بدقسمتی سے قیام پاکستان کے بعد صدر ضیاء الحق کے اقتدار سنبھالنے تک ارباب اقتدار نے اس اہم شہر کی تعمیر و ترقی کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ اگرچہ سربراہان مملکت کئی بار مردان کے دوروں پر تشریف لائے ہیں لیکن کسی نے بھی مردان کو درخور اعتنا نہ سمجھا۔ بدیں وجہ مردان بے شمار مسائل و مشکلات سے دوچار رہا۔ یہ صرف صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق اور سابق گورنر سرحد ہی تھے۔ جنہوں نے مردان اور مردان شہر کی تعمیر و ترقی کی طرف خصوصی توجہ دی۔ جس کی بدولت مردان دن دگنی اور رات چوگنی کی ترقی کی راہ پر گامزن ہوا۔ موجودہ صوبائی حکومت بھی وزیر اعلیٰ جناب ارباب محمد جہانگیر خان کی قیادت میں مردان کی تعمیر و ترقی میں دلچسپی لے رہی ہے اور اس وقت کئی اہم تعمیراتی منصوبے زور و شور سے جاری ہیں جبکہ وزیر اعظم پاکستان محمد خان جونیجو کے پانچ نکاتی پروگرام میں بھی مردان کی تعمیر و ترقی کے لیے خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔

مردان کو سیاسی، مذہبی اور علمی ہر اعتبار سے نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ مردان نے چوٹی کے سرکردہ سیاسی لیڈر، ممتاز علمائے دین اور مشائخ پیدا کئے ہیں۔ یہاں برگزیدہ اور مشہور بزرگان دین اور اولیائے اللہ کے مزارات بھی ہیں۔ ان بزرگان دین نے اپنے اپنے وقت میں اسلام اور مسلمانوں کی نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ ان بزرگان دین میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔

حضرت سید جلال بابا بخاری رحمتہ اللہ علیہ، حضرت بابا صاحب شاہ جی ڈھیری۔ حضرت ضامن شاہ بابا، حضرت ڈانگ بابا، حضرت شاہ ڈھنڈ بابا، حضرت باباجی صاحب تور ڈھیر، حضرت لالہ جی صاحب، حضرت بادشاہ صاحب بام خیل، حضرت نظر بوستان بابا۔ حضرت باباجی صاحب محب بانڈہ حضرت حکیم احمد نور صاحب پار ہوتی اللہ تعالیٰ ان بزرگان دین کی قبروں کو منور کرے (آمین)

سرزمین مردان کو تاریخ ساز شخصیتوں کی قدمبوسی کا شرف حاصل ہے جن میں حاجی الحرمین

حضرت ترنگزو باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ احمد سعید بریلوی، حضرت شاہ اسمٰعیل شہید، شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی، مفتیِ اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع، خطیب پاکستان مولانا احتشام الحق تھانوی شیخ المشائخ خادم الحرمین حضرت عبدالغفور مدنی، شیخ المشائخ حضرت محمد عبدالمالک صدیقی نقشبندی، بابائے ملت قائدِ اعظم محمد علی جناح، عظیم چینی رہنما چو۔ این۔ لائی، سابق صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان، مسٹر ذوالفقار علی بھٹو، برطانیہ کی ملکہ الزبتھ اور وزیر اعظم پاکستان محمد خان جونیجو جیسی ہستیاں شامل ہیں۔

بابائے قوم حضرت قائدِ اعظم محمد علی جناح ۲۵ نومبر ۱۹۴۵ء کو مردان تشریف لائے تھے اور یہاں ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کیا تھا۔ صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے بھی مردان کے دوروں میں بارہا مردان کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ مردان اپنی اہمیت کی وجہ سے بجا طور پر خراج تحسین کا مستحق ہے۔

پاکستان بننے سے قبل مردان ایک زرعی علاقہ تھا اور اس کی معیشت کا تمام تر دارومدار زراعت اور روزمرہ کی معمولی تجارت پر تھا۔ لیکن اب یہ علاقہ تیزی سے صنعتی اور تجارتی علاقہ میں تبدیل ہو رہا ہے۔ یہاں چینی، تمباکو، گھی اور آٹے کی ملوں کے علاوہ مردان نوشہرہ روڈ پر سمال انڈسٹریل سٹیٹ بھی قائم کی جا چکی ہے جس میں صنعتی یونٹس تیزی سے زیر تکمیل ہیں۔ تربیلا ڈیم کا ایک بڑا حصہ بھی مردان کی حدود میں واقع ہے۔ اس کے علاوہ مردان میں انجینئرنگ یونیورسٹی قائم کرنے کی منظوری دی گئی ہے۔ اس کے لیے تربیلا ڈیم کے دائیں طرف ٹوپی کے قریب وسیع و عریض اراضی حاصل کر لی گئی ہے۔ اس کے علاوہ وزیر اعظم پاکستان محمد خان جونیجو کی حکومت نے گدون کے پسماندہ علاقہ کو ترقی دینے کے لیے گدون میں گدون آمازئی انڈسٹریل اسٹیٹ کی منظوری دی ہے اور اس کے لیے اراضی حاصل کر لی گئی ہے۔ جس کی بدولت مردان کا یہ پسماندہ علاقہ ترقی اور تعمیر کی شاہراہ پر گامزن ہو جائے گا۔

اگر اس کتابچے میں مردان کے تاریخی مقامات کا ذکر نہ کیا جائے تو یہ ناانصافی ہوگی اور مردان کے تاریخی عظمت کا یہ گوشہ عوام کی نظروں سے اوجھل رہے گا اس لیے یہاں ذیل میں مردان کے تاریخی مقامات کا مختصر طور پر ذکر کیا جا رہا ہے۔ جو عوام کے لیے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

تخت بائی

مردان سے کوئی آٹھ میل دور سطح سمندر سے ۱۸۲۳ فٹ بلند مالاکنڈ کو جاتے ہوئے سڑک کے مشرق

کی طرف واقع ہے یہ آثارِ قدیمہ وسیع رقبہ گھیرے ہوئے ہیں۔ ۱۸۷۸ء میں پہلی بار یہاں کھدائی کی گئی تھی۔ کئی کمرے، راستے اور نوادرات بھی ملے لیکن ان میں سے کوئی ایک بھی اس کے سن تعمیر کی طرف راہنمائی نہ کر سکا اور اس پر تعجب کا اظہار کیا جاتا ہے کہ اتنی خوبصورت جگہ کا جس کے کھنڈروں سے اس کی عظمت کا پتہ چلتا ہے۔ کسی قدیم چینی سیاح نے اپنی تحریر میں ذکر نہیں کیا۔ اس کی ابتدائی کھدائی اور تحقیقات کی تفصیلات پنجاب گورنمنٹ گزٹ کے ضمیمہ مورخہ ۶ اگست ۱۸۷۴ء میں شائع کر دی گئی ہیں۔ دوبارہ ۱۱۷۸ء اور پھر ۱۱-۱۹۱۰ء میں اس جگہ کی کھدائی کرائی گئی تھی۔

شہر بہلول

مردان سے کوئی سات میل دور کوئی ایک درجن ڈھیریوں پر مشتمل ہے۔ یہاں سے بہت سے سکّے ذخیرہ ملے جن سے اندازہ لگایا گیا کہ یہ جگہ پہلی صدی عیسوی میں آباد تھی۔ ۱۸۶۴ء میں اس جگہ کھدائی ہوئی تھی اور اس سے حاصل شدہ نوادرات کے پیشِ نظر ماہرین آثارِ قدیمہ نے اس کو عہد بدھ کا بہت ہی اہم مقام قرار دیا تھا۔

جمال گڑھی

سلسلہ کوہ پاجا میں مردان کے شمال کی طرف کوئی آٹھ میل دور واقع ہے۔ اس جگہ بدھ مت کی یادگاریں دکھائی دیتی تھیں۔ پہلی بار وسیع پیمانہ پر اس کی کھدائی ۱۸۷۳ء میں ہوئی اور دوبارہ ۱۸-۱۹۰۷ء میں کھدائی کرائی گئی تھی۔ اس جگہ سے بڑی تعداد میں نوادرات ملے تھے اور ایک کتبہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ جگہ ۲۷۵ء تک آباد تھی۔ چینی سیاحوں نے اس جگہ کا ذکر نہیں کیا۔ ابتدائی کھدائی کی تفصیلات گورنمنٹ پنجاب گزٹ کے ضمیمہ مورخہ ۱۱ فروری ۱۸۷۴ء میں شائع کر دی گئی تھی۔

خرکی

یہ جگہ مردان چھاؤنی سے اندازاً اٹھارہ انیس میل دور تپہ بائیزئی میں واقع ہے۔ اس جگہ بھی آثارِ قدیمہ دیکھنے میں آئے تھے اور ۱۸۷۴ء میں یہاں بھی کھدائی کی گئی تھی۔

ساول ڈھیر : چینی سیاحوں نے اس جگہ کا ذکر بھی نہیں کیا لیکن یہاں سے کثیر تعداد میں

نوادرات دستیاب ہوتے۔ اندازاً پہلی یا دوسری صدی میں اسے آباد خیال کیا جاتا ہے۔

اسوٹا

صرف اس جگہ کے کھنڈرات ایسے ہیں جن کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ بدھ سے قبل ان لوگوں کے تعمیر کردہ ہیں جو سورج کی پوجا کرتے تھے۔ اسوٹا مردان شہر سے کوئی بیس میل کے فاصلے پر تحصیل صوابی میں واقع ہے۔

لاہور یا لہور

(تحصیل صوابی ضلع مردان) یہ جگہ بہت پرانی اور بہت اہم ہے۔ قدیم کتب سے پتہ چلتا ہے کہ سنسکرت کے علم و نحو کے مصنف پانینی نے اس جگہ جنم لیا تھا۔ اس حساب سے گویا کم سے کم ۳۵۰ قبل مسیح تک تو اس کے وجود سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہاں اشوک نے ۲۵۶ ق م میں ایک پگوڈا تعمیر کرایا تھا جس کے کھنڈر اب بھی دکھائی دیتے ہیں۔ ہیونگ سانگ نے بھی اس کا ذکر کیا ہے اس جگہ کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ ہندو شاہیہ کا دار الخلافہ تھا اور اسی جگہ سلطان محمود غزنوی نے راجہ جے پال کو گرفتار کیا تھا نہ کہ پنجاب کے صدر مقام لاہور میں جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔

ہنڈ

یہ جگہ بھی تحصیل صوابی میں دریائے اٹک سے کوئی پندرہ بیس میل کے فاصلے پر ہے اسے ہندو شاہیہ کی راجدھانی بیان کیا جاتا ہے۔ ہیونگ سانگ نے اس جگہ کا ذکر اپنے سفر نامہ میں کیا ہے اور اسی جگہ سلطان محمود غزنوی نے راجہ جے پال کا محاصرہ کیا تھا۔ یہ مندرجہ بالا لاہور سے کوئی چار میل کے فاصلہ پر ہے۔ ابتدائی دور میں یہی ہندوستان کی طرف جانے کی شاہراہ تھی لیکن جب مغلوں نے دریائے اٹک کا راستہ اختیار کر لیا تو اس کی اہمیت ختم ہو گئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اسے سکندر اعظم نے آباد کیا تھا۔ بدھ کے دستیاب شدہ نوادرات پہلی صدی عیسوی کے بیان کئے جاتے ہیں۔

غارِ کشمیر

وادیٔ سدھم (ضلع مردان) کے علاقہ کوہ پاجیں یہ غار پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہے۔ عام طور پر مشہور

ہے کہ وہ کشمیر میں جا کھلتی ہے۔ اس غار میں تھوڑی دور تک روشنی رہتی ہے اس کے بعد خود روشنی کا انتظام کرنا پڑتا ہے۔ غارِ کشمیر کو ابتداً جب عہدِ انگلشیہ میں دیکھا گیا تو اس میں تین کمرے دکھائی دیتے تھے۔ ایک سے ہو کر دوسرے میں داخل ہو سکتے تھے جب کہ تیسرے میں چند سیڑھیوں کے ذریعے اترنا پڑتا تھا۔ جو گھیر پھیر کر اترتی ہیں اور ان میں ہوا لگتی تھی۔ ابتدائی دونوں کمروں کے دروازوں کے لمبائی کوئی ۳۲۲ فٹ اور ایک کی اونچائی ۲۰ فٹ تو دوسرے کی ۱۰۰ فٹ تھی۔ ایک غار کی چوڑائی ۸۴ اور دوسرے کی ۹۶ فٹ بتائی گئی ہے اور دونوں کے درمیان گلی کوئی ۱۰۰ فٹ قطر کی ہو گی۔ جس کی چھت میں تازہ ہوا کے لیے روشن دان موجود تھے۔ غار کے اندر چمگادڑوں اور کبوتروں نے ایسے مستقل ڈیرے ڈال رکھے تھے کہ ان کی گند گی نے فرش پر کئی فٹ موٹی تہہ بنائی ہوئی تھی۔ پہلے غار میں داخلہ کے ساتھ ہی ایک معبد تھا جہاں ایک لکڑی کا بڑا تابوت بھی پڑا تھا۔ اس تابوت پر ایک فقیر کو رقص کرتے اور ایک عورت کو اسے پھول پیش کرتے دکھایا گیا تھا۔ مرکزی دالان میں ایک مربع شکل کی عبادت گاہ اور اس کے ساتھ ۱۳ فٹ چوڑا ۳۰۰ فٹ لمبا اور ۱۰ فٹ گہرا پانی کا حوض بنا تھا۔

معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ کی حفاظت کا خاص اہتمام کیا گیا تھا کیوں کہ اس کے قرب میں کشمیر برج اور اس قسم کے دوسرے تحفظات دکھائی دیتے تھے اور فنِ تعمیر کے لحاظ سے اسے ماہرین آثارِ قدیمہ تخت بائی کے ہم شکل بتاتے ہیں۔ اس میں سے ایک ایسا کتبہ بھی ملا تھا جس پر تاتاریوں کے قبیلہ یوچی کے حروف تہجی کے سات مختلف حروف کندہ تھے۔ جن کا استعمال پانچویں اور چھٹی صدی عیسوی میں وہ قبیلہ کرتا تھا۔

شاہباز گڑھ

مردان سے کوئی سات آٹھ میل کے فاصلہ پر موضع شاہباز گڑھ میں اشوک کے کتبوں میں ایک اہم تاریخی کتبہ اس وقت تک موجود ہے۔ قدیم تحریروں میں اس جگہ کا نام ورشا پورہ (VARSHA PURA) یا پولوشا (POLUSHA) درج ہے اور ہیونگ سانگ نے جب ساتویں صدی عیسوی میں اس جگہ کو دیکھا تو اس وقت بھی وہ پوری طرح آباد تھا۔ دوسرے چینی سیاح سونگ یون نے بھی اس جگہ کا بالتفصیل ذکر کرتے ہوئے اسے پولوشاہ ظاہر کیا ہے۔ ان کی دی ہوئی تفصیل سے پتہ چلتا ہے کہ شاہباز گڑھ ہندوستان کو جانے والی شاہراہ پر چار مشہور شہروں میں سے ایک تھا۔

اس نے اسکی خوبصورتی ، اس کے سرسبز اور شاداب ہونے اور اس کے باشندوں کے اخلاق کی تعریف کی تھی اس کے پاس ہی چانک ڈھیری اور صوابی کی سڑک پر مزار اخوند بابا کے قریب بٹ سیری اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ یہ تعمیرات بدھ دور حکومت میں تیار کی گئی تھیں۔

شاہباز گڑھ کے مشہور کتبہ کو ابتداً مہاراجہ رنجیت سنگھ کے ایک ملازم ایم کورٹ نے ۱۸۳۲ء میں دیکھا تھا پھر ۱۸۳۸ء میں مسٹر مین نے اس کتبہ پر درج شدہ فرمان کے تیرہ احکامات کی نقل اتاری تھی۔ چودھویں حکم کو ایک چھوٹی چٹان پر کیپٹن (بعد میں سر) ہیرلڈ ڈین اسسٹنٹ کمشنر مردان نے دریافت کیا تھا۔ یہ عبارتیں خروشطی زبان میں لکھی ہوئی ہیں۔ جو چھٹی صدی کے وسط میں اس علاقہ کو فتح کرنے کے بعد ایران کے دارا خاندان نے جاری کی تھی اور جو دائیں سے بائیں یعنی اردو کی طرح پڑھی جاتی ہے۔ جاپانی ماہرین آثارِ قدیمہ نے مشہور چینی سیاح ہیونگ سانگ کی تحریر کی روشنی میں مزید آثارِ قدیمہ کی تلاش کے سلسلے میں ایک وفد پاکستان روانہ کیا جس نے شہباز گڑھ کے قریب "چنا کا ڈھیری (چانک ڈھیری) کے مقام کو تاریخی حیثیت دیتے ہوئے ۱۸ ستمبر ۱۹۵۹ء میں کھدائی کا کام شروع کیا۔ نومبر ۱۹۵۹ء کے دوران جس اولین معبد کا انکشاف ہوا ہے اس کے متعلق کہا جاتا رہا ہے کہ یہ وہی جگہ ہے جہاں مہاتما بدھ نے قحط زدہ ایک وفد کو سفید ہاتھی عطا کیا تھا اور مذکورہ ہاتھی جہاں بھی پہنچتا بارش شروع ہو جاتی تھی۔ بدھ کے پیرو سفید ہاتھی کو بڑی عزت و حرمت سے دیکھتے ہیں ۔

بلدیہ مردان کا
تاریخی پس منظر!

صوبہ سرحد میں پشاور میونسپل کارپوریشن کے بعد بلدیہ مردان صوبہ بھر میں آبادی، رقبے اور آمدنی کے لحاظ سے دوسری بڑی میونسپل کمیٹی ہے۔

۱۹۰۱ء کی مردم شماری کے مطابق مردان شہر کی آبادی ۱۳۸۴۹ تھی۔ چنانچہ ۱۹۱۰ء میں پنجاب میونسپل ایکٹ ۱۹۱۰ء کے تحت مردان میں ایریا کمیٹی کے نام سے بلدیاتی ادارے کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس دور میں اسسٹنٹ کمشنر مردان اس ایریا کمیٹی کے کنٹرولنگ اتھارٹی ہوا کرتے تھے جبکہ کمیٹی کا نظم و نسق چلانے کے لیے ایڈمنسٹریٹر نامزد کئے جاتے تھے۔ ۱۹۴۱ء میں مردم شماری کے اعتبار سے مردان شہر کی آبادی ۳۹۲۰۰ نفوس تک پہنچ گئی جس کے پیش نظر ایریا کمیٹی کو میونسپل کمیٹی (درجہ دوم) میں تبدیل کر دیا گیا۔

مردان شہر کا اہم علاقہ بکٹ گنج ۱۸۸۰ء میں تعمیر ہوا اور یہ چھوٹے چھوٹے محلوں کا مجموعہ تھا جس کے درمیان ایک سڑک کچہری سے لے کر کلپانی تک تعمیر کی گئی تھی۔

قیام پاکستان کے بعد میونسپل ایریا پارچوتی، بغدادہ، کس کورونہ اور سکندری کورونہ تک پھیل چکا تھا۔ ۱۹۵۱ء کی مردم شماری کے مطابق مردان شہر کی آبادی ۴۶۷۱۱ نفوس تھی جبکہ ۱۹۸۱ء کی حالیہ مردم شماری کے مطابق مردان کی آبادی ۱،۴۲،۶۶۱ افراد پر مشتمل ہے جس میں ۷۴۱۷۷ مرد اور ۶۸۴۸۴ خواتین شامل ہیں۔ مردان شہر کا رقبہ ۲۵۳۰ ایکڑ اور مکانات کی تعداد تقریباً ۲۴۰۰۰ ہے جبکہ جملہ ۱۵ وارڈوں میں رجسٹرڈ ووٹران کی تعداد ۷۴۱۴۴ ہے۔ ۱۹۵۲ء کے دوران میونسپل کمیٹی کے چودہ وارڈ تھے جن کے منتخب ارکان میونسپل کمیٹی کا نظم و نسق چلاتے تھے۔ ۱۴ منتخب ارکان میں سے صدر اور نائب صدر نامزد کئے جاتے تھے جب کہ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز اور سول سرجن میونسپل کمیٹی کے سرکاری ارکان نامزد ہوتے تھے۔ ۱۹۵۸ء کے انقلاب کے بعد بنیادی جمہوریت (BASIC DEMOCRACY) کے عنوان سے ایک نئے نظام کو رائج کیا گیا جس کے مطابق میونسپل کمیٹی کو چھ یونین کمیٹیوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ ہر یونین کمیٹی دس ارکان پر مشتمل تھی اور اپنے اپنے علاقہ میں رفاہِ عامہ کے امور کی ذمہ دار تھی۔ کچھ عرصہ بعد یونین کمیٹیوں کی

تعداد بڑھا کر ۸ کر دی گئی۔ یونین کمیٹیوں کے چیئرمین صاحبان بہ لحاظ عہدہ میونسپل کمیٹی کے رکن بھی تھے۔ بی ڈی کے منتخب نمائندے کو بلدیہ میں وائس چیئرمین نامزد کیا جاتا تھا جو ایک نمائشی عہدہ تھا اور تمام اختیارات سرکاری ایڈمنسٹریٹر کے ہاتھ میں ہوتے تھے۔ بنیادی جمہوریت کے نظام کے خاتمے پر بلدیاتی ادارے سرکاری مشینری کی تحویل میں چلے گئے اور یہ سلسلہ دسمبر ۱۹۷۹ء تک جاری رہا اس دوران بلدیاتی اداروں پر سرکاری افسر یا منظور نظر سیاسی افراد ایڈمنسٹریٹر نامزد کئے جاتے رہے جن تک عوام کی رسائی ایک ناممکن امر تھی۔ چنانچہ موجودہ حکومت نے جہاں دیگر کارنامے انجام دیئے وہاں پندرہ سال کے طویل عرصے بعد ملک میں پہلی بار سال ۱۹۷۹ء میں بلدیاتی اداروں کے انتخابات عمل میں آئے جس کی بدولت عوام اور حکومت کے درمیان رابطہ قائم ہونے کے علاوہ عوام کے مسائل مقامی سطح پر حل ہو رہے ہیں۔

موجودہ بلدیاتی نظام میں کسی بھی کنٹرولنگ اتھارٹی کا کوئی تصور موجود نہیں۔ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت ہر لوکل کونسل یعنی بلدیاتی ادارے کو مقامی حکومت کا درجہ حاصل ہے۔ چنانچہ نئے بلدیاتی قانون کے تحت بلدیہ کے چیئرمین اور کونسلروں کو لامحدود اختیارات حاصل ہیں۔ وہ بلدیہ کا کروڑوں روپے کا بجٹ پاس کرنے اور لاکھوں روپے کے ترقیاتی منصوبوں کی منظوری اور اس پر اخراجات کرنے میں مکمل طور پر خود مختار اور آزاد ہیں۔ ملازمین کی تقرری، ترقی اور تنزلی کے بارے میں چیئرمین کو مکمل اختیارات حاصل ہیں۔ بلدیہ کا چیئرمین اپنی کونسل کے سوا کسی کو جوابدہ نہیں ہے۔

پہلے بلدیاتی انتخابات سے قبل جولائی ۱۹۷۹ء میں میونسپل کمیٹی مردان کا درجہ سیکنڈ کلاس میونسپل کمیٹی سے بڑھا کر میونسپل کمیٹی کلاس اے قرار دی گئی۔ اس وقت صوبہ سرحد میں میونسپل کمیٹی مردان سمیت چار اے کلاس میونسپل کمیٹیاں ہیں۔ جس میں میونسپل کمیٹی مینگورہ، میونسپل کمیٹی ایبٹ آباد اور میونسپل کمیٹی ڈیرہ اسمٰعیل خان شامل ہیں۔

۱۹ دسمبر ۱۹۷۹ء کو عرصہ دراز کے بعد عوام کے منتخب ارکان نے بلدیہ مردان کا نظم و نسق سنبھالا اور اس وقت سے لے کر تادم تحریر میونسپل کمیٹی کے منتخب ارکان شب و روز عوامی فلاح و بہبود اور بلدیہ کے وسائل کو بہتر بنانے کے لیے سرگرم عمل ہیں۔

بلدیہ کی نمائندہ حیثیت بحال ہونے کے بعد گزشتہ سالوں میں جس قدر ترقیاتی منصوبے پایہ تکمیل کو پہنچے ان کی مثال بلدیہ کی پوری تاریخ میں پیش نہیں کی جا سکتی ہے اس کارکردگی کی بنا پر بلدیہ مردان کو صوبہ سرحد کے تمام بلدیاتی اداروں میں نمایاں مقام حاصل ہے لیکن یہاں پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ ۲ اگست ۱۹۸۴ء کو سابق چیئرمین کے سبکدوش ہونے کے بعد بلدیہ کا اقتدار حکومت کی طرف سے مقرر کردہ ایک نامزد فرد بلدیہ کے وائس چیئرمین کے ہاتھ آیا جو تقریباً ڈھائی سال اس عہدے پر براجمان رہا۔ اس عرصے میں عوام اور کونسلروں کے اشتراک کو یکسر

نظر انداز کر دیا گیا اور مخالف کونسلروں کے وارڈوں کے ساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک روا رکھا گیا جس کی وجہ سے بلدیہ کی تعمیر و ترقی میں رکاوٹ پیدا ہوئی۔ آخر کار کونسلروں کی مکمل جدوجہد اور سر توڑ کوششوں کی بدولت ۵ جنوری ۱۹۸۷ء کو بلدیہ کے چیئرمین کا انتخاب عمل میں لایا گیا اور اقتدار ایک بار پھر بلدیہ کے منتخب چیئرمین اور کونسلروں کے ہاتھوں میں آ گیا۔

مردان شہر، مضافات کی آبادی پر مشتمل زرعی، تجارتی اور صنعتی علاقے کا نام ہے، جن کی اکثریت زمینداروں صنعت کاروں اور تاجروں کے علاوہ غریب محنت کشوں پر مشتمل ہے۔

مردان شہر کے بیچ میں کلپانی نالہ گزر رہا ہے جس نے شہر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ اسلیے آر اور پار کے علاقوں کو ملانے کے لیے بلدیہ کی حدود میں بغداد، کس کورونہ اور پار ہوتی کے مقام پر تین بڑے پلوں کے علاوہ ۱۹۸۴ء میں بلدیہ مردان کی قیادت کی کوششوں سے سکندری کورونہ مردان اور غلے گدر ہوتی کے مقام پر دو نئے چھوٹے پل تعمیر کئے گئے ہیں جس کی بدولت سکندری کورونہ اور ہوتی کے عوام کا دیرینہ مسئلہ حل ہو گیا ہے۔

مردان شہر کی حدود میں طلبا کے لیے ۳۹ پرائمری سکول، ۲۰ مسجد سکول، ۸ ہائی، ۴ مڈل، ۲ ایلیمنٹری اور ایک ہائر سیکنڈری سکول کے علاوہ ایک گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج اور گورنمنٹ کامرس ڈگری کالج قائم ہیں جب کہ طالبات کے لیے ۳۵ پرائمری، ایک مڈل اور ۵ ہائی سکولوں کے علاوہ ایک گورنمنٹ ڈگری کالج اور ایک گورنمنٹ ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ قائم ہیں۔

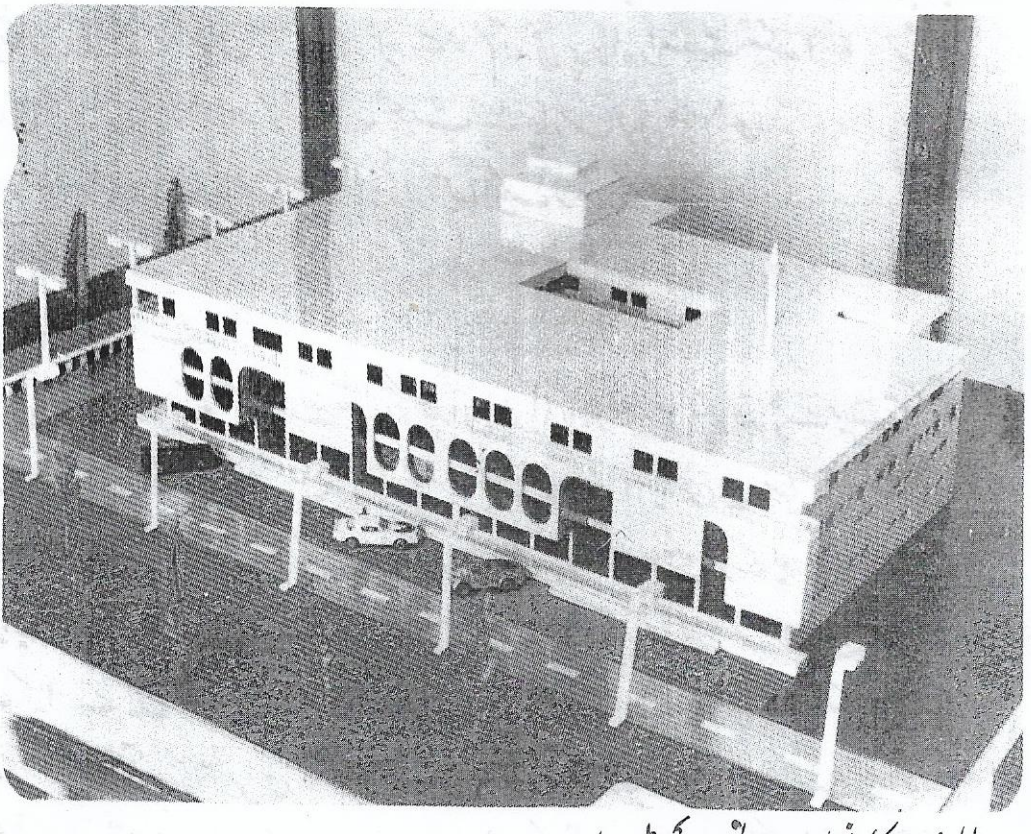
ایشیا کا سب سے بڑا چینی کا کارخانہ پریمیئر شوگر ملز، خیبر ٹوبیکو کمپنی اور ۲۲۰ کلوواٹ کا گرڈ اسٹیشن، ایک مکمل طور پر ایئر کنڈیشنڈ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال اور زنانہ ہسپتال کے علاوہ ٹی۔ بی ایسوسی ایشن جینوا، سوئٹزرلینڈ کے تعاون سے قائم ٹی۔ بی ہسپتال بھی بلدیہ کی حدود میں واقع ہیں۔

تمام سرکاری محکموں کے ضلعی دفاتر بھی بلدیہ کی حدود میں واقع ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ عوام کی تفریح طبع کے لیے ۵ سینما گھر اور بلدیہ کی تعمیر کردہ تین پبلک پارک بھی موجود ہیں۔

بس سٹینڈ، یونس سٹیڈیم، بلدیہ کے نئے دفاتر، ایک کروڑ بیس لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر کردہ ایک عظیم الشان ٹاؤن ہال اور پبلک لائبریری، واٹر سپلائی کی پانچ سکیموں کے علاوہ طلبا و طالبات کے لیے ۶۳ پرائمری، ۶ ہائی سکول اور ۹ مڈل سکولوں کی تعمیر، بلدیہ کی منتخب قیادت کے اہم کارنامے ہیں۔ یہ تمام ترقیاتی منصوبے عوام کے منتخب کونسلروں اور چیئرمین کی ان کوششوں کا مظہر ہیں جو انہوں نے اپنے دور میں عوام کی فلاح و بہبود اور مردان شہر کی ترقی کے لیے بروئے کار لائے ہیں۔

بلدیہ مردان کی موجودہ منتخب قیادت کے دور میں جن ترقیاتی منصوبوں کو مکمل کیا جائے گا۔ ان میں پرائمری

سکولوں کی تعمیر، متعدد تعلیمی اداروں میں کمروں میں مزید اضافہ، کمرشل پلازہ کی تعمیر، پانی فراہم کرنے کے لیے واٹر سپلائی اسکیموں، نالیوں اور کوچوں کی فرش بندی، یونس سٹیڈیم کے ساتھ پبلک پارک کی تعمیر، خواتین کے لئے دستکاری سینٹروں اور ہر وارڈ میں ریڈنگ روم کا قیام جیسے بے شمار منصوبے شامل ہیں۔ جن کی تفصیل اس کتابچے میں موجود ہے۔



ماڈل مجوزہ کمرشل پلازہ میونسپل کمیٹی مردان

میونسپل کمیٹی مردان کی
آٹھ سالہ کارکردگی کا جائزہ
از سال ۸۰-۱۹۷۹ء تا ۸۸-۱۹۸۷ء

یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ کہ جب عوام کے منتخب نمائندوں نے ۱۶۔ دسمبر ۱۹۷۹ء کو بلدیہ مردان کا چارج سنبھالا۔ تو اس وقت بلدیہ کا کل بجٹ ۸۸۔ لاکھ روپے تھا۔ جس میں ترقیاتی منصوبوں کے لئے صرف ۳۴ لاکھ روپے رکھے گئے تھے۔ چنانچہ کونسلروں نے پوری محنت، لگن اور جذبۂ خدمت سے سرشار ہوکر ایسے وسائل پیدا کئے۔ جس سے عام آدمی پر براہ راست ٹیکسوں کا بوجھ ڈالے بغیر بلدیہ کی آمدنی میں تین گناہ اضافہ کرکے اپنا بجٹ پہلے چار سالوں میں ڈھائی کروڑ روپے تک پہنچادیا۔ جو صوبہ سرحد کی تمام میونسپل کمیٹیوں میں ایک ریکارڈ بجٹ تھا۔ گذشتہ آٹھ سالوں میں بلدیہ کے کونسلروں نے جس خلوص اور صدق دل سے عوام اور شہریوں کی جو خدمت کی ہے۔ وہ روز روشن طرح آشکارہ ہے۔

عوامی نمائندوں کے آنے سے قبل اگرچہ ان بلدیاتی اداروں میں کچھ تھوڑے بہت ترقیاتی کام ہو رہے تھے۔ لیکن وہ ایک خاص مصلحت کی بناء پر ہوا کرتے تھے۔ اور اس میں سیاسی وابستگی کا خیال رکھا جاتا تھا۔ لیکن جب سے صدر مملکت نے پندرہ سال کے طویل عرصہ کے بعد حکومت اور عوام کے درمیان رابطہ قائم کرنے اور عوام کے مسائل مقامی سطح پر حل کرنے کے لئے ستمبر ۱۹۷۹ء میں پہلے بلدیاتی انتخابات کرائے ہیں۔ اور مقامی حکومت کی بنیاد رکھی ہے۔ اس وقت سے لیکر آج تک بلدیہ مردان کے حدود میں جتنے بھی تعمیراتی کام ہوئے ہیں یا ہو رہے ہیں۔ وہ عوامی نمائندوں اور عوام کے صلاح و مشورہ اور تعاون سے اور سیاست سے بالاتر ہوکر ترجیحات اور مکمل منصوبہ بندی کی بنیاد پر ہوئے ہیں۔ اور اس وقت بلدیہ کے جملہ پندرہ وارڈوں میں بلا امتیاز سڑکوں، گلی، کوچوں، نالیوں، ڈسپنسریوں اور پارکوں کی تعمیر واٹر سپلائی اور سٹریٹ لائٹس کی تنصیب کے علاوہ خواتین کی تربیت کے لئے دستکاری سنٹروں کا قیام جیسے منصوبے زور و شور سے جاری ہیں۔ جبکہ جملہ وارڈوں میں بیشمار

پرائمری۔ مڈل اور ہائی سکول صوبائی حکومت کی تعاون سے تعمیر کئے گئے ہیں۔

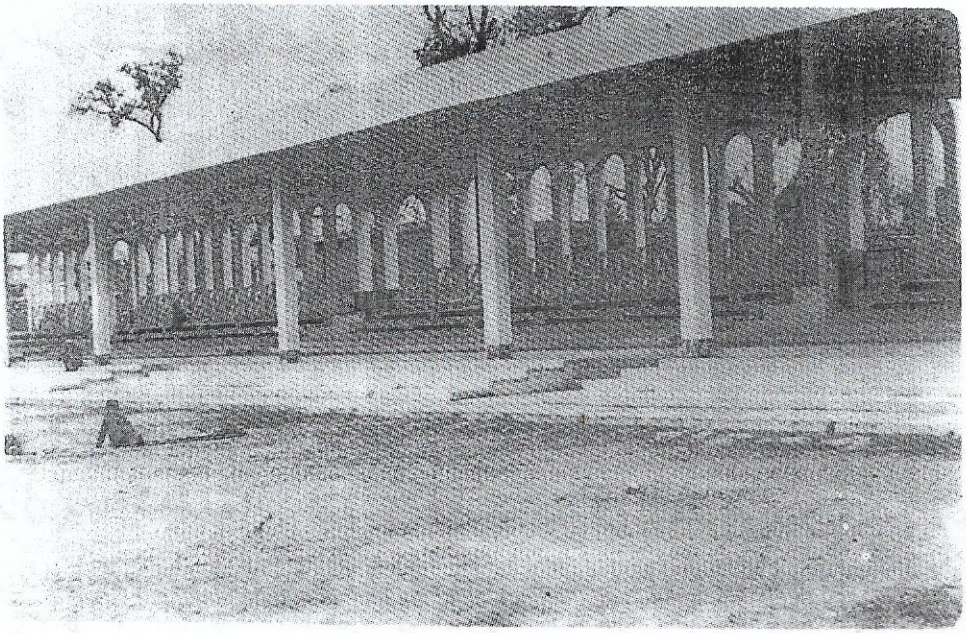
ان منصوبہ جات کی بدولت مردان شہر دوسرے بڑے شہروں کی صف میں کھڑا ہونے کے قابل ہو گیا ہے۔

مردان شہر کی ترقی میں جہاں عوامی نمائندوں کا ہاتھ ہے وہاں اس میں زیادہ تر حصہ صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق اور صوبہ سرحد کے سابق گورنر کی خصوصی دلچسپی اور تعاون کا ہے۔ جو وہ مردان کی دن دگنی اور رات چوگنی ترقی میں لے رہے تھے۔

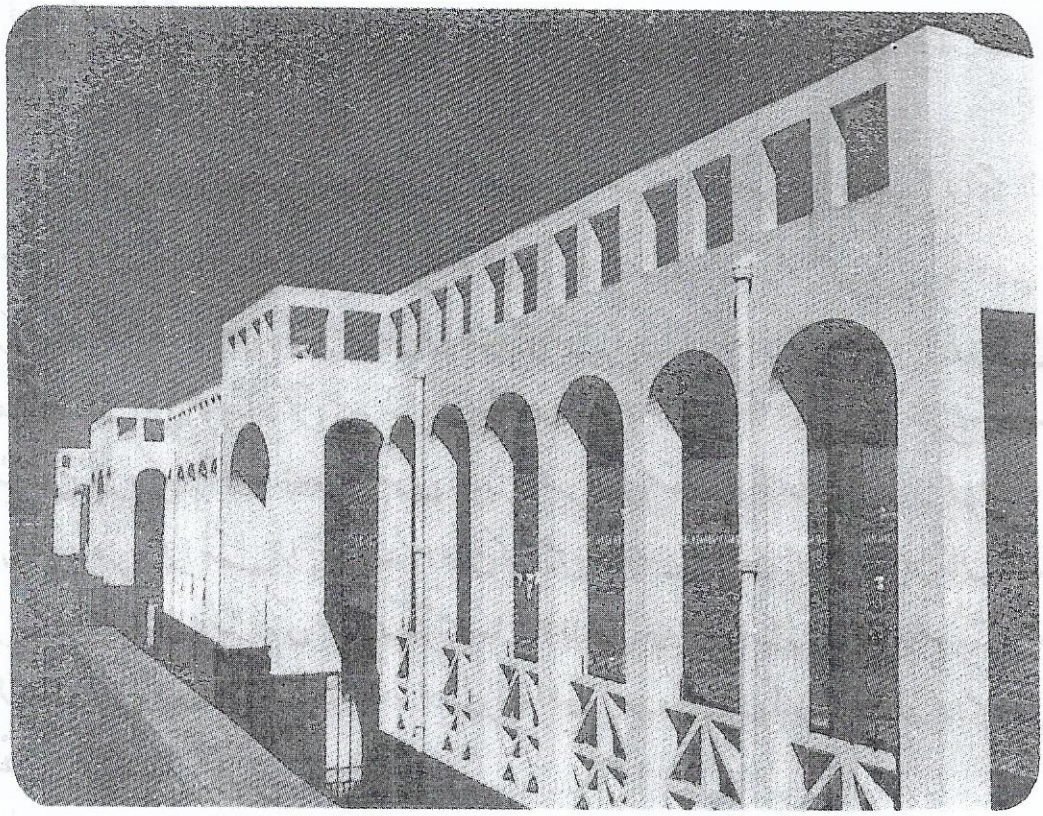
بلدیہ مردان نے سال ۱۹۷۹ء سے لیکر جون ۱۹۸۷ء تک عوام کے فلاح و بہبود اور شہر کی تعمیر و ترقی پر سات کروڑ ۱۱۔ لاکھ روپے خرچ کئے ہیں۔ جس کی مثال بلدیہ کی پوری تاریخ میں نہیں ملتی جبکہ سال رواں کے دوران بلدیہ ترقیاتی منصوبوں پر تقریباً ایک کروڑ تیس لاکھ روپے خرچ کریگی۔ گذشتہ آٹھ سالوں میں بلدیہ مردان نے ترقیاتی منصوبے پایہ تکمیل کو پہنچائے ہیں۔ ذیل میں اس کا سیکٹر وائز جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

یونس سٹیڈیم

مردان شہر میں عوام کی تفریح اور کھیل کود کے فروغ کے لئے کوئی سٹیڈیم یا پارک نہیں تھا۔ اس کے لئے سابق گورنر نے پنجاب رجمنٹ سنٹر سے ملٹری کی تقریباً ۷½ ایکڑ اراضی حاصل کر کے بلدیہ کے حوالہ کرنے کے علاوہ دس لاکھ روپے کی گرانٹ بھی فراہم کی اس کے علاوہ جب ۲۔ اپریل ۱۹۸۰ء کو صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق چیئرمین بلدیہ کی دعوت پر مردان کے دورے پر تشریف لائے۔ تو چیئرمین بلدیہ کی درخواست پر انہوں نے زیر تعمیر یونس سٹیڈیم کا معائنہ کیا۔ اور اس وقت دس لاکھ روپے مزید گرانٹ فراہم کرنے کا اعلان کیا۔ جس سے اب مردان میں ایک عظیم الشان سٹیڈیم تعمیر ہوا ہے۔ اس سٹیڈیم کی تعمیر پر تقریباً ۲۳ لاکھ روپے خرچ کئے گئے ہیں۔ سٹیڈیم کی بدولت مردان میں کھیل کود کو فروغ ملا ہے۔ اور یہاں اب ہر روز جواں کھلاڑی اور عوام کھیل کود اور تفریح سے مستفید ہو رہے ہیں۔



یونس سٹیڈیم



یونس سٹیڈیم کا بیرونی منظر

یونس سٹیڈیم کے ساتھ پارک

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے، کہ سٹیڈیم کے معائنے کے دوران صدر پاکستان نے چیئرمین بلدیہ کی درخواست پر یونس سٹیڈیم کے ساتھ ملحقہ فوجی اراضی ایک عالیشان پارک تعمیر کرنے کے لئے بلدیہ مردان کو دینے کا وعدہ کیا تھا۔ چنانچہ چیئرمین بلدیہ کے بار بار درخواستوں پر سرحد کے سابق گورنر نے ملٹری کی منظور کردہ اراضی کو پارک میں تبدیل کرنیکی کوشش کی۔ اور بالآخر مئی ۱۹۸۴ء میں وزارت دفاع اس فوجی اراضی پر پارک تعمیر کرنے پر اراضی ہوئے۔ اس کے لئے وزارت دفاع کے احکامات کے تحت ایک انتظامی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ پنجاب رجمنٹ سنٹر مردان کے کمانڈر اس کمیٹی کے صدر ہیں۔ جبکہ ڈپٹی کمشنر مردان، چیئرمین بلدیہ اور ایگزیکٹو آفیسر کنٹونمنٹ بورڈ اس کے ممبر ہیں۔

اس کے علاوہ حکومت نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے، کہ اس پارک کی تعمیر اور یونس سٹیڈیم کی مزید امپروومنٹ پر جتنا فنڈ خرچ ہوگا۔ وہ تمام اخراجات صوبائی حکومت، بلدیہ مردان اور کنٹونمنٹ بورڈ مردان بحصہ برابر برداشت کرے گی۔ اس سلسلے میں ۲۵ جولائی ۱۹۸۴ء کو سٹیڈیم مینجمنٹ کمیٹی (انتظامی کمیٹی) کا پہلا اجلاس ہوا تھا۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ اس پارک کے لئے جلد از جلد کنسلٹنٹس سے ڈیزائن تیار کرنے کے علاوہ فنڈ کا بندوبست کیا جائے۔ اس کے بعد ۲۔ اگست ۱۹۸۴ء کو سابق چیئرمین اپنے عہدے سے سبکدوش ہوئے۔

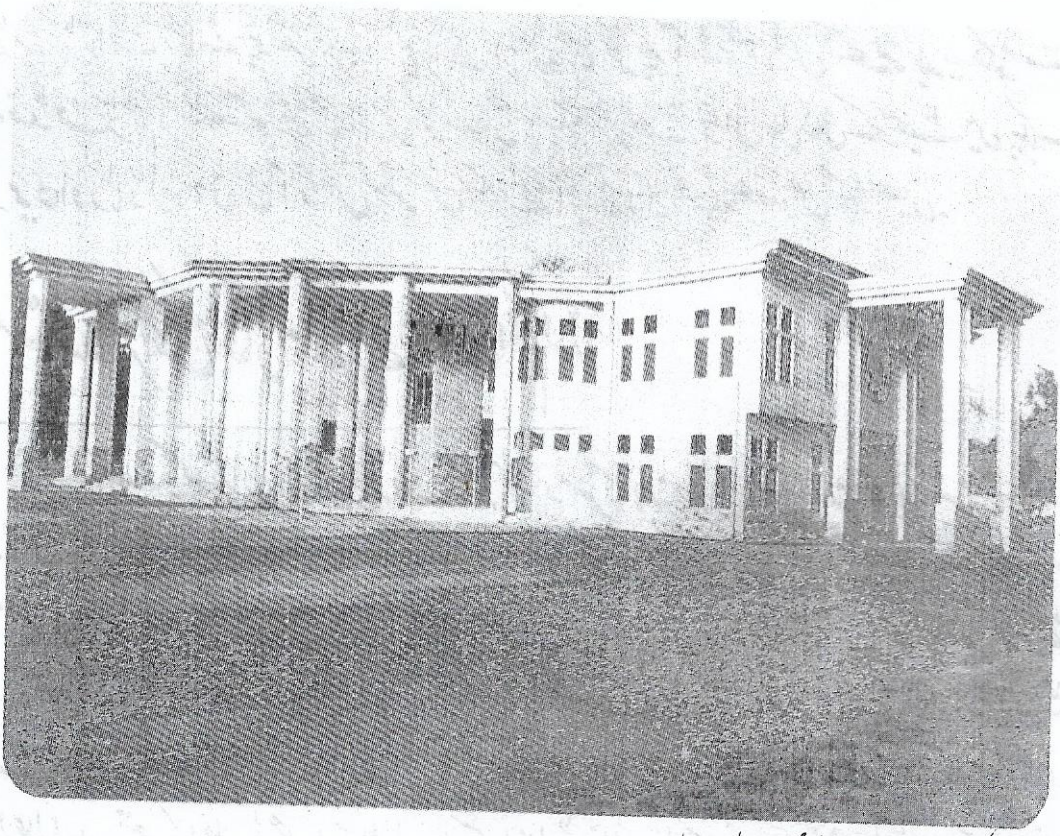
جس کے بعد بلدیہ کے وائس چیئرمین نے بلدیہ کا چارج سنبھالا۔ جنہوں نے ایک خاص مصلحت کی بناء پر مردان کے اس اہم مسئلہ سے چشم پوشی اختیار کی۔ اور مردان میں ایک عظیم الشان پارک کی تعمیر کا منصوبہ مقصداً ناکام چھوڑا۔

اب جبکہ ۵۔ جنوری ۱۹۸۷ء کو نئے منتخب چیئرمین نے بلدیہ کا چارج سنبھالا ہے۔ تو کونسلروں کی درخواست پر یہ اہم مسئلہ پھر اٹھایا گیا ہے۔ اور بلدیہ کی نئی قیادت جلد از جلد اس مسئلے کو حل کرنے اور پایہ تکمیل کو پہنچانے کے لئے سر توڑ کوشش کر رہی ہے۔ اور بہت جلد سٹیڈیم کے ساتھ ملحقہ ۴۰ جریب اراضی پر بلدیہ صوبائی حکومت اور کنٹونمنٹ بورڈ مردان کے مالی تعاون سے ایک عالیشان پارک تعمیر کرے گی۔

پبلک لائبریری اور ٹاؤن ہال

مردان میں ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں کے فروغ کے لئے کوئی لائبریری اور ٹاؤن ہال نہیں تھا۔ جس کے لئے چیئرمین بلدیہ نے صدر پاکستان سے ان کے دورہ مردان کے دوران گرانٹ دینے کے لئے گذارش کی تھی۔ اور بعد ازاں سابق گورنر سے بھی اس منصوبہ کے لئے اراضی اور گرانٹ فراہم کرنے کی گذارش کی۔ چنانچہ سابق گورنر نے صوبہ سرحد کے سابق ایڈیشنل چیف سیکرٹری (حال چیف سیکرٹری) صاحبزادہ امتیاز احمد کی سربراہی میں سیکرٹری بلدیات صاحبزادہ محمد یونس (مرحوم) سیکرٹری فزیکل پلاننگ و ہاؤسنگ جناب امین اللہ خان (مرحوم) اور سابق چیئرمین بلدیہ اکرام اللہ شاہد پر مشتمل ایک کمیٹی لائبریری اور ٹاؤن ہال کے لئے جگہ اور ڈیزائن کی انتخاب کے لئے تشکیل دی۔ کمیٹی نے مختلف مقامات کا جائزہ لینے کے بعد سیشن جج مردان کے بنگلہ میں (یعنی موجودہ مقام پر) لائبریری اور ٹاؤن ہال ہال تعمیر کرنے اور موجودہ ڈیزائن کی منظوری دی۔ اور اپنی رپورٹ صوبہ سرحد کے سابق سینئر وزیر (حال وزیر اعلیٰ) جناب ارباب محمد جہانگیر خان کو پیش کی۔ جنہوں نے حکومت سے کمیٹی کی سفارشات کی منظوری دینے کی سفارش کی۔ جس پر سابق گورنر نے بہ کمال مہربانی سیشن جج ہاؤس جو کہ تقریباً ۸ کنال اراضی پر مشتمل تھا۔ پبلک لائبریری اور ٹاؤن ہال تعمیر کرنے کے لئے فراہم کیا۔ اور یہ احکامات صادر کئے۔ کہ اس منصوبے پر جتنی لاگت آئیگی۔ وہ صوبائی حکومت اور بلدیہ مردان بحصہ برابر فراہم کرے گی۔ صوبہ سرحد کے سابق گورنر جناب لیفٹیننٹ جنرل فضل حق نے ۸۔ دسمبر ۱۹۸۱ء کو سیشن جج ہاؤس کے وسیع و عریض لان میں اس عظیم الشان منصوبے کا سنگ بنیاد رکھا۔ جو اب حال ہی میں بلدیہ مردان اور صوبائی حکومت کے تعاون سے ایک کروڑ ۲۰ لاکھ روپے کی لاگت سے مکمل ہو چکا ہے۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ ارباب محمد جہانگیر خان نے ۱۹ اکتوبر ۱۹۸۶ء کو ٹاؤن ہال اور پبلک لائبریری کا افتتاح کیا۔

اس میں ایک پبلک لائبریری ہے۔ جس میں تقریباً ۵۰ ہزار کتب رکھنے کی گنجائش ہے۔ جبکہ ٹاؤن ہال میں ایک ہزار افراد کے بیٹھنے کی گنجائش موجود ہے۔ بلدیہ مردان لائبریری اور ٹاؤن ہال کی مزید آرائش اور تزئین پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ لائبریری اور ٹاؤن ہال میں



پبلک لائبریری وٹاؤن ہال مردان



آفس بلڈنگ میونسپل کمیٹی مردان

ایئر کنڈیشنڈ پلانٹ لگانے پر تقریباً ۴۰ لاکھ روپے کا خرچہ آئے گا۔ جس کے لئے بلدیہ حکومت سے فنڈ فراہم کرنے کے لئے گذارش کرے گی۔ جبکہ بلدیہ نے رواں مالی سال کے بجٹ میں پبلک لائبریری اور ٹاؤن ہال کی آرائش و تزئین کے لئے ایک لاکھ روپے مخصوص کئے ہیں۔

معذور افراد کی بحالی کے لیے ادارہ قائم کرنا

جناب صدر پاکستان ۴ اپریل ۱۹۸۱ء کو دوسری بار مردان کے دورے پر تشریف لائے تھے۔ تو بلدیہ کی درخواست پر انہوں نے معذور افراد کی بحالی اور ان کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک ادارہ قائم کرنے کے لئے بلدیہ کو تقریباً دس لاکھ روپے کی گرانٹ دینے کا اعلان کیا۔ اس مقصد کے لئے بلدیہ نے مردان نوشہرہ روڈ پر شوگر ملز کے قریب برلب سڑک ۸ کنال اراضی لینڈ ایکوزیشن ایکٹ کے تحت حاصل کی ہے اور بہت جلد مردان شہر میں معذور افراد کی بحالی اور ان کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک اعلیٰ ادارہ تعمیر کیا جائے گا۔ اس ادارے کے اعلیٰ ڈیزائن تیار کرنے کے لئے جناب سکندر عجم خان ایسوسی ایٹ آرکیٹیکٹ اسلام آباد کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ جنہوں نے انسانی جذبے اور ہمدردی کے پیش نظر بلا معاوضہ اس انسٹی ٹیوٹ کا ڈیزائن تیار کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ سال ۱۹۸۷/۸۸ء کے بجٹ میں اس مقصد کے لئے ساڑھے چھ لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

صحت و صفائی

ہمیں اس بات کا اعتراف ہے۔ کہ مردان سٹی میں صفائی کی حالت بہتر نہیں ہے۔ اس کی ایک وجہ سٹاف اور کوڑا کرکٹ اٹھوانے کے لئے گاڑیوں کی کمی اور بڑھتی ہوئی آبادی کے علاوہ نکاسی آب کا ناقص انتظام ہے۔ جس کی وجہ سے سارا شہر بارشوں کے دنوں میں پانی میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے۔ ہر جگہ پانی کے جوہڑ بن جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مردان شہر میں تانگوں کی یلغار ہے۔ جس کی وجہ سے شہر کی صفائی بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ صفائی کی حالت بہتر بنانے کے لئے ہم نے موجودہ بجٹ میں صفائی کے عملہ میں ۱۵۰ افراد کا اضافہ کرنے کے لئے رقم مختص کی ہے

عوامی نمائندوں کے آنے سے قبل بلدیہ کے پاس صرف ایک ٹریکٹر تھا۔ چنانچہ بلدیہ نے کوڑا کرکٹ بروقت اٹھوانے کے لئے چار ٹریکٹروں کے علاوہ چھوٹے اور تنگ محلوں اور کوچوں سے کوڑا کرکٹ فوری طور پہ اٹھوانے کے لئے ۱۰۰ ہتھ گاڑیاں بھی خریدی ہیں۔ اس کے علاوہ کوچوں اور محلوں میں کچی اور نالیوں کی تعمیر و مرمت پہ تقریباً نوے لاکھ روپے خرچ کر کے محلوں سے نکاسی آب کو بہتر بنایا گیا ہے مزید برآں کونسلروں کی سرپرستی میں وارڈوں میں معززین پر مشتمل ہیلتھ سب کمیٹیاں تشکیل دی جائیں گی جو صفائی کے کام کی نگرانی کریں گی۔ اس سے صفائی کی حالت کافی حد تک بہتر ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ سال ۱۹۸۷/۸۸ء کے بجٹ میں ہتھ گاڑیوں اور مزید چھوٹے ٹریکٹر خریدنے کے لئے دو لاکھ روپے مخصوص کئے گئے ہیں جبکہ سال رواں کے بجٹ میں نالیوں کی تعمیر و مرمت کے لئے ۲۲ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔

ڈرینج اینڈ سیوریج سکیم

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے، کہ مردان میں ڈرینج اینڈ سیوریج سسٹم کا کوئی انتظام نہیں ہے، جس کی وجہ سے شہر کی صفائی کی حالت بری طرح خراب ہے۔ چنانچہ چیئرمین بلدیہ نے صدر پاکستان اور سابق گورنر صوبہ سرحد سے ان کے دورہ مردان کے دوران اور صوبائی کونسل کے اجلاسوں میں کئی بار گذارش کی تھی، کہ مردان میں ڈرینج اینڈ سیوریج کے لئے ماسٹر پلان بنایا جائے۔

چنانچہ بلدیہ کی درخواست پہ صوبائی حکومت نے مردان میں ڈرینج اینڈ سیوریج سسٹم کا ماسٹر پلان تیار کرنے کے لئے NESPAK کو یعنی نیشنل انجینئرنگ سروسز پاکستان کو احکامات جاری کئے، جس کے لئے ڈیزائن وغیرہ تیار کرنے کے لئے کنلٹنٹس کو دس لاکھ روپے بطور کنسلٹیشن فیس ادا کر دی گئی۔ حکومت نے سال ۱۹۸۸ء میں اس منصوبے کی منظوری دی اس پہ تقریباً چار کروڑ روپے کی لاگت آئیگی، جس میں بلدیہ ایک تہائی حصہ اخراجات ادا کرے گی۔ ۱۹۸۸ء سے اس منصوبے پہ کام جاری ہے۔ مردان ڈیویلپمنٹ اتھارٹی اس منصوبے کو مکمل کر رہی ہے۔ اس وقت مردان نوشہرہ روڈ، گلی باغ، لنڈا کے اور شمسی روڈ ہوتی پہ

کام ہو رہا ہے۔ چنانچہ نکاسی آب کا نظام بہتر ہونے کے بعد مردان شہر کی صفائی کی صورتحال خود بخود بہتر ہو جائے گی۔

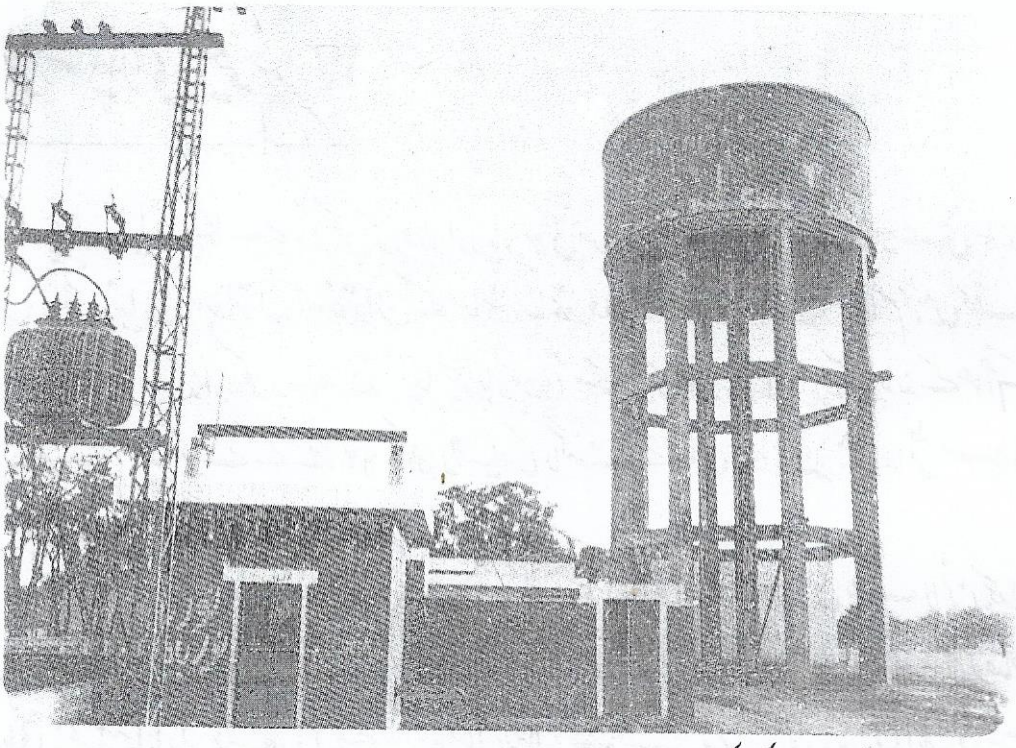
واٹر سپلائی

صفائی کے بعد بلدیہ کے لئے دوسرا بڑا مسئلہ وافر مقدار میں عوام کو پانی کی بہم رسانی کا تھا۔ عوامی نمائندوں سے قبل بلدیہ کے واٹر سپلائی کا انتظام اچھا نہیں تھا۔ جبکہ کس کرونہ اور یار ہوتی جان آباد اور بجلی گھر، روڈ یا اور گلی باغ ہوتی میں واٹر سپلائی کی کوئی سکیم نہیں تھی۔ عوام کو پانی کی کمی کی سخت شکایت تھی۔ جو بعض ٹیوب ویلوں کے ناکارہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی۔ جبکہ دوسری وجہ بعض خود غرض عناصر تھے۔ جنہوں نے پانی کی پائپ لائنوں پر غیر قانونی طور پر بجلی کی موٹریں لگائی تھیں۔ جس سے ملحقہ مکانات کو پانی کی سپلائی درست طور پر نہیں ہو رہی تھی۔ جبکہ بعض لوگوں نے غیر قانونی کنکشن بھی لگائے تھے۔

چنانچہ بلدیہ نے ایسے عناصر کی نشان دہی کرنے کے لئے عوام سے اپیل کی۔ اور عوام کے تعاون سے گذشتہ عرصہ میں ایسے عناصر کے خلاف فوری کاروائی بھی مکمل طور پر کی گئی۔ ان کی غیر قانونی موٹریں ضبط کرنے کے علاوہ ان کے پانی کے کنکشن کاٹ دیئے گئے۔

واٹر سپلائی امپروومنٹ سکیم فیز I

بجلی گھر، بکٹ گنج، شام گنج، رام باغ، بنک روڈ اور منگل باغ کے علاقوں میں واٹر سپلائی کا خاطر خواہ انتظام نہیں تھا۔ اور عوام پانی کی کمی کی شکایت کرتے تھے۔ چنانچہ متذکرہ علاقوں کو وافر مقدار میں پانی سپلائی کرنے کے لئے بلدیہ کی گذارش پر حکومت نے سال ۸۳، ۱۹۸۲ء میں واٹر سپلائی سکیم فیز I کی امپروومنٹ کی منظوری دے دی۔ اس سکیم میں دو ٹیوب ویل اور ایک لاکھ گیلن پانی کی ٹنکی کی تعمیر کرنی تھی۔ چنانچہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ مردان نے کالج ہاسٹل کے ساتھ کاروان روڈ پر ایک ٹیوب ویل لگایا ہے۔ جبکہ جان آباد مینسنہ روڈ میں ایک لاکھ گیلن والی ٹنکی اور ایک ٹیوب ویل لگانے کے علاوہ بجلی گھر رام باغ، کاروان روڈ، مسلم آباد اور ملحقہ علاقوں میں پائپ لائن بچھائی گئی ہے۔ اس منصوبے پر تقریباً ۳۰ لاکھ روپے خرچ کئے گئے ہیں۔



واٹر سپلائی سکیم فیز IV کس کورونہ



واٹر سپلائی امپرومنٹ سکیم فیز ا جان آباد، نیشنہ روڈ

واٹر سپلائی سکیم فیز IV

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ کس کورونہ اور پار ہوتی مردان کے علاقہ جات نہایت ہی پسماندہ تھے۔ یہاں دیگر بنیادی سہولتوں کے فقدان کے ساتھ ساتھ واٹر سپلائی کا بھی انتظام نہیں تھا۔ عوام کنوؤں کے پانی پر گذارہ کر رہے تھے۔ چنانچہ پار ہوتی سکندری کورونہ اور کس کورونہ کے عوام کے لئے صاف ستھرا پانی مہیا کرنے کے لئے ۶۲ لاکھ روپے کی لاگت سے سال ۱۹۸۰ء میں واٹر سپلائی سکیم فیز IV شروع کیا گیا۔

اس سکیم میں کس کورونہ سکندری کورونہ اور پار ہوتی کے پورے علاقہ میں پائپ لائن بچھانے کے علاوہ دو ٹیوب ویل اور ایک لاکھ گیلن کی دو ٹینکیاں تعمیر کی گئی ہیں۔ جہاں سے عوام کو صاف ستھرا پانی بہم پہنچایا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ سال رواں کے بجٹ میں کس کورونہ میں ایک دوسرے ٹیوب ویل کی منظوری دی گئی ہے۔ اور اس پر عنقریب کام شروع کیا جا رہا ہے۔ اس منصوبے پر تقریباً ۶ لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ بلدیہ نے گذشتہ سالوں میں گجر خان، عیدگاہ عزی خیل پیران پارک اور ہوتی کے عوام کو وافر مقدار میں پانی مہیا کرنے کے لئے ۵ ٹیوب ویل لگانے کے علاوہ روڑ یا جدید کے پورے علاقے میں واٹر سپلائی کی لائن بچھائی ہے۔ مزید برآں گلی باغ ہوتی میں ایک ٹیوب ویل کی بورنگ کی گئی ہے۔ اور بغدادہ میں بھی ایک ٹیوب ویل کی بورنگ جاری ہے اس کے بعد باڑی چیم عیدگاہ میں ایک اور ٹیوب ویل لگایا جائے گا۔ اس کی منظوری حال ہی میں دی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ محلہ رستم خیل مردان میں ایک نئے ٹیوب ویل کی منظوری سال رواں کے بجٹ میں دیدی گئی ہے۔ اس کے لئے ٹینڈر طلب کئے گئے ہیں۔ اور کھدائی کا کام عنقریب شروع کیا جائے گا۔ جبکہ واٹر سپلائی کی پائپ لائن بچھانے پر تقریباً ۵ لاکھ روپے خرچ کئے جائینگے۔ ان سکیموں کی تکمیل کے بعد مردان شہر میں پانی کا مسئلہ تقریباً ختم ہو جائے گا۔

ان اعداد و شمار سے معلوم ہوا کہ گذشتہ آٹھ سالوں میں بلدیہ مردان نے شہریوں کو صاف ستھرا پانی بہم پہنچانے کے لئے تیرہ ۱۳ ٹیوب ویل لگائے ہیں۔ جبکہ ۳ ٹیوب ویلوں کی بورنگ ابھی ہو رہی ہے۔

روڈز

دسمبر ۱۹۷۹ء سے پہلے بلدیہ کی سڑکوں کی حالت نہایت ہی خستہ اور خراب تھی، جبکہ بعض وارڈوں میں کوئی پختہ سڑک نہیں تھا۔ چنانچہ بلدیہ نے شہر کی پرانی سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے علاوہ نئے روڈز بھی تعمیر کئے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف چھوٹی بڑی سڑکوں کی میٹلنگ (METALLING) اور ری کنڈیشننگ کی گئی ہے۔ گذشتہ آٹھ سالوں میں بلدیہ نے نواب علی روڈ، گجو خان روڈ، عیدگاہ روڈ، سکندری کوروتہ روڈ، آرہ مشین روڈ نمبولک روڈ، اور روڑیا جدید روڈ، روڑیا قدیم روڈ شریف آباد روڈ، بجلی گھر اور کنال روڈ، محلہ ناظران روڈ، محلہ غلام دستہ روڈ، پاڑی چم روڈ تعمیر کئے ہیں۔ اس کے علاوہ مزید سڑکوں کی تعمیر اور موجودہ سڑکوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے سال رواں کے بجٹ میں ۱۳ لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

گلی کوچوں کی فرش بندی

عوامی نمائندوں سے قبل بلدیہ کے تقریباً ۸۰ فیصد گلی کوچے کچے تھے۔ اور ان گلی کوچوں کی حالت نہایت ہی ناگفتہ بہ تھی۔ بلدیہ نے گذشتہ سالوں میں شہر کے جملہ پندرہ وارڈوں میں گلی کوچوں کی فرش بندی پر تقریباً پونے دو کروڑ روپے خرچ کئے ہیں۔ جس کی بدولت شہر کے تقریباً ۹۰٪ کوچے پختہ ہوتے ہیں۔ جبکہ سال رواں کے بجٹ میں اس مقصد کے لئے ۲۵ لاکھ روپے مختص کئے ہیں جس کی وجہ سے شہر کے علاقے میں تقریباً ۹۵٪ کوچے پختہ ہو جائینگے۔

سٹریٹ لائٹس

عوامی نمائندوں کے چارج لینے سے قبل شہر میں سٹریٹ لائیٹس کا خاطر خواہ انتظام نہیں تھا۔ چنانچہ عوامی نمائندوں نے اس اہم ضرورت کی طرف خاص توجہ دی اور اب شہر کے تمام اہم سڑکوں اور گلی کوچوں میں سٹریٹ لائیٹس کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ اور اب بلدیہ

کی حدود میں کوئی ایسا روڈ یا محلہ نہیں ہے۔ جہاں بلدیہ نے سٹریٹ لائیٹس کا انتظام نہ کیا ہو۔

جبکہ سال ۱۹۸۷-۸۸ء کے بجٹ میں سٹریٹ لائیٹس کا انتظام مزید بہتر بنانے کے لئے ۴ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بلدیہ سالانہ لاکھوں روپے سٹریٹ لائیٹس کے بجلی بلوں کی شکل میں واپڈا کو ادا کر رہی ہے۔

پارک

پیران پارک کی حالت نہایت ہی ناگفتہ بہ تھی۔ پارک میں چار دیواری اور پانی کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ چنانچہ بلدیہ نے پیران پارک میں چار دیواری کی تعمیر جنگلے اور فرش بندی کرائی ہے۔ اس کے علاوہ پیران پارک، محمد خیل پارک اور پارہوتی پارک میں بچوں کے لیئے کھیل کود کا سامان لگایا گیا ہے۔

جبکہ بلدیہ کی حدود میں دوسری اہم جگہوں پر مزید پارکوں کی تعمیر اور اس کے لئے اراضی حاصل کرنے کے لئے موجودہ بجٹ میں ۸ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔

نیو بس سٹینڈ

بلدیہ کی حدود میں کوئی بس سٹینڈ نہیں تھا۔ چنانچہ بلدیہ نے ۱۹۷۸ء میں مردان میں ایک نیا بس سٹینڈ تعمیر کیا۔ جہاں سے روزانہ تقریباً ۸۰۰ بسیں صوبے اور ملک کے مختلف حصوں سے ہزاروں مسافروں کو اپنی منزل مقصود تک پہنچا دیتے ہیں۔

بس سٹینڈ میں بلدیہ نے اب تک تقریباً چھبیس لاکھ روپے کی لاگت سے فرش بندی اور ۲۵۰ دوکانات تعمیر کئے ہیں۔ یہ بس سٹینڈ چونکہ عوامی دور سے پہلے بہت جلدی میں تعمیر کیا گیا تھا۔ اس لئے اس کا نہ تو ڈیزائن بنایا گیا تھا۔ اور نہ صحیح منصوبہ بندی کی گئی تھی۔ جس کی وجہ سے نکاسی آب کا نظام بہت خراب تھا۔ چنانچہ بلدیہ نے بس سٹینڈ کی امپرومنٹ پر حال ہی میں تیس لاکھ روپے خرچ کئے ہیں۔ اور بس سٹینڈ کی حالت مزید بہتر بنانے کے لئے سال رواں کے بجٹ میں ۲ لاکھ

روپے مخصوص کئے گئے ہیں

فائر بریگیڈ مشینری اور سٹیشن

عوامی نمائندوں کے آنے سے قبل بلدیہ کے پاس دو پرانے فائر انجنوں، دو پرانے واٹر ٹینکروں اور تقریباً تین سو فٹ ہوز پائپ کے علاوہ فائر بریگیڈ کی کوئی خاص مشینری اور انتظام نہیں تھا۔ چنانچہ اس اہم ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے گذشتہ سالوں میں ایک نئی اور جدید فائر بریگیڈ لاری خریدی گئی ہے، جو جدید آلات اور ضروریات سے لیس ہے۔ اس کے علاوہ تقریباً ۳ ہزار فٹ ہوز پائپ بھی خریدا گیا۔

جبکہ ایک اور فائر بریگیڈ لاری حال ہی میں خریدی گئی ہے، جو جدید آلات سے لیس ہے۔ اس کے علاوہ فائر بریگیڈ کا انتظام مزید بہتر بنانے کے لئے فائر بریگیڈ سٹیشن کی تعمیر ڈی وائٹر نگ پمپوں اور تنگ محلہ جات کے لئے ایک چھوٹی فائر بریگیڈ لاری خریدنے کے لئے سال رواں کے بجٹ میں ۵ لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

عید گاہوں کی امپرومنٹ

مردان کی عید گاہوں کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ چنانچہ بلدیہ نے گذشتہ سالوں میں شہر میں شمسی روڈ، پار رہوتی اور مردان کی عید گاہوں کی تعمیر اور مرمت پر خاص توجہ دی ہے جبکہ رواں مالی سال کے بجٹ میں بلدیہ نے ان عید گاہوں کی تزین و آرائش کے لئے ۷۰۰۰/- روپے مختص کئے ہیں۔

دینی مدارس، اسکولوں اور کالجوں کے طلباء و طالبات کے لئے وظائف

دینی مدارس کو بلدیہ ایک ہزار روپے سالانہ گرانٹ دیتی تھی۔ چنانچہ عوامی نمائندوں نے چارج سنبھالنے کے بعد اس میں اضافہ کیا۔ اور اب بلدیہ کی طرف سے ہر دینی دارالعلوم کو سالانہ

۴ ہزار روپے کی گرانٹ دی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ سرحدی یتیم خانہ کو دی جانے والی سالانہ گرانٹ بھی دو ہزار روپے سے بڑھا کر ۸ ہزار روپے سالانہ کر دی گئی ہے۔ مزید برآں کالجوں اور ہائی سکولوں کے ذہین اور نادار طلباء و طالبات کو وظائف دینے میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے اور موجودہ بجٹ میں متذکرہ مقاصد کے لئے تقریباً دو لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

خواتین کی بہبود

بلدیہ نے خواتین کی فلاح و بہبود کی طرف بھی خصوصی توجہ دی ہے۔ اور اب تک بلدیہ کے جملہ وارڈوں میں خواتین کی تربیت کے لئے دستکاری سنٹر کھول دیئے گئے تھے۔ جن کو سلائی مشین زگ زیگ اور نٹنگ مشین فراہم کرنے کے علاوہ لیڈی انسٹرکٹروں کو متعین کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ سال رواں کے بجٹ میں جملہ پندرہ وارڈوں میں مزید ایک ایک دستکاری سنٹر کھولنے اور سامان فراہم کرنے کے لئے ۴۔ لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے۔ جس میں لیڈی انسٹرکٹروں کو متعین کیا جائے گا۔ جس سے ایک طرف خواتین کو دستکاری وغیرہ کی تربیت دی جائے گی۔ جبکہ دوسری طرف خواتین کو روزگار بھی فراہم ہو جائے گا۔

کمرشل پلازہ

بلدیہ نے سال ۱۹۸۳ء میں شمسی روڈ پر تقریباً ۱۷۔ لاکھ روپے کی لاگت سے نئے دفاتر تعمیر کئے ہیں۔ جبکہ بلدیہ کے پرانے دفتر کی جگہ ایک عالی شان کمرشل پلازہ تعمیر کیا جائے گا۔ جس میں دکانیں دفاتر اور فلیٹس ہوں گے۔ اس منصوبے پر تقریباً ۲۔ کروڑ روپے کی لاگت آئے گی۔ اس منصوبے کی تکمیل کے بعد بلدیہ کو سالانہ ۱۵۔ لاکھ روپے کی آمدنی ہوں گی۔ کمرشل پلازہ کی تعمیر کے لئے ڈیزائن کی منظوری دے دی گئی۔ اور اس پر بہت جلد کام شروع کیا جائے گا۔

ملازمین بلدیہ کی فلاح و بہبود

عوامی نمائندوں کے چارج لئے جانے کے وقت اور گذشتہ دو سالوں کے دوران بے شمار ملازمین ریٹائرڈ ہو چکے ہیں، جو اپنی پنشن اور گریجویٹی کے لئے کئی ماہ سے دفتر کے چکر لگا رہے ہیں، لیکن بلدیہ کے پاس ان سابقہ ملازمین کے بقایاجات کے لئے کوئی فنڈ نہیں ہے، چنانچہ بلدیہ نے سال رواں کے بجٹ میں اپنے سابقہ پنشن یافتہ ملازمین کو پنشن کی رقم فوری طور پر ادا کرنے کے لئے ۶۔ لاکھ روپے پنشن فنڈ کے لئے بطور قرض فراہم کرنے کے لئے مختص کئے ہیں، جس سے ریٹائر ہونے والے ملازمین کے مسائل اور بقایاجات محدود عرصے میں ختم ہو جائیں گے۔ ملازمین کو ہاؤس بلڈنگ ایڈوانس، طبی سہولیات اور موسم سرما اور گرما کی وردی اور دیگر سہولیات پر گذشتہ سالوں میں بلدیہ لاکھوں روپے خرچ کر چکی ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے، کہ بلدیہ اپنے ملازمین کے مسائل و مشکلات حل کرتے اور انہیں ہر ممکن سہولت بہم پہنچانے کے لئے انتھک کوشش کر رہی ہے، اور یہی وجہ ہے، کہ گذشتہ سالوں میں ملازمین کا کوئی ایسا مسئلہ باقی نہیں رہا ہے، جس کو حل نہ کیا گیا ہے۔

اقلیت کی بہبود

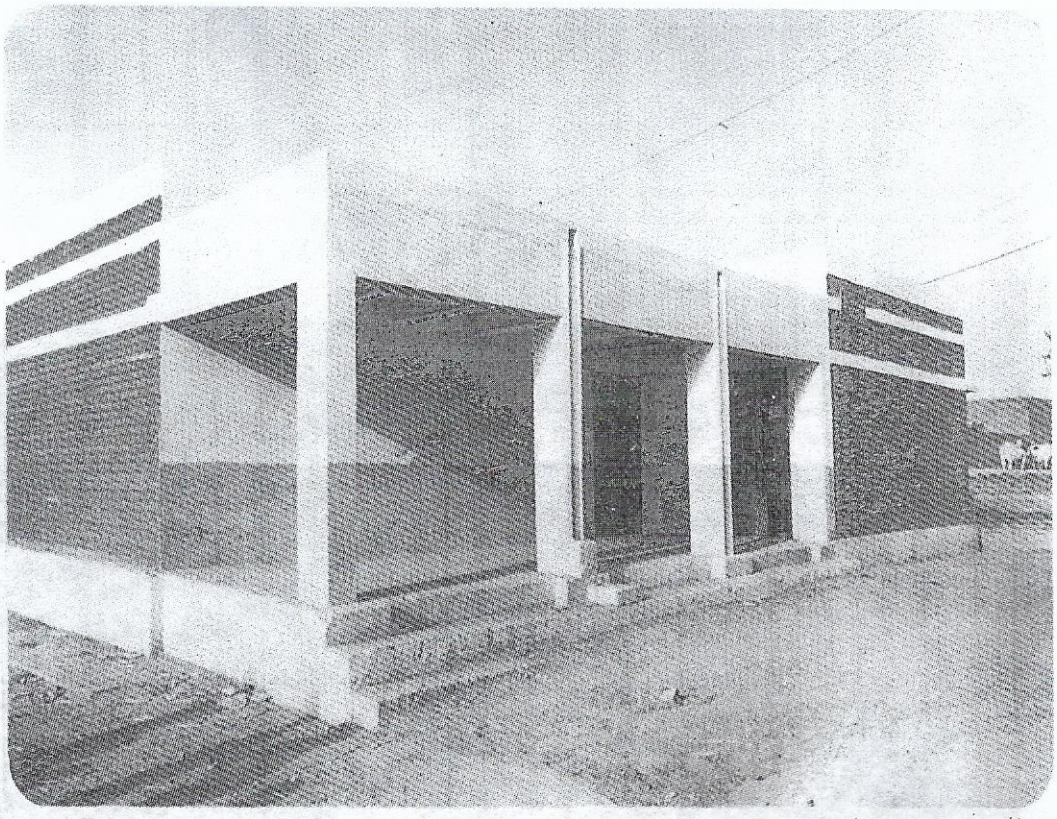
بلدیہ مردان اپنے اقلیتی بھائیوں اور ملازمین کی فلاح و بہبود کے لئے بھی کوشاں ہے اور انہیں ہر ممکن سہولت بہم پہنچا رہی ہے، گذشتہ سالوں میں بلدیہ نے اقلیتوں کے قبرستان کے لئے اراضی خریدنے کے علاوہ اس کی اردگرد چار دیواری کی تعمیر پر تقریباً ڈھائی لاکھ روپے خرچ کئے ہیں، اس کے علاوہ سال رواں کے بجٹ میں اقلیتوں کے لئے کالونی تعمیر کرنے کی غرض سے اراضی حاصل کرنے کے لئے ۲۔ لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔
مزید برآں بعض مستحق اقلیتی ملازمین کو ہاؤس بلڈنگ ایڈوانس بھی دیا گیا ہے،
اس کے علاوہ اقلیتی خواتین کے لئے بھی ایک دستکاری سنٹر کا قیام عمل میں لایا گیا ہے

میونسپل ریڈنگ روم

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ بلدیہ مردان مالی سے ہر وارڈ میں ایک میونسپل ریڈنگ روم قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے لئے ہر وارڈ میں کرایہ پر ایک دوکان یا کمرہ لیا جائے گا۔ اور ہر ریڈنگ روم کو روزانہ چار روزنامہ اخبارات عوام خصوصاً طلباء کے مطالعے کے لئے فراہم کئے جائیں گے۔ اس کے بعد اس میں مزید توسیع کی جائے گی۔ اور ان ریڈنگ رومز کو لائبریریوں میں تبدیل کیا جائے گا۔ اس وقت بلدیہ کے پندرہ میں سے دس وارڈوں میں ریڈنگ رومز کھول دیئے گئے ہیں۔

تعلیم

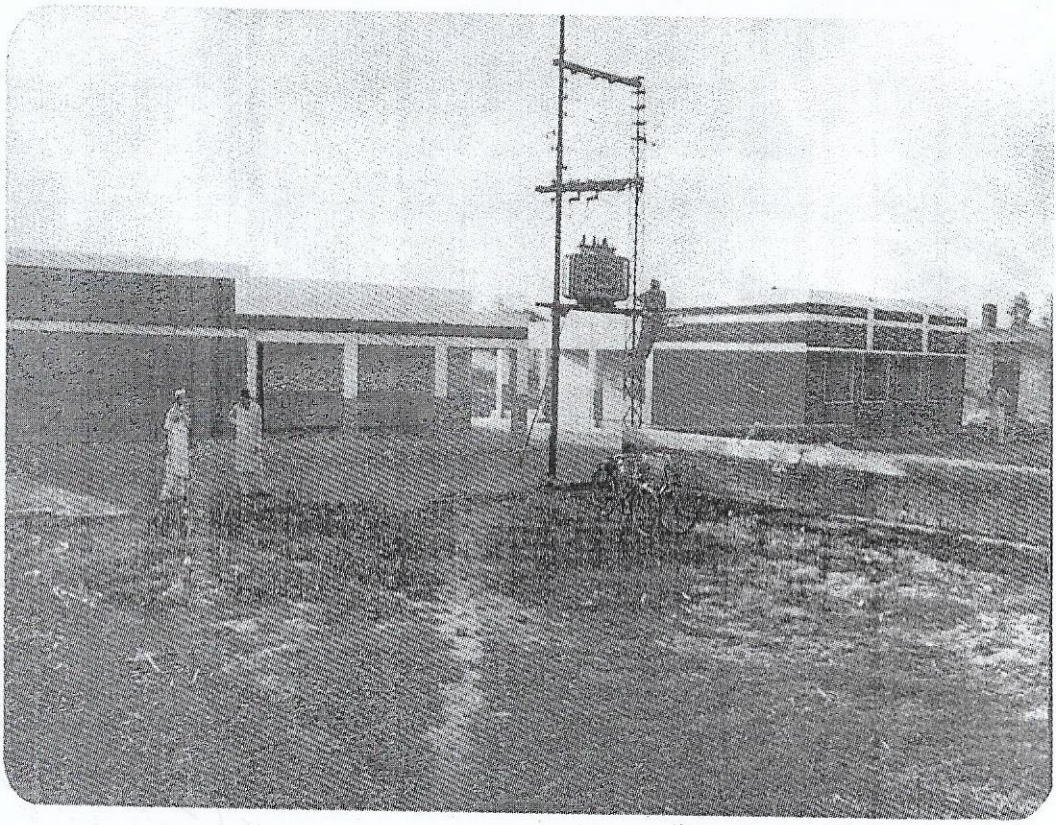
بلدیہ مردان کے منتخب اراکین نے عوام کی فلاح و بہبود اور مردان شہر کی تعمیر و ترقی کے لئے جہاں دیگر ترقیاتی منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچا دیئے ہیں۔ وہاں انہوں نے اپنے شہریوں کے لئے تعلیمی سہولیتیں بہم پہنچانے کے لئے بھی نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ اور یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ عوامی نمائندوں کے آنے سے قبل مردان شہر میں دس زنانہ اور بارہ مردانہ پرائمری سکولوں کے علاوہ باقی تمام پرائمری سکول کرایہ کے مکانات میں تھے۔ جن کی حالت خراب تھی۔ چنانچہ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ جب حکومت نے جون ۱۹۸۰ء میں پرائمری تعلیم سے متعلق جملہ ذمہ داریاں بلدیاتی اداروں کے حوالے کیں۔ تو اس کی بدولت صوبہ سرحد میں بلدیہ مردان ہی وہ واحد میونسپل کمیٹی ہے۔ جس نے سال ۸۰-۱۹۷۹ء سے ۸۲-۱۹۸۱ء تک یعنی دو سالوں میں صوبائی حکومت کے تعاون سے ۱۵ مردانہ اور ۹ زنانہ پرائمری سکول تعمیر کئے۔ جن کے لئے فنڈ حکومت نے جبکہ اراضی بلدیہ نے بالکل مفت فراہم کی ہے۔ اس کے علاوہ بلدیہ کی سفارش پر حکومت نے گرلز مڈل سکول بکٹ گنج کو ہائی اور پرائمری سکول طور و روڈ کو مڈل اور پرائمری سکول پارہوتی کو مڈل اور اس کے بعد ہائی سکول کا درجہ دیا ہے۔ جبکہ انڈسٹریل ایریا میں جہاں کوئی پرائمری سکول نہیں تھا۔ اب وہاں طلباء کے لئے لیبر کالونی میں ایک ہائی سکول و پرائمری سکول اور طالبات کے لئے



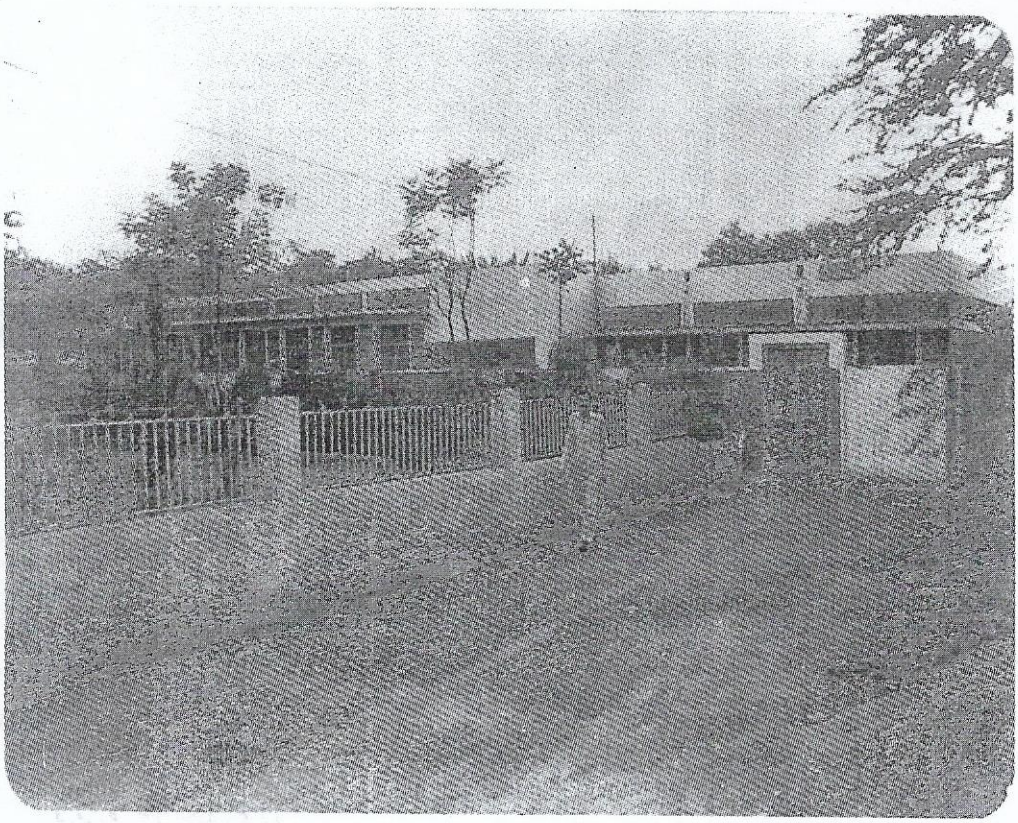
گورنمنٹ پرائمری سکول کاروان روڈ



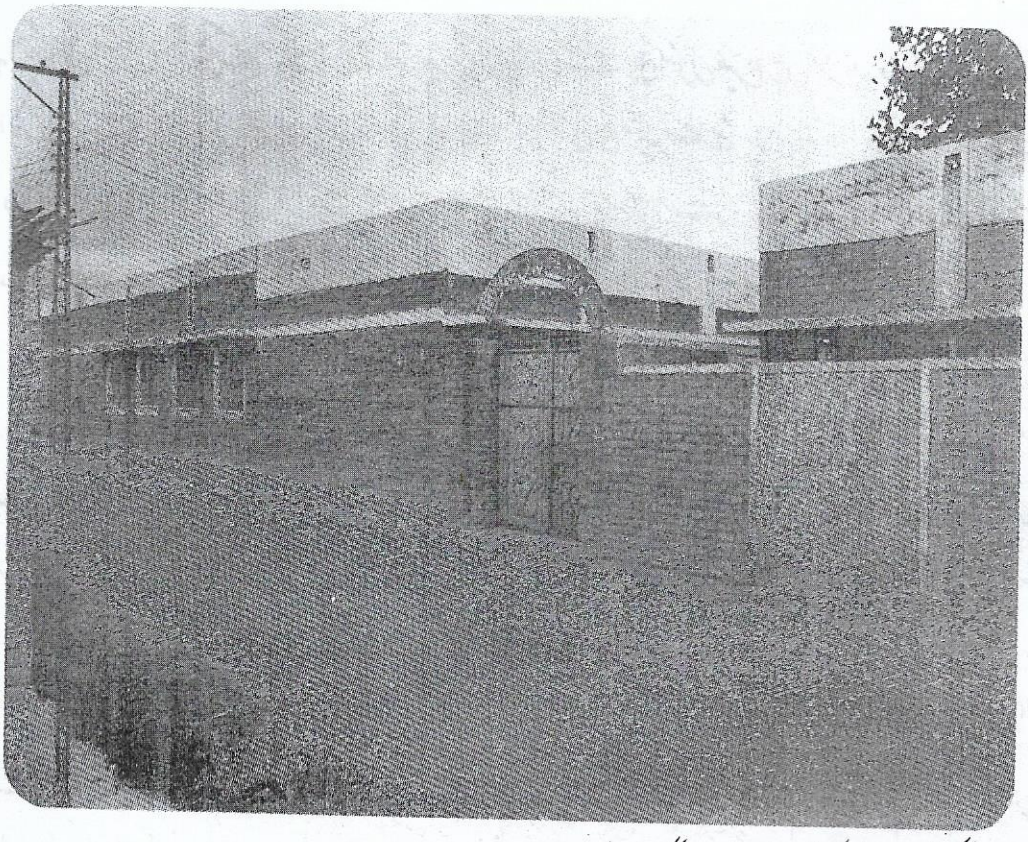
گورنمنٹ مڈل سکول لحس کورونہ



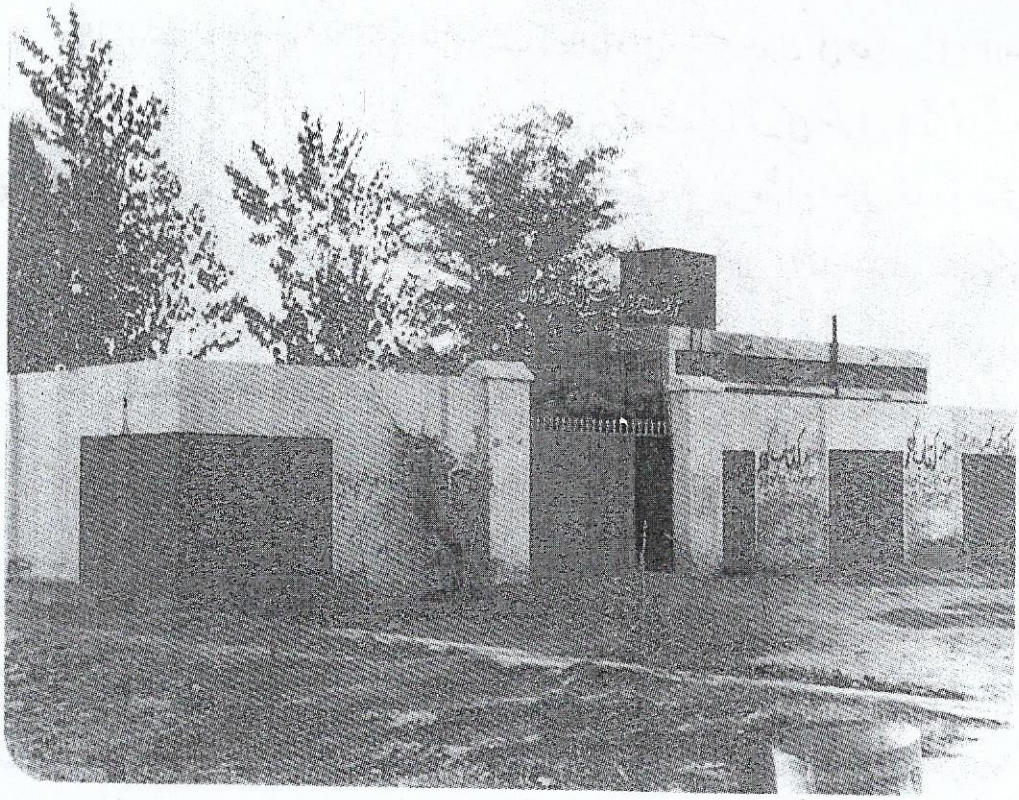
گورنمنٹ پرائمری سکول بلند خیل ہوتی



گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول (متصل جنازگاہ) بغدادہ



گورنمنٹ مڈل سکول باڑی چم عید گاہ روڈ



گورنمنٹ گرلز ہائی سکول شاہ ڈھنڈ بابا پار ہوتی

تین پرائمری سکول تعمیر کیے گئے ہیں، مزید برآں گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۳ میں مزید دو کمرے تعمیر کئے گئے، اور گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۲ پار ہوتی کی چار دیواری کی تعمیر کے لئے بلدیہ نے اپنے فنڈ سے ۱½ لاکھ روپے بطور چندہ دیئے۔ جبکہ بلدیہ کی سفارش پر حکومت نے گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج اور گورنمنٹ زنانہ کالج مردان میں سال ۸۴-۱۹۸۳ء میں لیکچر ہال، ایڈمنسٹریشن بلاک اور طلباء و طالبات اور لیکچراروں کے لئے پانچ ہاسٹل تعمیر کرنے کے علاوہ دو بسیں بھی فراہم کیں۔

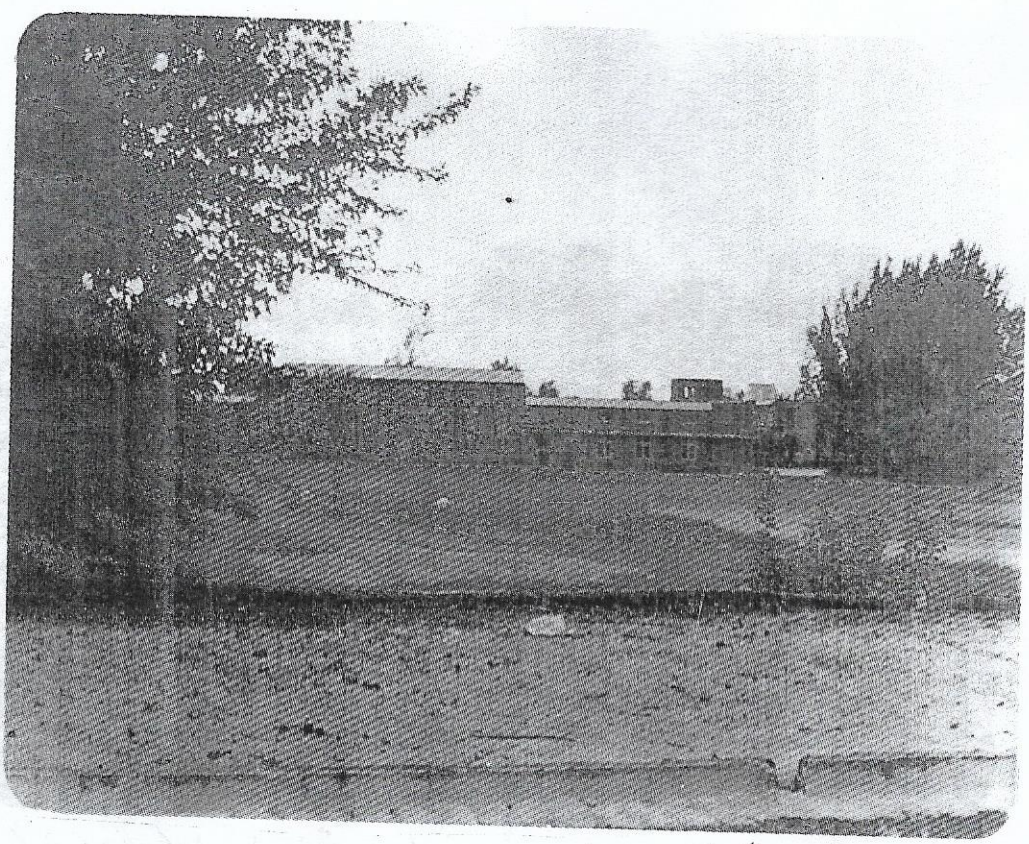
اس کے علاوہ گورنمنٹ کامرس کالج جو ایک چھوٹے اور تنگ عمارت میں کام کر رہا تھا۔ یہ بلڈنگ بمشکل ایک مڈل سکول کے لئے بھی ناکافی تھی۔ چنانچہ بلدیہ کی گزارش پر حکومت نے مردان میں نیا کامرس ڈگری کالج تعمیر کرنے کے لئے سال ۸۳-۱۹۸۲ء کے ۸۰۰۰۰ میں رقم مختص کی اور اس کے لئے نیشنل روڈ پر زمین حاصل کر کے تعمیر شروع کیا۔ جو حال ہی میں مکمل ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ چیئرمین بلدیہ کی کوششوں سے حکومت نے مردان میں ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کی منظوری دی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے شیخ ملتون (ٹاؤن شپ) کے بالمقابل ایک عالیشان ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر تعمیر کیا گیا ہے۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ بلدیہ نے سال ۸۳-۱۹۸۲ء سے سال ۸۵-۱۹۸۴ء کے دوران صوبائی حکومت کے تعاون سے بلدیہ کی حدود میں ۱۲ مردانہ اور ۱۰ زنانہ پرائمری سکول تعمیر کئے۔ جب کہ گورنمنٹ پرائمری سکول باڑی چم مردان اور پرائمری سکول کس کوروزنہ کو مڈل اور گورنمنٹ گرلز مڈل سکول شاہ ڈھنڈ بابا پار ہوتی مردان کو ہائی سکول کا درجہ دے کر نیا بلڈنگ تعمیر کیا گیا ہے۔ مڈل سکول ہوتی میں دو اور گرلز ہائی سکول نمبر ۱ مردان میں ایک اور گرلز ہائی سکول شمسی روڈ ہوتی میں تین نئے کمرے تعمیر کئے گئے۔ اس کے علاوہ پولیس لائن میں طلباء کے لئے اور پار ہوتی مردان میں طالبات کے لئے ایک ایک مڈل سکول تعمیر کیا گیا جب کہ بلدیہ کی سفارش پر بکٹ گنج میں برانچ ہائی سکول کا نیا بلڈنگ تعمیر کیا گیا۔ آئندہ سال کاروان روڈ پر بکٹ گنج ہائی سکول کے ساتھ طالبات کے لئے گرلز ہائی سکول تعمیر کیا جائے گا

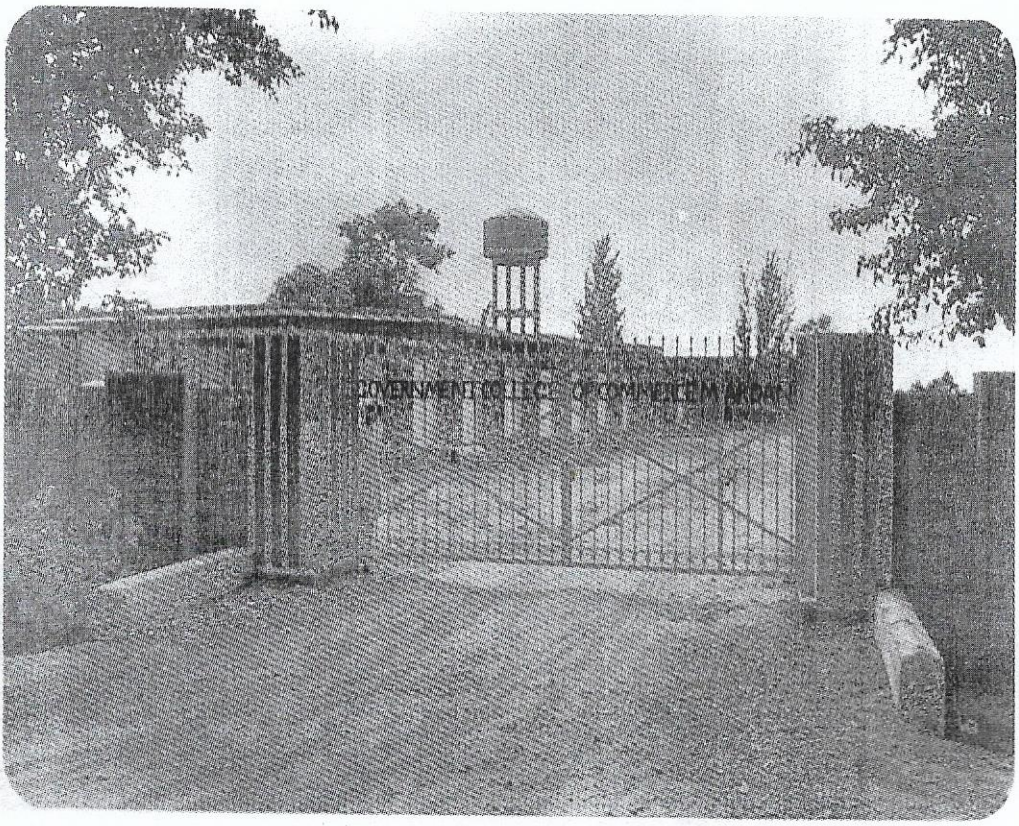
یہاں پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ سال رواں کے صوبائی ترقیاتی پروگرام میں صوبائی حکومت نے کس کوروزنہ میں ایک گرلز ہائی سکول تعمیر کرنے کی منظوری دی ہے۔ اس پر عنقریب کام شروع کیا جائیگا۔ بلدیہ اس سلسلے میں صوبائی حکومت خصوصاً سیکرٹری تعلیم اور ڈائریکٹر تعلیم



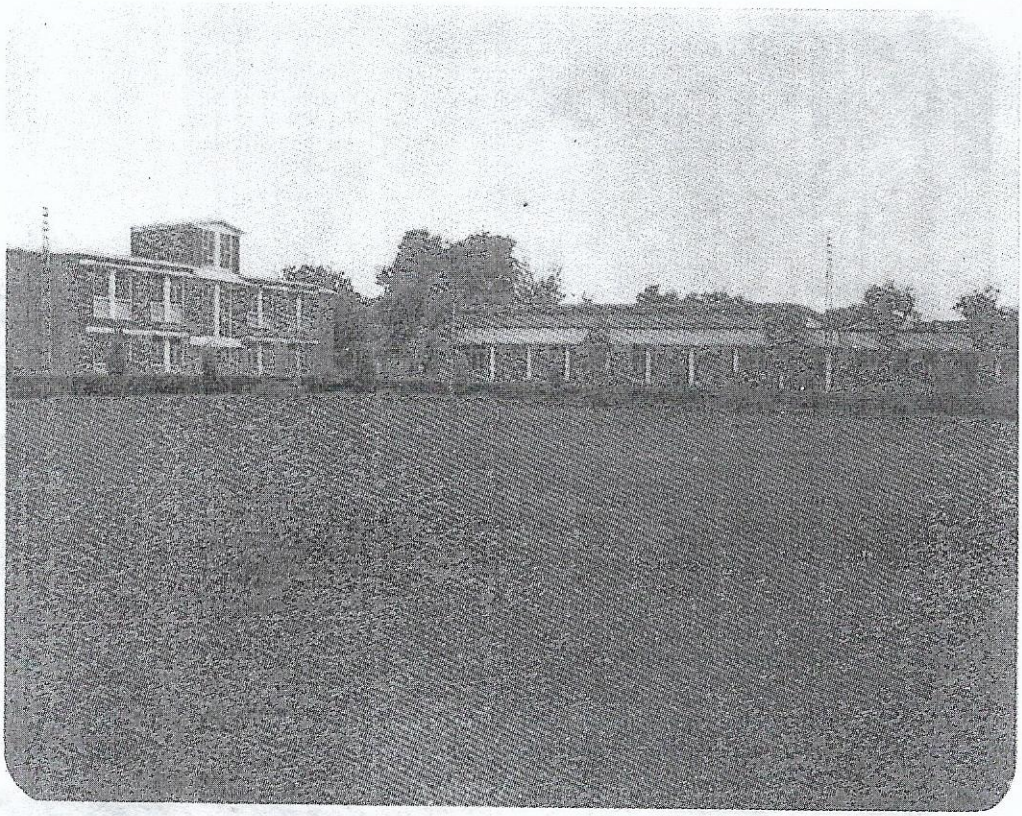
گورنمنٹ ہائی سکول بجٹ گنج مردان



گورنمنٹ ہائی سکول بجٹ گنج (کاروان روڈ)



گورنمنٹ کامرس کالج مردان



گورنمنٹ ڈگری کالج (برائے خواتین) مردان

(سکولز) صوبہ سرحد کے خصوصی تعاون کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

مزید برآں بلدیہ نے موجودہ بجٹ میں پرائمری سکولوں کے لئے اراضی خریدنے کے لئے ۵۔ لاکھ روپے مختص کئے ہیں۔ اس اعداد شمار سے معلوم ہوا۔ کہ بلدیہ نے گزشتہ سالوں میں ۶ ہائی سکول، ۹ مڈل اور ۶۳ پرائمری سکول حکومت کے تعاون سے طلباء و طالبات کے لیے تعمیر کئے ہیں۔ جبکہ رواں مالی سال ۸۸ - ۸۷ء کے دوران موجودہ دس پرائمری سکولوں میں ۲۰ اضافی کمرے تعمیر کئے جائیں گے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اب بلدیہ کے تمام پندرہ وارڈوں میں کوئی ایسا وارڈ باقی نہیں رہا ہے جہاں پر طلباء اور طالبات کے لیے پرائمری سکول موجود نہ ہو۔

جبکہ بعض وارڈوں میں مڈل اور ہائی سکول بھی موجود ہیں۔ مردان کے عوام اس بات پر شاہد ہیں۔ کہ گذشتہ تین سالوں میں بلدیہ مردان میں تعلیم کے میدان میں اتنے تعمیراتی کام اور ترقی نہیں ہوتی ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے گوشوارہ نمبر 1 ملاحظہ فرمائیں

صحت

صحت کے میدان میں بھی مردان شہر نے کافی ترقی کی ہے اور اس کا بیّن ثبوت یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال مردان جس پر مردان سے لے کر ملاکنڈ ڈویژن، بنیر، دیر اور باجوڑ تک کے عوام کے علاج معالجے کا انحصار ہے لیکن اس میں سپیشلسٹوں کی کمی تھی جس کے متعلق صدر پاکستان اور سابق گورنر سرحد سے ان کے مردان کے دوروں کے دوران اور صوبائی کونسل صوبہ سرحد کے اجلاسوں میں استدعا کی گئی کہ مردان ہسپتال میں سپیشلسٹوں کی تقرری عمل میں لائی جائے۔ چنانچہ بلدیہ کی سفارش پر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال مردان میں ریڈیالوجسٹ، میڈیکل سپیشلسٹ پیتھالوجسٹ، سرجن، گائنی کالوجسٹ، ای۔ این۔ ٹی اور چلڈرن سپیشلسٹوں کا تقرر کیا گیا اس کے علاوہ فنڈ میں اضافے، جدید آلات اور ادویات کی وافر مقدار میں فراہمی اور بجلی کا جنریٹر بھی نصب کیا گیا ڈاکٹروں اور نرسوں کے لیے کوارٹرز تعمیر کئے گئے۔ مزید برآں ایئر کنڈیشنڈ پلانٹ نصب کر کے ہسپتال کو مکمل طور پر ایئر کنڈیشنڈ کر دیا گیا۔ واضح رہے کہ صرف ایئر کنڈیشنڈ پلانٹ کی تنصیب پر ۱۲ لاکھ روپے حکومت نے صرف کئے تھے۔

اس کے ساتھ ساتھ بلدیہ نے صوبائی حکومت کے تعاون سے کس کورونہ وارڈ نمبر ۷ اور نزد پیرن پارک وارڈ نمبر ۵ میں دو ڈسپنسریاں بھی قائم کی ہیں۔ دونوں ڈسپنسریوں میں کل وقتی ایم بی بی ایس

ڈاکٹروں کے علاوہ لیڈی ہیلتھ وزیٹرز اور کمپونڈروں کو متعین کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ ہلال احمر ایسوسی ایشن مردان کے تعاون سے شریف آباد وارڈ نمبر ۱۵ میں ایک ایم۔ بی ایچ سنٹر بھی کھولا گیا ہے۔ ان ڈسپنسریوں میں بچوں کے متعدی امراض سے بچاؤ کے لیے انسدادی ٹیکے لگوانے کے لیے ای پی آئی کا عملہ بھی کام کر رہا ہے۔ ان ڈسپنسریوں میں غریب و نادار مریضوں کو ابتدائی طبّی امداد مفت فراہم کی جا رہی ہے۔ یہ ڈسپنسریاں کرایہ کی عمارات میں قائم ہیں جبکہ اس وقت پیران پارک وارڈ نمبر ۵ مردان میں ڈیڑھ لاکھ روپے کی لاگت سے ایک ڈسپنسری کی تعمیر جاری ہے جبکہ کس کورونہ میں ڈسپنسری کی تعمیر کے لیے اراضی خریدی جائے گی۔ ڈسپنسریوں کی تعمیر کے لیے بلدیہ نے سال رواں کے بجٹ میں ساڑھے تین لاکھ روپے مختص کئے ہیں۔

عوام کو متعدی امراض سے بچانے کے لیے محلوں اور گھروں میں جراثیم کش ادویات کا سپرے کرانے اور عوام کو متعدی امراض سے بچانے کے لیے لاکھوں افراد کو ہیضہ اور ملیریا کے انسدادی ٹیکے لگوائے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گزشتہ آٹھ سالوں میں دو آدھ کیسوں کے علاوہ ہیضہ کا کوئی کیس ہسپتال میں رجسٹرڈ نہیں کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ امسال بلدیہ نے تقریباً ۴۰ ہزار روپے کے خرچ سے فوگنگ سپرے کی جرمنی کی بنی ہوئی تین جدید مشینیں خریدی ہیں جس کے ذریعے گھروں اور محلوں میں فوگنگ سپرے کرائی جاتی ہے جبکہ ایک مشین ڈاٹسن پک اپ میں رکھ کر بازاروں میں فوگنگ سپرے کرائی جا رہی ہے اس کے علاوہ اس پروگرام پر بلدیہ لاکھوں روپے سالانہ عملہ کی تنخواہوں پر خرچ کر رہی ہے۔

سوئی گیس

سوئی گیس جو آج کل کی اہم اور بنیادی ضرورت ہے لیکن مردان سٹی کا وسیع و عریض علاقہ مین پائپ لائن کے قریب ہوتے ہوئے بھی اس نعمت سے محروم تھا۔ جس کے لیے صدر پاکستان اور سابق گورنر صوبہ سرحد اور صوبائی کونسل کے اجلاسوں کے دوران حکومت سے پرزور مطالبہ کیا گیا چنانچہ سابق چیئرمین بلدیہ کی ذاتی کوششوں سے صوبہ سرحد کے سابق گورنر نے کس کورونہ اور پار ہوتی کے علاقہ کو سوئی گیس کی پائپ لائن بہم پہنچانے کے لیے خصوصی احکامات صادر کیے۔ سال ۱۹۸۳ء میں سوئی ناردرن گیس پائپ لائن کارپوریشن نے کلپانی نالہ پر کس کورونہ اور پار ہوتی

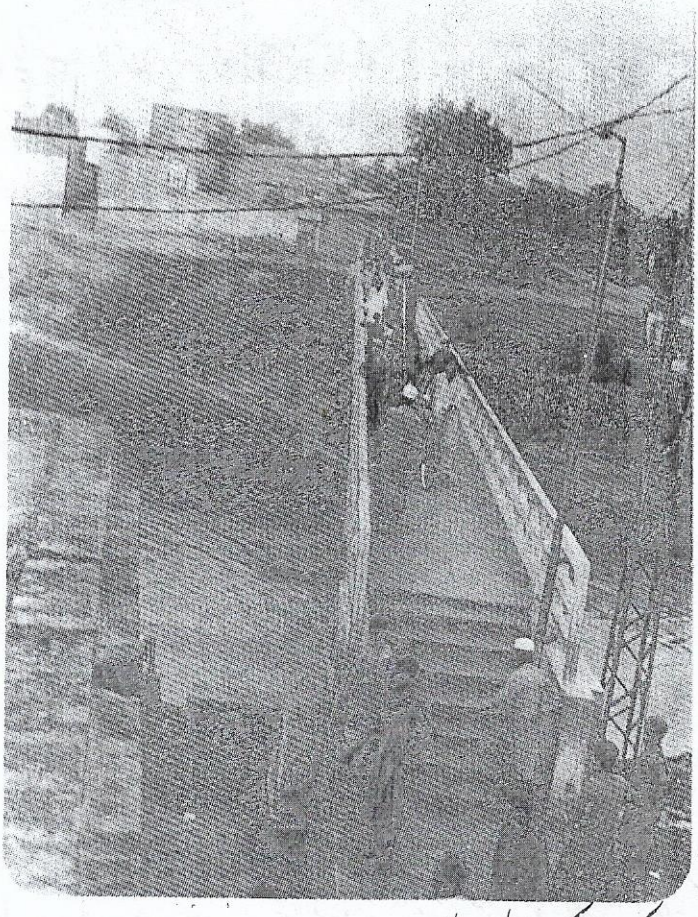
کے بڑے پلوں کے ساتھ سوئی گیس کی بڑی پائپ لائن لگا کر اور کس کورونہ اور پار ہوتی کے تمام محلوں کو سوئی گیس پائپ لائن کے ذریعے پہنچا کر عوام کو اس نعمت سے مستفید کیا ہے اس کے علاوہ بلدیہ کی سفارش پر گزشتہ سالوں میں بغدادہ، سنٹر کورونہ بغدادہ، باغ کالونی، شمسی روڈ محلہ ماندوری ہوتی، محلہ محب باباجی صاحب ہوتی، محلہ عزی خیل اور محلہ قاضی خیل ہوتی، اکبر روڈ اور دیگر کئی محلوں کو سوئی گیس کے محکمے نے سوئی گیس کی پائپ لائن پہنچائی ہے۔

سیلاب سے بچاؤ کا منصوبہ

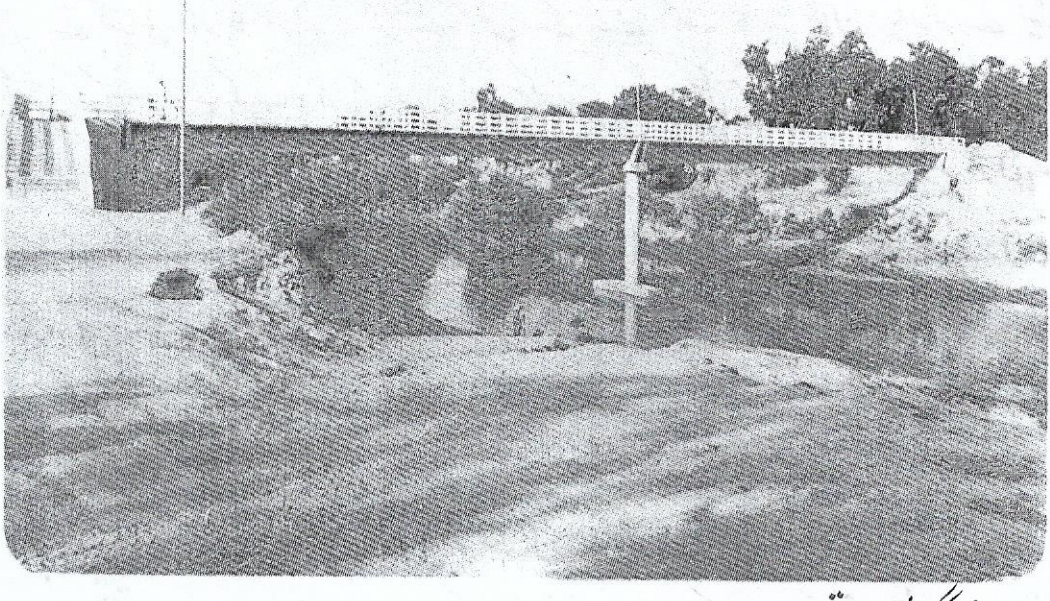
مردان سٹی کے درمیان کلپانی نالہ گزر رہا ہے جس سے سیلابوں کے موسم میں یہاں کی شہری آبادی کو سخت نقصان پہنچتا ہے اس کے لیے بھی صدر پاکستان، سابق گورنر سرحد اور صوبائی کونسل کے اجلاسوں میں حکومت سے پرزور اپیل کی گئی کہ مردان شہر کو سیلاب کی تباہ کاری سے بچانے کے لیے کوچی آباد کس کورونہ سے لے کر غلے گدر ہوتی تک جگہ بہ جگہ حفاظتی پشتوں کے علاوہ کلپانی نالہ کے کناروں کے ساتھ حفاظتی دیواریں تعمیر کی جائیں چنانچہ بلدیہ کی گذارش پر سال ۱۹۸۱ء میں صوبائی حکومت نے یہ مسئلہ فیڈرل فلڈ کمیشن کے حوالے کیا جس کے بعد فیڈرل فلڈ کمیشن نے نیشنل انجینئرنگ سروس آف پاکستان (NESPAK) کو مردان شہر کو سیلاب سے بچانے کے لیے ماسٹر پلان تیار کرنے کے احکامات صادر کیے نیسپاک نے کلپانی نالہ کا سروے کر کے اس کے لیے ایک ماسٹر پلان تیار کر کے فیڈرل فلڈ کمیشن کے حوالے کیا۔ اس کے بعد وفاقی حکومت نے اسکی منظوری دے دی۔ اس وقت کلپانی نالہ میں جگہ بہ جگہ حفاظتی دیواروں کی تعمیر کا کام محکمہ ایریگیشن مردان کے زیر نگرانی جاری ہے۔ مردان کے شہری اس کارنامے پر صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ ارباب محمد جہانگیر خان کا تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

چھوٹے پلوں کی تعمیر

کلپانی نالہ سے جہاں شہری آبادی کو نقصان پہنچتا ہے وہاں اس نے شہر کو آر اور پار دو حصوں میں تقسیم کیا ہے اور سیلابوں کے موسم میں یہاں کے عوام کو آمدورفت میں سخت



سکندری کوردنہ پل مروان



غلے گدر پل ہوتی

دشواریوں اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ سکندری کورونہ کے عوام کا یہ چالیس سال کا پرانا مطالبہ تھا کہ کلپانی نالہ پر پل تعمیر کیا جائے۔ چنانچہ سابق چیئرمین بلدیہ کی سرتوڑ کوششوں کے بعد فروری ۱۹۸۴ء میں سابق گورنر سرحد نے سکندری کورونہ مردان اور غلے گدر ہوتی کے مقامات پر کلپانی پر دو چھوٹے پل تعمیر کرنے کے لیے خصوصی احکامات صادر کئے۔ متذکرہ مقامات ۱۶ لاکھ روپے کی لاگت سے دو چھوٹے چھوٹے پل تعمیر کئے گئے ہیں جس کی بدولت عوام کی آمدورفت کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔

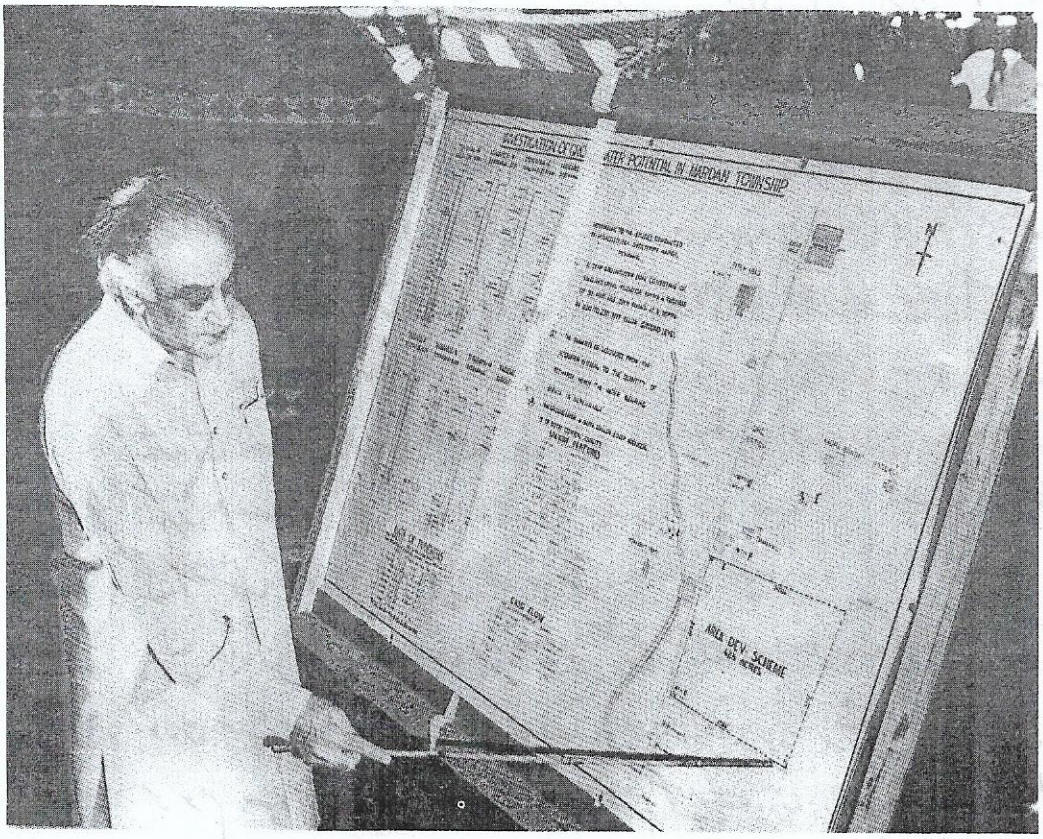
مردان ٹاؤن شپ

مردان شہر کی تعمیر و ترقی اور مردان میں ایک نیا شہر تعمیر کرنے کے لیے ۱۹۷۵ء میں مردان ڈیولپمنٹ اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا تھا لیکن سابقہ حکومتوں نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی اور مردان میں ایک نئے ٹاؤن شپ کی تعمیر کا مسئلہ معرضِ التواء میں پڑا تھا۔ بلدیہ کی منتخب قیادت نے اس طرف بھرپور توجہ دی اور حکومت سے اس سلسلے میں پرزور مطالبہ کیا گیا ——— اس مقصد کے لیے سابق گورنر سرحد کی صدارت میں گورنر ہاؤس پشاور اور مردان میں اعلیٰ سطح کے کئی اجلاس ہوئے جس میں چیئرمین بلدیہ بھی شریک ہوئے۔ بالآخر سال ۱۹۸۱ء میں مردان ٹاؤن شپ سکیم کی حکومت نے منظوری دے دی اور اس کے لیے مردان نوشہرہ روڈ پہ ساڑھے چار سو ایکڑ اراضی حاصل کی گئی۔ سابق گورنر سرحد نے ۲۸ فروری ۱۹۸۴ء کو مردان ٹاؤن شپ سکیم کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس نئے ٹاؤن کا نام "شیخ ملتون" رکھا گیا ہے۔ اس نئے ٹاؤن کی تعمیر سے جہاں عوام کو رہائشی سہولتیں میسّر ہوئی ہیں وہاں اس سے مردان کی تعمیر و ترقی اور خوبصورتی میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نوشہرہ اور مردان کے درمیان دو طرفہ شاہراہ (ڈیول کیرج وے) کی تقریباً ۵ کروڑ روپے کی لاگت سے منصوبہ کی منظوری میں بھی بلدیہ مردان کی کوششوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

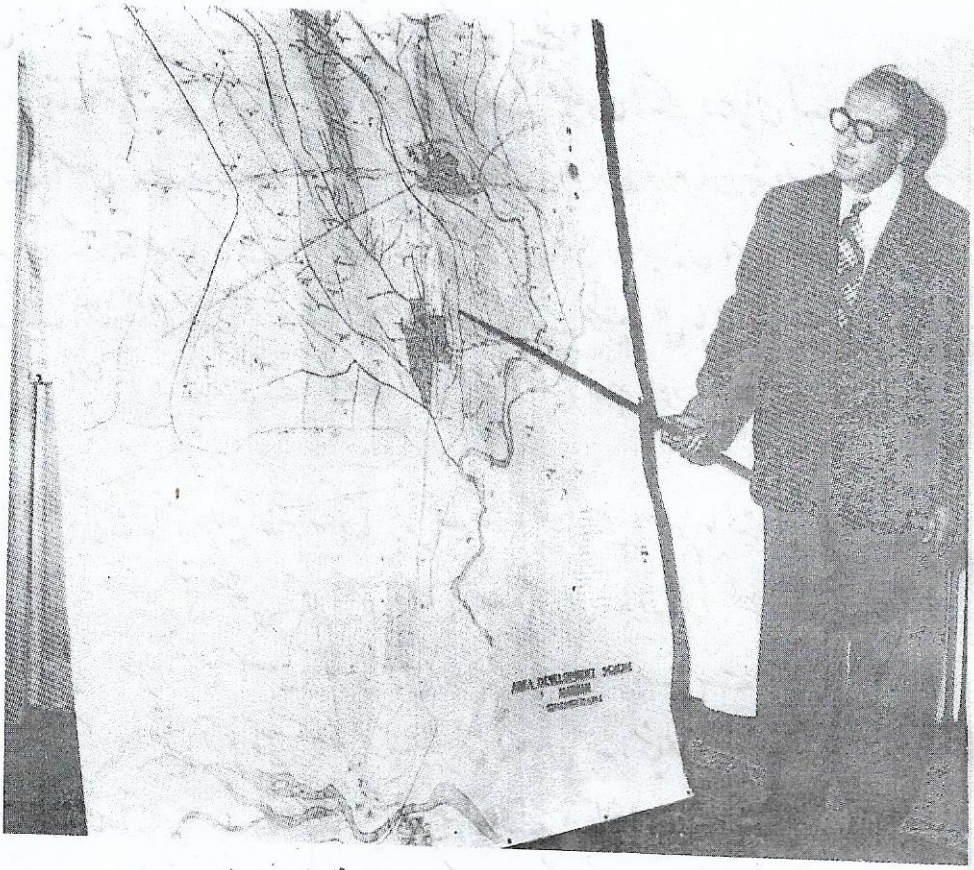
مردان ٹاؤن شپ کی وجہ تسمیہ "شیخ ملتون" کی وضاحت کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ یہ ٹاؤن شپ پٹھانوں کے مشہور بزرگ اور روحانی پیشوا حضرت شیخ ملی باباؒ کے نام گرامی سے موسوم ہے۔ "تون" پشتو میں جگہ یا مقام کو کہتے ہیں۔ اس بناء پر شیخ ملتون کے معنی یہ ہوئے



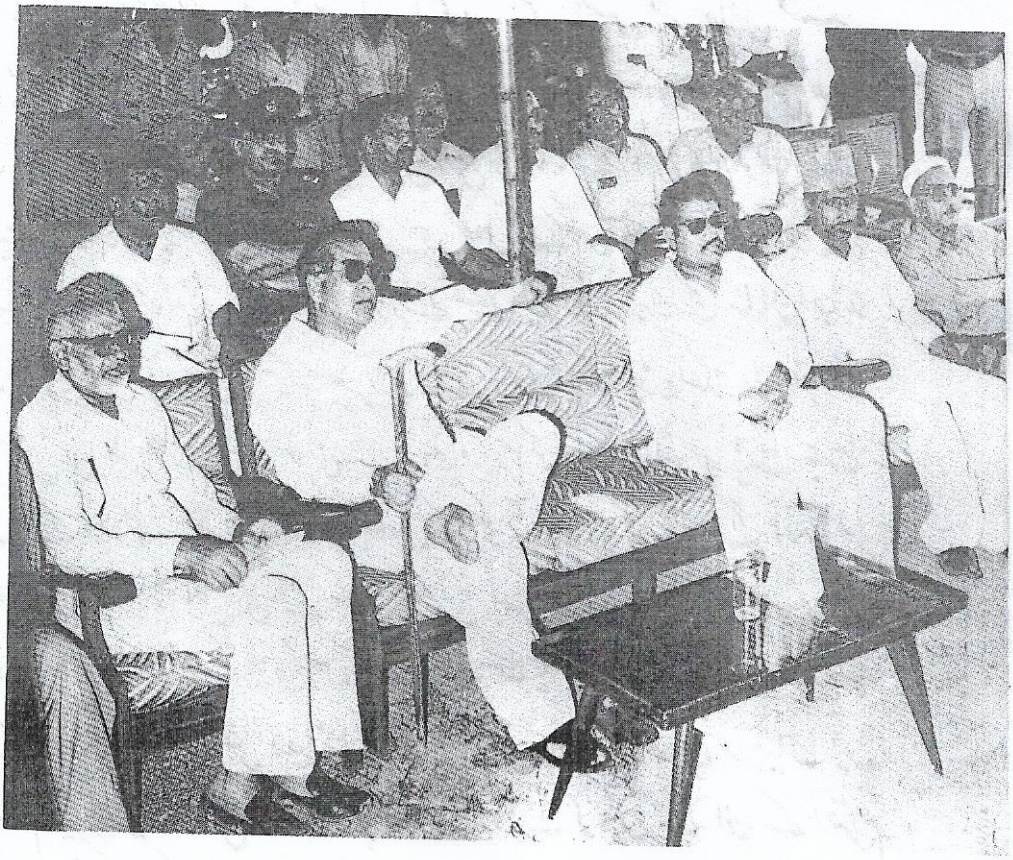
جناب امین اللہ خان (مرحوم) صوبائی سیکرٹری فزیکل پلاننگ وہاؤسنگ گورنر ہاؤس پشاور میں بتاریخ ۹ دسمبر ۱۹۸۰ء



جناب عبداللطیف خان صوبائی سیکرٹری فزیکل پلاننگ وہاؤسنگ مردان ٹاؤن کے مقام پر بتاریخ ۲۲ مئی ۱۹۸۳ء



گورنر سرحد لفٹننٹ جنرل فضل حق کو مردان ٹاؤن شپ کے بارے میں تفصیلات بتا رہے ہیں۔



گورنر سرحد لفٹننٹ جنرل فضل حق کو مردان ٹاؤن شپ کے بارے میں تفصیلات بتا رہے ہیں۔

"شیخ ملی کی جگہ" ۔ اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ شیخ ملی کون تھے؟

اس سلسلے میں مختصراً یہ بتانا ضروری ہے کہ پٹھانوں میں مختلف قبیلوں کے درمیان آئے دن اراضی پر جھگڑے ہوتے تھے اس لیے ضرورت اس امر کی تھی کہ پٹھانوں کے درمیان بندوبست اراضی اس طرح کی جائے کہ ان کے درمیان آئے دنوں کی خون ریزیاں ختم ہو جائیں اس مقصد کے لیے پٹھانوں کے سردار ملک احمد خان نے یہ کام اپنے دستِ راست شیخ ملی بابا کے سپرد کیا تاکہ ہر قبیلہ اپنے علاقے میں امن و اطمینان کے ساتھ زندگی بسر کرتا رہے اور اسے کسی دوسرے قبیلہ کی مداخلت کا خطرہ نہ ہو۔

لیکن تقسیم اراضی کا کام کوئی اتنا آسان کام نہ تھا پھر خصوصاً ایک غیر تعلیم یافتہ اور اپنے آپ کو ہر حیثیت سے آزاد رکھنے کی متمنی قوم میں اس تقسیم میں ہزاروں خطرات پوشیدہ ہو سکتے تھے۔ علاوہ ازیں ضرورت اس امر کی تھی کہ کسی ایک یا ایک سے زیادہ ایسے اشخاص کی خدمات حاصل کی جائیں کہ جو اس فرض کو بطریقِ احسن سرانجام دے سکتے۔ اور جو ملک کے اس اولین "بندوبست اراضی" سے تمام قبائل کو اپنی اہلیت و قابلیت سے مطمئن کر سکتے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس بات کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ اس وقت نہ تو کسی انجینئر کی خدمات حاصل کی جا سکتی تھیں اور نہ ہی ان لوگوں کے پاس کسی خاص قسم کے اوزار یا سامان تھا کہ جس سے ملک کے طول و عرض کی وہ پیمائش کرتے اور وہ بھی کسی طویل المیعاد منصوبے کے تحت نہیں بلکہ کم سے کم وقت میں۔ لیکن شیخ ملی بابا نے اس کام کو بطریقِ احسن انجام دینے کا بوجھ اپنے کندھوں پہ اٹھا لیا اور صرف یہی نہیں کہ اس ذمہ داری کو قبول کیا بلکہ اسے اس احسن طریقے سے انجام دیا کہ صدیاں گزرنے کے بعد دورِ جدید کے سامانِ جدید سے مسلح ماہرین بندوبست بھی اس کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکے۔ مختصر یہ کہ "بندوبست اراضی" کا اہم اور مشکل ترین فرض شیخ ملی بابا نے اس خوبی سے انجام دیا کہ وہ پٹھان جو بات بات پر آپس میں الجھ جانے کے عادی تھے اُن کے فیصلوں کو بخوشی قبول کرنے لگے اور ہر قبیلہ اپنے حصہ کے مخصوص علاقہ پہ اطمینان کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگا پھر اس تقسیم میں جس سوچ و تدبر سے کام لیا گیا اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جہاں اسے خیال ہوا کہ دو قبیلوں کے درمیان حدِّ اراضی وجہ نزاع بن سکتی تھی اس نے وہیں درمیان میں ملّا، سید یا میاں کے نام سیری یا بخشش کے طور پہ زمینیں وقف کر دیں تاکہ ان کے احترام کی وجہ سے طرفین آپس میں الجھ نہ سکیں۔

شیخ ملی بابا نے تمام مقبوضہ علاقہ پر نگاہ ڈالی اس کی جانچ پڑتال کی۔ علاقہ بھی کچھ مختصر سا علاقہ نہ تھا۔ مہمندوں کی پہاڑیوں سے شروع ہوکر ایک طرف دوآبہ، ہشتنگر (ہشتنغر) اور علاقہ مردان سے گزر کر دریائے سندھ تک پھیل چکا تھا تو دوسری طرف مردان کے میدانی علاقے سے نکل کر اس کی سرحدیں سوات، بونیر، دیر اور باجوڑ تک کو اپنی وسعت میں لیے ہوئے تھیں۔ چنانچہ یہ تمام علاقہ یوسف زئے۔ گگیانی۔ محمد زئے۔ خویشگی۔ اتمان خیل اور ترکانڑی میں تقسیم کر دیا جس پر وہ آج تک قابض ہیں۔

شیخ ملیؒ کی تقسیم کا ایسا کامیاب طریقہ تھا کہ جس کی جس قدر بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ شیخ ملی کے بندوبست اراضی کے بارے میں پٹھانوں کے مشہور شاعر صاحب سیف و قلم خوشحال خان خٹک نے کیا خوب کہا ہے۔

ے دوہ کارونہ دی پہ سوات کښ
کہ خفی دی کہ جلی
یو محزن د در و پزہ دے
بل دفتر د شیخ ملی

شیخ ملی کی مذکورہ تقسیم اراضی کے بارے میں وثوق سے نہیں کہا جا سکتا کہ یہ کب اور کس سن میں ہوا تاہم اتنا یقینی ہے کہ اس نے اس اہم کام کو ۱۵۲۵ء اور ۱۵۳۰ء کے درمیان مکمل کیا تھا۔

شیخ ملی بابا کے مزار کے بارے میں بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ وہ شاہ ڈنڈ بابا کے قبرستان پار ہوتی مردان میں ہے جبکہ مورخین کے مطابق شیخ ملی بابا کا مزار سوات میں قمبر و بلوگرام کے درمیان نویکلے اِنگورو ڈھیری میں واقع ہے۔

آخر میں چیئرمین و کونسلران بلدیہ مردان کے شہریوں اور اپنے سٹاف کی شبانہ روز محنت اور کاوشوں کے علاوہ تمام صوبائی اور ضلعی محکموں کے حکام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جن کے مخلصانہ تعاون اور ماہرانہ مشورے ہر قدم پر عوام کی فلاح و بہبود اور مردان شہر کی تعمیر و ترقی میں ہمارے شامل حال رہے اور جس کی بدولت ہم عوام کی خدمت اور اپنے فرائض صحیح طور پر بجا لانے میں کامیاب ہوئے اور اگر عوام کا یہ خلوص تعاون اسی طرح کونسلران بلدیہ کے ساتھ رہا تو مردان بہت جلد دوسرے ترقیاتی شہروں کی صف میں کھڑا ہوگا۔

میونسپل کمیٹی مردان

گزشتہ سالوں میں تعلیم کے شعبہ میں مردان شہر نے جو ترقی کی ہے اور اس سلسلے میں بلدیہ نے جو کردار ادا کیا ہے ذیل میں اس کا ایک جائزہ پیش کیا جاتا ہے جس سے یہ بات واضح ہو جائیگی کہ گزشتہ عرصہ میں بلدیہ نے شہر میں طلباء و طالبات کے ۶۳ پرائمری ۹ مڈل اور ۶ ہائی سکول تعمیر کرنے کے علاوہ مڈل اور ہائی سکولوں میں مزید ۸ کمرے تعمیر کئے ہیں جبکہ سال رواں ۸۸-۱۹۸۷ کے دوران موجودہ پرائمری سکولوں میں مزید ۱۳ کمرے تعمیر کئے جائینگے جبکہ بلدیہ کی سفارش پر سال رواں کے صوبائی بجٹ میں حکومت نے کس کورونہ وارڈ نمبر ۲ میں گرلز ہائی سکول تعمیر کرنے کی منظوری دی ہے۔ مزید تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

۸۱ — ۱۹۸۰	۸۲ — ۱۹۸۱	۸۳ — ۱۹۸۲	۸۴ — ۱۹۸۳	۸۸ — ۱۹۸۷ء
(الف) اسٹبلشمنٹ آف پرائمری سکولز	(الف) اسٹبلشمنٹ آف پرائمری سکولز	(الف) اسٹبلشمنٹ آف پرائمری سکولز	(الف) اسٹبلشمنٹ آف پرائمری سکولز	موجودہ سال کے دوران مندرجہ ذیل پرائمری سکولوں میں دو دو اضافی کمرے تعمیر کئے جائیں گے۔
نوٹ : مندرجہ ذیل مقامات پر طلباء طالبات کے لیے نئے پرائمری سکول تعمیر کئے گئے۔	۱ : گورنمنٹ پرائمری سکول وارڈ نمبر ۱۲ گلی باغ ہوتی	۱ : گورنمنٹ پرائمری سکول وارڈ نمبر ۱۲ گلی باغ ہوتی	۱ : گورنمنٹ پرائمری سکول نزد ریلوے سٹیشن وارڈ نمبر ۱	گورنمنٹ پرائمری سکول کس کورونہ وارڈ نمبر ۲
۱ : گورنمنٹ پرائمری سکول بلند خیل وارڈ نمبر ۱۳ ہوتی	۲ : گورنمنٹ پرائمری سکول وارڈ نمبر ۱۵ پار ہوتی	۲ : گورنمنٹ پرائمری سکول وارڈ نمبر ۷ کوچی آباد	۲ : گورنمنٹ پرائمری سکول فقیرن روڈ وارڈ نمبر ۸ بغدادہ	گورنمنٹ پرائمری سکول پار ہوتی وارڈ نمبر ۱۴
۲ : گورنمنٹ پرائمری سکول کوچی آباد وارڈ نمبر ۷ کس کورونہ	۳ : گورنمنٹ پرائمری سکول وارڈ نمبر ۱۵ پار ہوتی	۳ : گورنمنٹ پرائمری سکول وارڈ نمبر ۱۵ جان آباد	۳ : گورنمنٹ پرائمری سکول نورمن خیل وارڈ نمبر ۱۳ پار ہوتی	گورنمنٹ پرائمری سکول بکٹ گنج وارڈ نمبر ۲
۳ : گورنمنٹ پرائمری سکول نمبر ۲ وارڈ نمبر ۸ بغدادہ	۴ : گورنمنٹ پرائمری سکول وارڈ نمبر ۱ کاروان روڈ	۴ : گورنمنٹ پرائمری سکول وارڈ نمبر ۵ مرگھٹ رستم خیل مردان	۴ : گورنمنٹ پرائمری سکول اللہ داد خیل وارڈ نمبر ۱۱ ہوتی	گورنمنٹ پرائمری سکول مرگھٹ مردان وارڈ نمبر ۶
	۵ : گورنمنٹ پرائمری سکول وارڈ نمبر ۱ پولیس لائن	۵ : گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول وارڈ نمبر ۱۵ لیبر کالونی	۵ : گورنمنٹ پرائمری سکول محب روڈ وارڈ نمبر ۱۴ پار ہوتی	گورنمنٹ پرائمری سکول نمبر ۲ بغدادہ وارڈ نمبر ۸
	۶ : گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول نمبر ۲ وارڈ نمبر ۷ کس کورونہ	۶ : گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول وارڈ نمبر ۱ کاروان روڈ	۶ : گورنمنٹ پرائمری سکول ارم کالونی وارڈ نمبر ۱	گورنمنٹ مڈل سکول طور روڈ ہوتی وارڈ نمبر ۹
	۷ : گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول وارڈ نمبر ۴ عیدگاہ روڈ	۷ : گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول وارڈ نمبر ۱ پولیس لائن	۷ : گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول فقیرن روڈ وارڈ نمبر ۸ بغدادہ	تعمیر آر سی سی چھت پرائمری سکول نزد یتیم خانہ وارڈ نمبر ۲
	۸ : گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول وارڈ نمبر ۱۲ انڈا کے ہوتی	۸ : گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول وارڈ نمبر ۱۲ عزی خیل	۸ : گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول جان آباد وارڈ نمبر ۱۵	گورنمنٹ پرائمری سکول نالی پار ہوتی وارڈ نمبر ۱۲
			۹ : گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول اللہ داد خیل وارڈ نمبر ۱۱ ہوتی	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول دامان، وارڈ نمبر ۵
				گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول لیبر کالونی وارڈ نمبر ۱۵
				گورنمنٹ پرائمری سکول نورمن خیل پار ہوتی وارڈ نمبر ۱۳

۸۰ — ۱۹۸۰

(ب) امپرومنٹ آف پرائمری سکولز

نوٹ: مندرجہ ذیل مقامات پر موجود پرائمری سکولوں میں دو مزید اضافی کمرے تعمیر کئے گئے۔

۱: گورنمنٹ پرائمری سکول لیبر کالونی وارڈ نمبر ۱۵ انڈسٹریل ایریا ملتان

۲: گورنمنٹ پرائمری سکول باڑی چم وارڈ نمبر ۴ مردان

۳: گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول وارڈ نمبر ۱۴ پار ہوتی

(ج) ری پلیسمنٹ آف پرائمری سکولز

نوٹ: مندرجہ ذیل مقامات پر سکول کرایہ کے مکانات میں تھے اسکی جگہ نئے سکول تعمیر کئے گئے۔

۱: گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول وارڈ نمبر ۱۵ روڈ یا

۲: گورنمنٹ پرائمری سکول وارڈ نمبر ۷ کس کورونہ

۸۱ — ۱۹۸۲

۹: گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول وارڈ نمبر ۱۴ پار ہوتی

۱۰: گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول نمبر ۲ وارڈ نمبر ۷ کس کورونہ

(ب) امپرومنٹ آف پرائمری سکولز

۱: گورنمنٹ پرائمری سکول وارڈ نمبر ۷ کس کورونہ

۲: گورنمنٹ پرائمری وارڈ نمبر ۱۳ نالی پار ہوتی ڈانگ بابا

۳: گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول وارڈ نمبر ۱۵ روڈ یا

۴: گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بغدادہ نمبر ۲ وارڈ نمبر ۸

(ج) ری پلیسمنٹ آف پرائمری سکولز

۱: گورنمنٹ پرائمری سکول وارڈ نمبر ۱ بجلی گھر

۲: گورنمنٹ پرائمری سکول وارڈ نمبر ۱۱ نورمن خیل

۸۲ — ۱۹۸۳

(ب) امپرومنٹ آف پرائمری سکولز

۱: گورنمنٹ پرائمری سکول نمبر ۱ وارڈ نمبر ۱۴ مردان

۲: گورنمنٹ پرائمری سکول وارڈ نمبر ۱۳ بلند خیل ہوتی

۳: گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول وارڈ نمبر ۱۵ لیبر کالونی

۴: گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول وارڈ نمبر ۷ کس کورونہ

۵: گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول وارڈ نمبر ۴ عیدگاہ روڈ

(ج) ری پلیسمنٹ آف پرائمری سکولز

۱: گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول وارڈ نمبر ۱۲ الٹڈا کے ہوتی

۲: گورنمنٹ پرائمری سکول وارڈ نمبر ۱ پولیس لائن

۳: گورنمنٹ پرائمری سکول وارڈ نمبر ۱۴ شاہ ڈھنڈ بابا

۸۳ — ۱۹۸۴

(ب) امپرومنٹ آف پرائمری سکولز

نوٹ: مندرجہ ذیل مقامات پر موجود پرائمری سکولوں میں مزید ایک ایک کمرہ تعمیر کیا گیا۔

۱: گورنمنٹ پرائمری سکول پولیس لائن وارڈ نمبر ۱

۲: گورنمنٹ پرائمری سکول نالی پار وارڈ نمبر ۱۲ ہوتی

۳: گورنمنٹ پرائمری سکول کوچی آباد وارڈ نمبر ۷ کس کورونہ

۴: گورنمنٹ پرائمری سکول لیبر کالونی وارڈ نمبر ۱۵

۵: گورنمنٹ پرائمری سکول بغدادہ وارڈ نمبر ۸

۶: گورنمنٹ پرائمری سکول بکٹ گنج نزد یتیم خانہ وارڈ نمبر ۲

۷: گورنمنٹ پرائمری سکول محلہ ڈاکٹر لطیف بکٹ گنج وارڈ نمبر ۲

(ج) ری پلیسمنٹ آف پرائمری سکولز

۱: گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول باڑی چم وارڈ نمبر ۴

۸۰ — ۱۹۸۰

(د) اپ گریڈیشن پرائمری سے مڈل سکول

نوٹ: مندرجہ ذیل مقامات پر موجود پرائمری سکولوں کا درجہ بڑھا کر مڈل سکول کا درجہ دیا گیا۔

۱ : گورنمنٹ پرائمری سکول طور و روڈ
وارڈ نمبر ۹ ہوتی

۲ : گورنمنٹ پرائمری سکول شرقی
وارڈ نمبر ۱۴ پار ہوتی

(ذ) اپ گریڈیشن مڈل سے ہائی سکول

نوٹ: مندرجہ ذیل مڈل سکول کا درجہ بڑھا کر ہائی سکول کا درجہ دیا گیا۔

۱ : گورنمنٹ گرلز مڈل سکول
وارڈ نمبر ۲ بکٹ گنج

(ر) ری نیوشن اینڈ امپرومنٹ

۱ : گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۲ مردان
(نوٹ) گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۲ مردان کی پرانی بوسیدہ عمارت کو مسمار کر کے اسکی جگہ نئی سکول بلڈنگ تعمیر کی گئی۔

۸۲ — ۱۹۸۱

(د) اپ گریڈیشن پرائمری سے مڈل سکول

نوٹ: مندرجہ ذیل وارڈ میں موجود پرائمری سکول کا درجہ بڑھا کر مڈل کا درجہ دیا گیا اور مڈل سکول کیلئے نئی عمارت تعمیر کی گئی۔

۱ : گورنمنٹ پرائمری سکول
وارڈ نمبر ۱۵ لیبر کالونی

۲ : گورنمنٹ پرائمری سکول بکٹ گنج وارڈ نمبر ۱ کو بھی مڈل سکول کا درجہ دیا گیا۔

(ذ) اپ گریڈیشن مڈل سے ہائی سکول

۱ : گورنمنٹ مڈل سکول شرقی
وارڈ نمبر ۱۴ پار ہوتی

(ر) تعمیر ایڈیشنل کلاس روم

۱ : گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۳
وارڈ نمبر ۶، مردان میں دو نئے اضافی کمرے تعمیر کئے گئے۔

۸۳ — ۱۹۸۲

(د) اپ گریڈیشن پرائمری سے مڈل سکول

نوٹ: مندرجہ ذیل مقامات پر موجود پرائمری سکولوں کا درجہ بڑھا کر مڈل کا درجہ دیا گیا اور مڈل سکول کیلئے نئی عمارت تعمیر کی جا رہی ہے۔

۱ : گورنمنٹ پرائمری سکول
وارڈ نمبر ۴ بازی چم عید گاہ روڈ

۲ : گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
وارڈ نمبر ۱۴ شاہ ڈھنڈ بابا پار ہوتی

(ر) تعمیر ایڈیشنل کلاس روم

نوٹ: مندرجہ ذیل مڈل / ہائی سکولوں میں نئے اضافی کمرے تعمیر کئے ہیں۔

۱ : گورنمنٹ مڈل سکول وارڈ نمبر ۹ طور و روڈ
ہوتی میں دو کمرے

۲ : گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر ۱ وارڈ نمبر ۱ مردان میں ایک کمرہ

۳ : گورنمنٹ گرلز ہائی سکول، شمسی روڈ ہوتی (وارڈ نمبر ۱ میں) ۳ کمرے

۸۴-۱۹۸۳ تا ۸۵-۱۹۸۴

(د) اپ گریڈیشن پرائمری سے مڈل سکول

۱ : گورنمنٹ پرائمری سکول
کس کورونہ وارڈ نمبر ۷

۸۵ — ۱۹۸۴

۱ : گورنمنٹ پرائمری سکول پار ہوتی وارڈ نمبر ۱۴
(کس کورونہ مردان کے بجائے)

۲ : گورنمنٹ پرائمری سکول بجلی گھر
پولیس لائن وارڈ نمبر ۱

(ذ) اپ گریڈیشن مڈل سے ہائی سکول

۱ : گورنمنٹ گرلز مڈل سکول
شاہ ڈھنڈ بابا پار ہوتی
وارڈ نمبر ۱۴

۸۵ — ۱۹۸۴

۲ : گورنمنٹ مڈل سکول
لیبر کالونی وارڈ نمبر ۱۵

۱ : تعمیر دوبارہ نئی بلڈنگ
گورنمنٹ ہائی سکول برائے
بکٹ گنج وارڈ نمبر ۲

گوشوارہ نمبر ۲

میونسپل کمیٹی مردان

منصوبہ جات واٹر سپلائی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
نمبر شمار	فیز و محل وقوع	سال سکیم	تعداد ٹیوب ویلز	ٹیوب ویل جو چالو حالت میں ہے	ناکارہ ٹیوب ویل	زیر تجویز زیر کار	تعداد ٹنکی و گنجائش آب
۱	فیز I بکٹ گنج۔ نواب علی روڈ	۱۹۶۲	۲ گجو خان روڈ		۲	—	
۲	فیز I گجو خان روڈ۔ شام گنج	۱۹۸۰	۱ گجو خان	چالو حالت میں	—	—	۵۰ ہزار گیلن پانی کی ٹنکی ڈائریکٹ
۳	فیز I خاکسار منزل	۱۹۷۸		〃	—	—	〃
۴	فیز II امپرومنٹ عیدگاہ روڈ	۱۹۸۴	۱ کاروان روڈ	〃	—	—	ایک لاکھ گیلن پانی
۵	سکیم 〃 بجلی گھر۔ نیستہ روڈ	۱۹۸۴	۱ جان آباد	〃	—	—	〃 〃
۶	فیز II باڑی چم	۱۹۷۳	۴ عیدگاہ	۱ 〃	۳	—	بذریعہ بالا ٹنکی
	شمسی روڈ ہوتی	۱۹۸۳	۱ نرسری خانہ	۱ 〃	—	—	
	بالو محلہ۔ مردان خاص						
۷	اللہ داد خیل۔ نالی پار	۱۹۷۶	۲ ڈانگ بابا	۲ 〃	—	—	بذریعہ ٹنکی ایک لاکھ گیلن
۸	بلند خیل	۱۹۷۶	۲ پیران پارک	۱ 〃	۱	—	〃 〃 〃
۹	عیسیٰ خیل۔ اللہ داد خیل	۱۹۸۱	۱ اعزی خیل	۱ 〃	—	—	ڈائریکٹ
۱۰	اکبر روڈ وغیرہ	۱۹۸۷	۱ سوئے کنڈر	۱ 〃	—	—	〃
۱۱	مردان خاص	۱۹۸۴	۱ پیران پارک	۱ 〃	—	—	〃
۱۲	باڑی چم۔ رستم خیل	۱۹۸۷	۱ باڑی چم	—	—	۱	
۱۳	فیز III بغدادہ	۱۹۸۷ ۱۹۷۸	۲ بغدادہ	۲ 〃	—	—	۵۰ ہزار گیلن پانی
	نیو بغدادہ	۱۹۸۷		—	—	۱	
۱۴	فیز IV زون الف کس کورونہ	۱۹۸۳	۱ کس کورونہ	۱ 〃	—	—	ایک لاکھ گیلن پانی ڈائریکٹ
۱۵	〃 〃 〃	۱۹۸۷	۱	—	—	۱	
۱۶	زون ب پار ہوتی	۱۹۸۳	۱ پار ہوتی	۱ 〃	—	—	ایک لاکھ گیلن پانی ڈائریکٹ
۱۷	فیز V رام باغ۔ روڈ یا جدید	۱۹۸۷	۱ رام باغ	۱ 〃	—	—	〃
	شریف آباد			—	—	—	
۱۸	گلی باغ۔ لنڈاکے ہوتی	۱۹۸۷	۱	—	—	۱	〃

گوشوارہ ۳

بلدیہ کے چھ سالہ میزانیوں کا موازنہ

ازسال ۷۹ــ۱۹۷۸ تا ۸۴ــ۱۹۸۳

نمبر شمار	مالی سال	کیش بیلنس	آمدن	کل آمدن	کل اخراجات	سال کے آخر میں بچت
۱	۷۹ــ۱۹۷۸	۱۲,۳۳,۰۷۴	۵۴,۸۴,۴۸۳	۶۶,۵۹,۵۵۷	۵۷,۳۹,۸۴۰	۹,۱۹,۸۱۷
۲	۸۰ــ۱۹۷۹	۹,۱۹,۸۱۷	۸۸,۰۰,۰۰۰	۹۷,۱۹,۸۱۷	۸۳,۴۹,۵۲۱	۱۳,۷۰,۲۹۶
۳	۸۱ــ۱۹۸۰	۱۳,۷۰,۲۹۶	۱,۱۶,۳۷,۷۵۵	۱,۳۰,۴۴,۰۵۱	۱,۱۶,۲۵,۵۰۰	۱۴,۱۸,۵۵۱
۴	۸۲ــ۱۹۸۱	۱۴,۱۸,۵۵۱	۱,۲۰,۴۰,۳۳۴	۱,۳۴,۵۸,۸۸۵	۱,۲۵,۲۴,۰۰۰	۹,۳۴,۸۸۵
۵	۸۳ــ۱۹۸۲	۱۷,۹۹,۳۴۶	۱,۸۹,۹۲,۸۰۰	۲,۰۷,۹۲,۱۴۶	۲,۰۰,۸۱,۹۶۲	۷,۱۰,۱۸۴
۶	۸۴ــ۱۹۸۳	۱۸,۸۰,۶۷۵	۱,۶۷,۰۸,۶۷۵	۱,۸۵,۸۹,۳۵۰	۱,۴۸,۱۸,۵۱۴	۳۷,۷۰,۸۳۶

گوشوارہ ۴

بلدیہ کے چار سالہ میزانیوں کا موازنہ

ازسال ۸۵ــ۱۹۸۴ تا ۸۸ــ۱۹۸۷

۱	۸۵ــ۱۹۸۴	۳۷,۷۰,۸۳۶	۱۸۱,۷۱,۷۸۰	۲,۱۹,۴۲,۶۱۶	۱,۸۶,۹۰,۲۱۵	۳۲,۳۲,۴۰۱
۲	۸۶ــ۱۹۸۵	۳۲,۳۲,۴۰۱	۱,۵۵,۵۷,۰۱۸	۱,۸۸,۰۹,۴۱۹	۱,۸۴,۴۵,۱۵۵	۳,۶۴,۲۶۴
۳	۸۷ــ۱۹۸۶	۳,۶۴,۲۶۴	۲,۲۰,۹۹,۲۰۰	۲,۲۴,۶۳,۴۶۴	۲,۲۱,۶۶,۰۲۶	۲,۹۷,۴۳۸
۴	۸۸ــ۱۹۸۷	۲,۹۷,۴۳۸	۲,۸۴,۴۲,۸۰۰	۲,۸۷,۴۰,۲۳۸	۲,۷۰,۵۵,۰۷۱	۱۶,۸۵,۱۶۷

گوشوارہ ۵

تفصیلِ آمدن ٹھیکہ جات میونسپل کمیٹی مردان

از سال ۷۸-۱۹۷۷ تا ۸۴-۱۹۸۳

سال	محصول چنگی/ٹول ٹیکس	میلہ مال مویشیاں	بس سٹینڈ
۷۸-۱۹۷۷	۲۲ لاکھ ۵ سو روپے اکیاسی پیسے بمعہ ٹول ٹیکس	۳ لاکھ ۴۷ ہزار روپیہ	NIL
۷۹-۱۹۷۸	۳۱ لاکھ اکیاون ہزار روپیہ بمع ٹول ٹیکس	۵ لاکھ ۴۵ ہزار روپیہ	دو لاکھ باسٹھ ہزار روپے بمعہ تہہ بازاری در اڈہ
۸۰-۱۹۷۹	چوالیس لاکھ پندرہ ہزار روپیہ بمع ٹول ٹیکس	۷ لاکھ ۲۰ ہزار روپیہ	بارہ لاکھ ۷۵ ہزار روپیہ بمع تہہ بازاری در اڈہ
۸۱-۱۹۸۰	اڑتالیس لاکھ گیارہ ہزار روپیہ	۹ لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ	نو لاکھ ایک ہزار
۸۲-۱۹۸۱	۶۰ لاکھ پچہتر ہزار روپے بمع ٹول ٹیکس	گیارہ لاکھ ۳۰ ہزار روپیہ	چھ لاکھ دو ہزار روپیہ بغیر تہہ بازاری در اڈہ
۸۳-۱۹۸۲	پچاسی لاکھ روپے بغیر ٹول ٹیکس کے	نو لاکھ ۵۳ ہزار روپیہ / ڈسٹرکٹ کونسل مردان نے نزدیکی مضافات میں یہ عدد میلہ جات مویشیاں کھول دیئے ہیں۔	آٹھ لاکھ ۸۳ ہزار روپیہ بغیر تہہ بازاری در اڈہ
۸۴-۱۹۸۳	۸۵ لاکھ ۷۰ ہزار روپے بغیر ٹول ٹیکس	دس لاکھ ۲۵ ہزار روپے	نو لاکھ ۸۵ ہزار روپیہ

گوشوارہ ۶

تفصیل آمدن ٹھیکہ جات میونسپل کمیٹی مردان

از سال ۸۵-۱۹۸۴ تا ۸۸-۱۹۸۷

نمبر شمار	سال	محصول چنگی	میلہ مال مویشیاں	بس سٹینڈ	سوزوکی سٹینڈ
۱	۸۵ ۱۹۸۴	۱,۰۵,۵۰,۰۰۰/- روپے	۱۱,۰۰,۰۰۰/- روپے	۱۶,۵۰,۰۰۰/- روپے	NIL
۲	۸۶ ۱۹۸۵	۱,۰۰,۰۰,۰۰۰/- "	۱۵,۱۱,۰۰۰/- "	۱۸,۲۵,۰۰۰/- روپے	۲,۶۶,۰۰۰/- روپے
۳	۸۷ ۱۹۸۶	۹۰,۵۰,۰۰۰/- "	۱۴,۴۰,۰۰۰/- "	۱۷,۰۰,۰۰۰/- روپے	۳,۳۵,۰۰۰/- "
۴	۸۸ ۱۹۸۷	۱,۰۵,۱۰,۰۰۰/- "	۱۶,۰۱,۰۰۰/- "	۲۱,۵۵,۰۰۰/- روپے	۸,۰۰,۰۰۰/- "

گوشوارہ : ۷

میونسپل کمیٹی مردان

پانچسالہ ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کا موازنہ

از سال ۷۹-۱۹۷۸ تا سال ۸۴-۱۹۸۳

نمبر شمار	مالی سال	ترقیاتی اخراجات	غیر ترقیاتی اخراجات
۱	۷۹ ۱۹۷۸	۲۳,۲۱,۹۹۶/-	۳۴,۱۷,۷۴۴/-
۲	۸۰ ۱۹۷۹	۴۲,۳۳,۷۶۵/-	۴۱,۱۵,۷۵۶/-
۳	۸۱ ۱۹۸۰	۷۲,۵۷,۰۰۰/-	۴۳,۶۸,۵۰۰/-
۴	۸۲ ۱۹۸۱	۸۰,۱۵,۰۰۰/-	۵۲,۶۷,۱۰۰/-
۵	۸۳ ۱۹۸۲	۱,۳۷,۹۹,۳۴۶/-	۶۲,۸۲,۶۱۶/-
۶	۸۴ ۱۹۸۳	۶۱,۸۸,۳۷۳/-	۸۷,۱۰,۱۴۱/-

چھ سال کے دوران کل ترقیاتی اخراجات : ۴,۱۸,۱۵,۴۸۰ روپے

کل غیر ترقیاتی اخراجات : ۲,۲۲,۶۱,۸۵۷ روپے

گوشوارہ ۸

میونسپل کمیٹی مردان

چارسالہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی اخراجات کا موازنہ

ازسال ۸۵-۱۹۸۴ تا ۸۸-۱۹۸۷

نمبر شمار	مالی سال	ترقیاتی اخراجات	غیر ترقیاتی اخراجات
۱	۸۵ ـــــ ۱۹۸۴	۹۹,۲۲,۲۳۶	۸۹,۶۷,۹۷۹/=
۲	۸۶ ـــــ ۱۹۸۵	۸۸,۸۸,۳۲۰	۹۵,۵۶,۸۳۵/=
۳	۸۷ ـــــ ۱۹۸۶	۹۹,۶۶,۲۰۰	۱,۲۴,۹۹,۸۲۶/=
۴	۸۸ ـــــ ۱۹۸۷	۱,۳۷,۸۶,۰۰۰	۱,۳۲,۶۹,۰۷۱/=

چارسالوں کے دوران کل ترقیاتی اخراجات : ۴,۲۵,۶۲,۷۵۶ روپے

غیر ترقیاتی اخراجات : ۴,۴۲,۹۳,۷۱۱ روپے

گوشوارہ ۹

گوشوارہ تعداد ووٹران میونسپل کمیٹی مردان

سال ۱۹۸۶ء کے فہرست ووٹران کے مطابق بلدیہ مردان کے پندرہ وارڈوں میں کل ۷۴۱۴۶ ووٹران ہیں۔ جن میں مرد ووٹران کی تعداد ۴۰۱۸۱ ہے اور خواتین ووٹران کی تعداد ۳۳۹۶۵ ہے۔

نمبر وارڈ	محلہ جات اور کوچہ جات کی مکمل تفصیل	مرد	خواتین	میزان
۱۔	پولیس لائن نانک پورہ۔ امین آباد۔ مجید آباد۔ مستعان کورونہ۔ بجلی گھر۔ حیدر آباد گوہر آباد، کینال روڈ۔ باغ ارم۔ رام باغ۔ ریلوے سٹیشن کوارٹرز۔ شریک آباد، ارم کالونی۔ ہندو سوزاں۔ کچہری اور ڈسٹرکٹ جیل	۲۴۰۱	۱۸۷۹	۴۲۷۰
۲۔	بکٹ گنج۔ کٹڑہ دو میل گنج۔ طارق کالونی۔ کاروان روڈ۔ مسلم آباد۔ رام باغ محلہ فرمان علی۔ پیر یعقوب شاہ۔ پیر زیور شاہ۔ پیر شہسوار۔ راجہ بوستان بکھی محلہ دو میلی محلہ عطار ام۔ گرلز سکول مسٹریٹ محلہ عبدالرحمٰن اور کالج بشمول ہاسٹل	۳۳۷۶	۲۸۴۸	۶۲۲۴
۳۔	شام گنج۔ شاہین کالونی۔ گجو خان روڈ۔ اسلام پورہ۔ محلہ حاجی عبداللہ۔ محلہ ہشتنگری۔ وزیر آباد۔ خاکسار محلہ۔ سول ہسپتال۔ شاہی آباد۔ غربی عیدگاہ روڈ گل بہار۔ محلہ کانشی رام۔ منڈی علی اکبر خان۔ آفیسرز کوارٹرز اور مردہ خانہ	۲۵۵۲	۲۰۹۳	۴۶۴۵
۴۔	شرقی عیدگاہ روڈ۔ سرفراز گنج۔ درب کورونہ۔ مستری آباد۔ صلاح الدین سٹریٹ محلہ میر افضل خان اور نندارہ سٹریٹ۔	۳۳۹۷	۲۰۰۱	۴۲۹۸
۵۔	ڈاگہ پیران۔ محلہ پیر شاہید۔ غربی ڈیلے۔ صدی خیل۔ باموخیل۔ دیگان خیل برہ خان خیل۔ ڈھنڈ محلہ اور غربی بھائی خیل	۱۴۵۶	۱۳۴۴	۲۸۰۰
۶۔	شرقی ڈیلے۔ شرقی بھائی خیل۔ رستم خیل۔ محلہ سرانجام خان۔ گڑھی ایوب خان اور ضامن آباد	۱۷۶۰	۱۶۳۰	۳۳۹۰
۷۔	ناظم آباد۔ دوران آباد۔ کچکول آباد۔ پار بغدادہ۔ کوچی آباد۔ مسلم آباد۔ سعید آباد گڈ نبو کورونہ۔ سیرے کورونہ۔ گل بہار۔ عزیز آباد۔ محلہ سالار محب اللہ خان	۳۸۸۶	۲۹۹۸	۶۸۸۴

۸۔	منز کندے۔ کوز کندے۔ برکندے۔ بیرے کورونہ۔ حاجی کورونہ۔ مغل بازروڈ محلہ صوبیداران۔ میاں گان چیم۔ فقیر بن روڈ اور نیو بغدادہ	۲۸۶۳	۲۷۰۴	۵۵۶۷
۹۔	قبرونہ ڈاگہ۔ غربی بابو محلہ۔ ڈاگہ سیرے۔ محلہ تیلیاں۔ نیو محلہ جات شمسی روڈ قیامیہ۔ لوہاراں۔ باچہ گڑھے۔ باغ کالونی محلہ ریدی گل۔ ڈھنڈ کورونہ اور کوچہ پیران	۲۷۲۸	۲۵۲۶	۵۲۵۴
۱۰۔	شرقی بابو محلہ۔ حاجی گلزار سٹریٹ۔ محلہ شیر حق۔ محلہ محمد علی خان۔ اکبر روڈ۔ محلہ عباس خان۔ غربی و جنوبی نورمن خیل۔ شیر دل خان سٹریٹ۔ ماندوری۔ غلامان غلام دستہ۔ گڑھی خان خیلان۔ ناظران اور بلند خیل	۲۷۳۵	۲۴۳۳	۵۱۶۸
۱۱۔	شرقی نورمن خیل۔ باجوڑی محلہ۔ محمد خیل۔ عزی خیل۔ بابو خیل			
	بنوسی خیل۔ یار خانے سٹریٹ۔ مرزا گان سٹریٹ۔ اللہ داد خیل اور پرانا بازار	۱۶۷۴	۱۲۰۱	۲۸۷۵
۱۲۔	بلند خیل۔ قاضی خیل۔ یار خانی۔ اللہ داد خیل۔ ہندو کورونہ۔ نواب صاحب کورونہ۔ غلے گدر روڈ۔ ڈانگ بابا کورونہ۔ رستم خیل۔ لنڈاکے۔ لالہ زار اور گلی باغ۔	۳۸۵۴	۳۵۶۲	۷۴۱۶
۱۳۔	غربی نورمن خیل۔ باغ کالونی۔ پوردل آباد۔ غفران کورونہ۔ خان کوٹھے فضل کالونی۔ نیو اسلام آباد اور سکندرے کورونہ	۳۲۶۲	۲۸۴۷	۶۱۰۹
۱۴۔	شرقی نورمن خیل۔ شگو کورونہ۔ محلہ اللہ یار بابا۔ محلہ ڈگر۔ باڑی چم۔ پھلیل گنج حافظ آباد۔ مرتضیٰ کورونہ۔ لذت آباد۔ شاہ ڈنڈ بابا کورونہ اور کشمیر آباد	۲۳۹۴	۲۱۴۱	۴۵۳۵
۱۵۔	روڑیا قدیم۔ روڑیا جدید۔ تمبو لک۔ رشکئی۔ اخترے کورونہ۔ دامان۔ مسیتے کورونہ جان آباد۔ عبدالغفار کورونہ۔ غنی کورونہ۔ اتمانزے کورونہ۔ کابلے جونگڑے، شریف آباد۔ لیبر کالونی۔ KTC اور PSM کالونی۔	۲۹۴۴	۱۷۶۸	۴۷۱۲
	میزان	۴۰۱۸۱	۳۳۹۶۵	۷۴۱۴۶

پہلے بلدیاتی انتخابات سال ۱۹۷۹ء

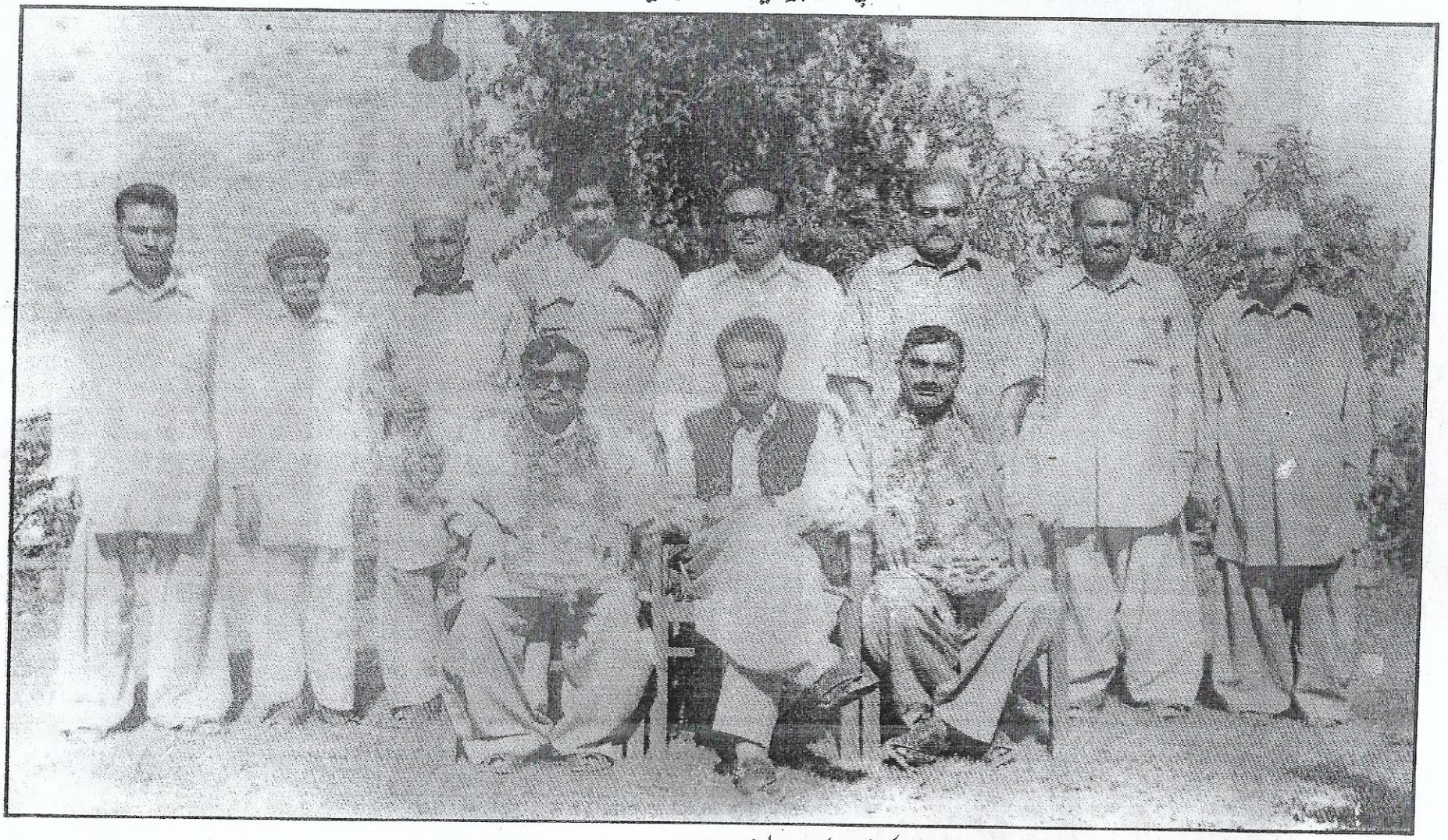
کے

منتخب چیئرمین وار اکین بلدیہ مردان کے

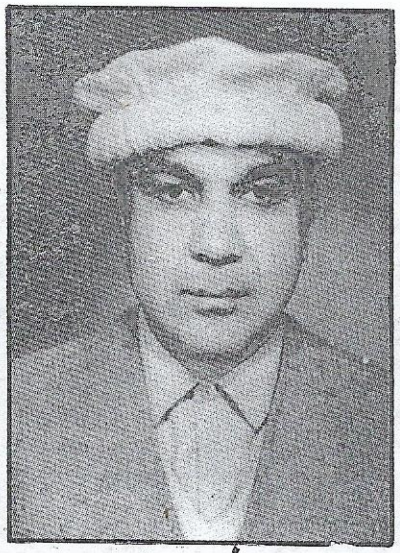
اسمائے گرامی

۱ ـــــ اکرام اللہ شاہد، چیئرمین (ممبر وارڈ نمبر ۷ ناظم آباد) مردان
۲ ـــــ شاہجہان خان وائس چیئرمین (ممبر وارڈ نمبر ۱۳ بلند خلیل) ہوتی
۳ ـــــ معراج گل خان ایڈووکیٹ کونسلر وارڈ نمبر ۱ باغ ارم مردان
۴ ـــــ ظاہر شاہ خان کونسلر وارڈ نمبر ۲ بکٹ گنج مردان
۵ ـــــ علی حیدر بہادر کونسلر وارڈ نمبر ۳ خاکسار منزل مردان
۶ ـــــ عبدالثانی خان کونسلر وارڈ نمبر ۴ سلطان آباد مردان
۷ ـــــ پیر عبدالستار کونسلر وارڈ نمبر ۵ پیران مردان
۸ ـــــ جاوید شاہ کونسلر وارڈ نمبر ۶ رستم خیل مردان
۹ ـــــ عالم زیب خان کونسلر وارڈ نمبر ۸ بغدادہ مردان
۱۰ ـــــ وزیر محمد خان کونسلر وارڈ نمبر ۹ شمسی روڈ، ہوتی
۱۱ ـــــ نوابزادہ خواجہ محمد خان کونسلر وارڈ نمبر ۱۰ اکبر روڈ، ہوتی
۱۲ ـــــ حاجی صاحب زر خان کونسلر وارڈ نمبر ۱۱ ہوتی
۱۳ ـــــ حاجی رحیم زادہ خان کونسلر وارڈ نمبر ۱۲ گلی باغ، ہوتی
۱۴ ـــــ محمد اقبال خان کونسلر وارڈ نمبر ۱۴ پار ہوتی
۱۵ ـــــ رحمت شاہ خان کونسلر وارڈ نمبر ۱۵ روڑیا (انڈسٹریل ایریا) مردان
۱۶ ـــــ شری چند و لال، اقلیتی رکن، بکٹ گنج مردان
۱۷ ـــــ محترمہ بیگم سردار علی خان، خاتون کونسلر (بغدادہ) بلدیہ مردان

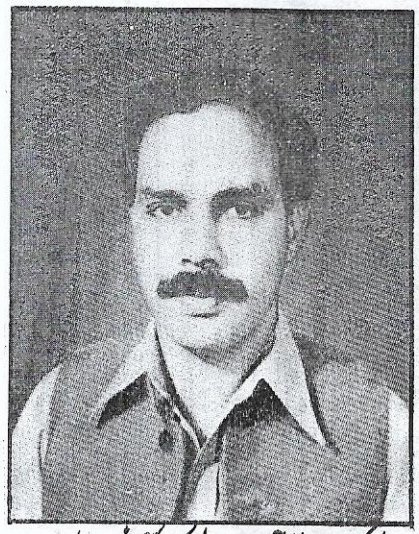
گروپ فوٹو چیئرمین کونسلران بلدیہ سال ۱۹۷۹ء



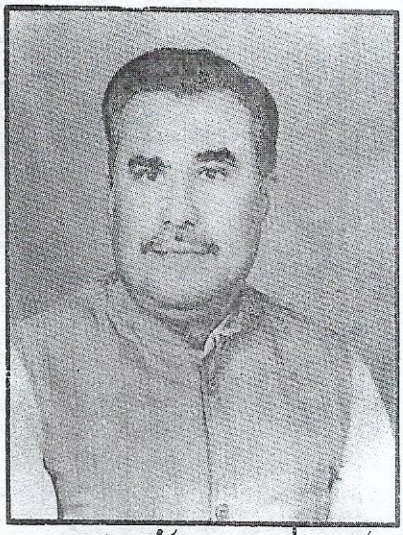
(کرسیوں پر) شاہجہان خان وائس چیئرمین، حاجی صاحب زرخان کونسلر، اکرام اللہ شاہد چیئرمین،
حاجی علی حیدر بہادر (مرحوم) حاجی رحمت شاہ آفریدی، ظاہر شاہ خان، عبداللہ خان (مرحوم) عالم زیب خان۔ وزیر محمد۔ آنجہانی چندولال۔ سراج گل خان



سید فضل رازق
چیف آفیسر بلدیہ مردان



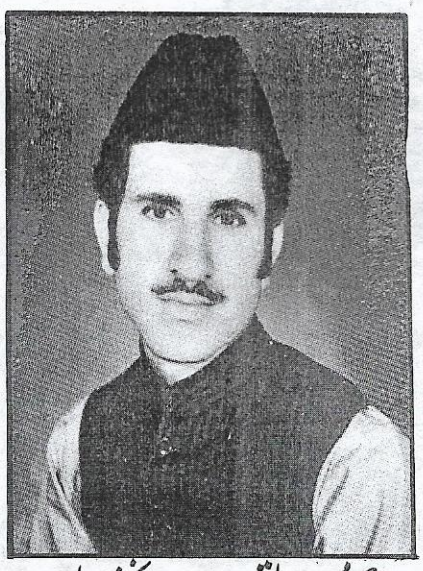
ڈاکٹر عبدالرحیم، میڈیکل آفیسر بلدیہ



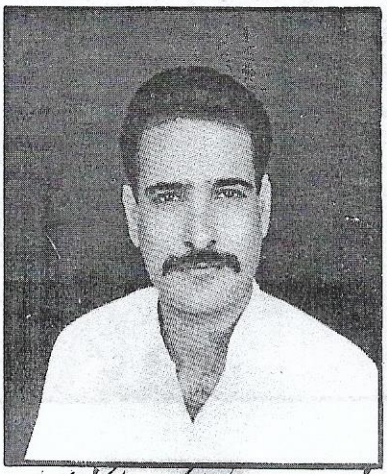
اکرام اللہ خان، انجینئر بلدیہ



حاجی عمر خطاب، ہیڈ کلرک بلدیہ



حاجی محمد صدیق، سب انجینئر بلدیہ

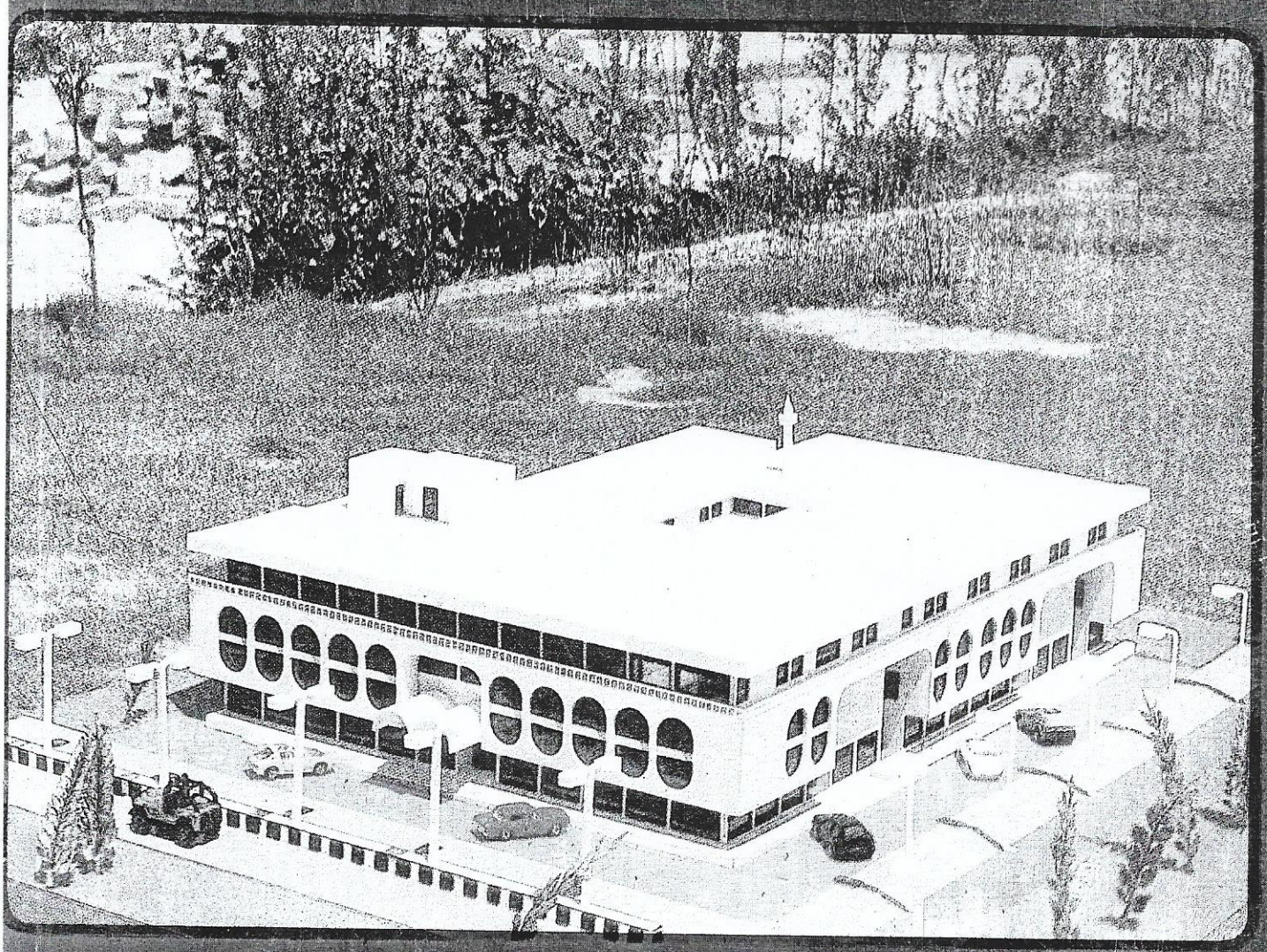


منظور اسد، الیکٹریکل سب انجینئر بلدیہ

کمرشل پلازہ مردان

مردان کے مصروف ترین کاروباری مرکز بینک روڈ پر واقع

کاروبار کے لئے باوقار جگہ



ماڈل مجوزہ کمرشل پلازہ میونسپل کمیٹی مردان